

غنیبد غوث و خواجہ رضا و کل اولیاء
محمّد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. ایس. الہند
موبائل نمبر :- 7860520899

بفیضِ حانی : ناجدار الہند اعلیٰ حضرت رضوی علم و قدر

ولایت اپنے مکرو فریب کے آئینے میں



مرتب شدہ

خلیفہ حضورِ العلماء حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی مدظلہ

غنیبد غوث و خواجہ رضا و کل اولیاء
محمّد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. ایس. الہند
موبائل نمبر :- 7860520899

شائع شدہ

مدیر گلشنِ رضا رضا نگر کولمبی ضلع نانڈیڑ مہاراشٹر



طالبِ دعا
محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

→  +916204351217 



5:28 pm ✓

برائے ایصال ثواب

خاندان سرکار علیحضرت، حضور مفتی اعظم، حضور شیر پیشہ اہلسنت، علیہم الرحمۃ والرضوان
 حاجی عبدالرزاق کوڑیا مرحوم، مرحومہ جیحانی مریم بائی، حاجی احمد حاجی عبدالرزاق مرحوم
 مرحومہ جیحانی مریم بائی، جملہ کوڑیا خاندان اور جملہ سنی صحیح العقیدہ مسلمانان۔

یہ کتاب شیدائے حضور مفتی اعظم الحاج محمد امین بھائی کوڑیا قادری رضوی نوری بمقام
 بمبئی کے تعاون سے طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مولائے کریم بطفیل سرکار
 مصطفیٰ علیہ التحسینہ والثناء موصوف کے اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں اور
 ان کے جملہ متعلقین کو دین حق یعنی مسلک علیحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رکھے اور
 قیامت تک آنے والی ان کی نسلوں کو شاد و آباد رکھے، حوادث و آفات سے محفوظ رکھ کر
 اپنی رحمت بے غایت سے ہمیشہ نوازتا رہے اور ان سے راضی رہے۔

مذکورہ بالا جملہ مرحومین و مرحومات کو قبر و برزخ کے عذاب سے بچا کر جنت الفردوس
 عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط عبدالصمد قادری

خادم خدمت گلشن رضا کو بی ضلع ناندری مہاراشٹر

متوطن :- قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابو گنج، ر فیح گنج ضلع آدرنگ آباد (بہار)

۲۵ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ ۴ فروری ۲۰۰۸ء یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

غَبِيْدُ غَوْتِ وَخَوَاجَه، رَضَا وَكُلْ اَوْلِيَاء
مُحَمَّدُ جَعَالُ الدِّينِ خَانِ قَادِرِي رَضَوِي
ضَلَعُ بَهْرَانِجِ شَرِيْفِ يُق. پَن. اَلْهِنْد
هُوْبَائِل نمبر : ← 7860520899

عبد المصطفیٰ
محقق جمال الدین خاں
تلمذ غوث غوث

۹۲ ۸۹
کے چارہ جونی کا وار ہے کہ یہ والا وار ہے پارس
رضا کے نیر کے مار ہے کہ عد کے پنے میں غلبے
تاجدار اہلسنت شہزاد کا اعلیٰ حضرت موصی اعظم قل من میرا
فیض ریحانی ۱۔

وہابیت اپنے مکرو فریب کے آئینے میں

مُتَبَّہ
خلیفہ حضور بدر العلماء حضرت مولانا عبد الصمد قادری ضوی نوری
مدرسہ گلشن رضا کو لمبی ضلع ناندر ٹر مہاراشٹر

غَبِيْدُ غَوْتِ وَخَوَاجَه، رَضَا وَكُلْ اَوْلِيَاء
مُحَمَّدُ جَعَالُ الدِّينِ خَانِ قَادِرِي رَضَوِي
ضَلَعُ بَهْرَانِجِ شَرِيْفِ يُق. پَن. اَلْهِنْد
هُوْبَائِل نمبر : ← 7860520899

ناشر
مدرسہ گلشن رضا۔ رضا نگر کو لمبی، ضلع ناندر ٹر مہاراشٹر

۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء
سلسلہ اشاعت نمبر ۱

اشاعت ثالثہ
۶۱۰۔ دعائے خیر

نذر عقیدت

نہایت خلوص اور صد ہزار عقیدت کے ساتھ ہم اپنی اس حقیر ترتیب کو تاجدار اہلسنت شہزادہ علی حضرت آفتاب رشد و ہدایت، واقف اسرار شریعت، امام المشائخ والفقہاء مخدوم الاکابر والعلماء سیدی و مرشدی حضور مفتی اعظم حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی قدس سرہ کی بارگاہ میں بطور نذر پیش کرتے ہیں

شاہچہ عجب گربنواز ندگدار۔

جنہوں نے لاکھوں گم گشتگان راہ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا
جنہوں نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولت لازوال سے مالا مال کیا
جن کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتساب فیض کیا
اور جن کے دست حق پرست پر لاکھوں لاکھ اہلسنت و جماعت نے
شرف بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں۔

ابر رمت ان کے مرقد پر گہ باری کرے
حشر میں شان کریمی نیاز برداری کرے
گدائے کوئے رضوی عبد الصمدی رضوی نوری
۲۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۴ مارچ
۲۰۰۲ء بروز پنجشنبہ



۳ ماثر گرامی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قدرا اللہ صاحب ظلہ العالی صدق المدین دارالعلوم المہنت نور الاسلام امرڈوہا
ڈاکٹرانہ بھیرا۔ ضلع کیرنگر۔ یوپی۔ ہند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غَمْدًا وَنَسْتَعِیْنُهُ وَنُصَلِّیْ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وہابیت و دیوبندیت کی دیواریں چونکہ باطل عقائد و نظریات پر قائم ہیں اس لیے اہل حق
علمائے اہلسنت و جماعت عامۃ الناس کے سامنے ان کے باطل عقائد و نظریات کا اظہار اور ان پر
اعتراضات کرتے رہتے ہیں تاکہ بھولے بھالے مسلمان ان کے مکرو فریب سے اپنا ایمان بچا سکیں
اگر وہابیت و دیوبندیت میں کچھ بھی دم ہوتا تو وہ کھوس لائل سے اپنی حقانیت ثابت کرنے
کی کوشش کرتے لیکن وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ اہلسنت کے صحیح اور کھوس معتقدات پر
بے بنیاد اعتراضات کر کے اور اکثر اپنے مکرو فریب سے علمائے اہلسنت کی عبا میں کتبوت
کمرے عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے کہ
شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے۔ دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے۔ چنانچہ
علمائے اہلسنت جب ان کے مکرو فریب پر وہ چاک کرتے ہیں اور ان پر قاہرہ کی بوچھاڑ کرتے ہیں تو ان
کی پوری عمارت چکنا چور اور مسمار ہوتی نظر آتی ہے اسی سلسلہ کی ایک عمدہ کڑی ہے » وہابیت
اپنے مکرو فریب کے آئینے میں « عزیز گرامی قدر عالیجناب مولانا صوفی عبدالقصد صفاقادری رضوی زید
نے اس سال میں وہابی ملا ابو حذیفہ مفتاحی کے ایسے ہی کتابچہ کا علمی و تحقیقی جائزہ لیکر اس کے مکرو فریب
کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس کے باطل مزعومات کے پرچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں اگر آنکھوں سے نصیب کا پردہ ہٹا کر
اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو ان اللہ تعالیٰ حق آفتاب نور کی طرح واضح و آشکارا ہوئے گا۔ مولانا قدیر اس
رسالہ کو قبول عام عطا فرمائے اور مؤلف کو جہد اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دینی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔
آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ محمد قدرا اللہ رضوی غفرلہ۔ ۲۱ محرم ۱۴۲۵ھ

تقدیم

حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی
نوری مدظلہ العالی

بانی و صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بدر العلوم بہرائچ شریف۔ یوپی
محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی !!
جب سے دنیا قائم ہوئی حق و باطل کی جنگ شروع ہے۔ ایک طرف
حضرت آدم علیہ السلام ہیں تو دوسری طرف ابلیس لعین ہے۔ زمانہ آگے بڑھا
ایک طرف وحدانیت کے شیدائی حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ اعلانِ حق
کرتے رہے تو دوسری طرف منکرینِ خدا و حدانیت کے دشمن حضرت نوح
علیہ السلام کا مذاق اڑاتے رہے۔ آخر طوفان آیا پوری دنیا سیلاب میں غرق
ہو گئی۔ اہل حق حضرت نوح علیہ السلام کے زیر سایہ کرم محفوظ رہے اور منکرین
خدا کی ساری جماعت تباہ و برباد کر دی گئی۔ زمانہ دراز ہوا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے دور میں خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کی صدا بلند
کی۔ حق پسند آپ کے دامن کے سایہ میں آگئے اور باطل پسندوں نے فرود
کے ساتھ آپ کے خلاف تحریک چلائی۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ اہل حق کے
پیشوا جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور مخالفین کا جند افرعون

بادشاہ اٹھائے ہوئے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں بھی باطل پرست انسانوں نے آپ کے پیام حق و صداقت کو روکنا چاہا آپ کے خلاف گروہ بندی کی۔ آپ کے نورانی پیغام کو کچل کر آپ کو شہید کر دینے کی ناپاک کوشش کی لیکن ہر دور میں یہ بات ثابت ہوئے رہی کہ حق و صداقت کے شمع تیز و تند اور طوفانی ہوا سے بھی نہیں بجھائی جاسکتی ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور جب فاران کی چوٹیوں سے صبح سعادت نمودار ہوئی اور وادی مکہ میں آفتاب رسالت و ماہتاب نبوت نے اپنے نورانی کرنوں سے مکہ کے در و دیوار کو جگمگایا۔ کفر کی تاریکی چھٹنے لگی۔ ایمان کا اجالا پھیلنے لگا۔ ابلیس لعین پہاڑوں میں سر چھپانے لگا تو اس وقت بھی ابو جہل پر شیطانی گروہ نے اپنے تمام تر سامانوں کے ساتھ اسلام کے مقدس پیغام کو روکنا چاہا اور توحید رسالت کے متوالوں کو مذہب اسلام سے برگشتہ کرنا چاہا مگر وہ لوگ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ خود ہی نیست و نابود ہو گئے اور شمع اسلام جگمگاتی رہی اہل حق کے لیے مینارہ نور بنی رہی۔ لیل و نہار بدلتے رہے۔ صبح و شام ہوتی رہی۔ شمع اسلام جگمگاتی رہی۔ ہاں اس شمع منور کا خاکہ بدلتا رہا، حالات زمانہ بدلتے رہے۔ حق و صداقت کے علمبردار بدلتے رہے۔ اہل باطل نئے نئے انداز سے نئے نئے چہروں سے حق و صداقت پر حملہ آور ہوتے رہے۔ شمع حق و صداقت کو بجھانے کی ناپاک کوشش کرتے رہے۔ جب یزیدی شورش بڑھی وہی قدیمی چودہ سو سالہ مذہب اسلام حسیني شکل میں نمودار ہوا اور اس نے اہل حق و صداقت کو توانائی بخشی۔ جب اہل ہوس و ہوانے اسلام کو داغ

کرنا چاہا تو وہ اسلام مسلک حنفیہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اہل حق کو سکون بخشا
 رہا اور ان کی رہنمائی کرتا رہا۔ جب بعض بد مذہب حنفی بن کر اسلام کو نقصان
 پہنچانے لگے تو اہل حق و صداقت نے اسی اسلام کو اہلسنت کے نام سے
 موسوم کر دیا اور تیرہویں اور چودھویں صدی ہجری میں فرقہ و ہابیہ ہندوستان
 میں پھیلنے لگا اور اس فرقہ کے افراد سنی بن بن کر سنیوں کو دہم لپی اور دیوبندی
 بنانے لگے تو حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی حضرت محب رسول، علامہ فضل رسول
 بدایونی، تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و دیگر
 علمائے اہلسنت بالخصوص چودھویں صدی ہجری مجدد اعظم شیخ الاسلام و امین
 امام اہلسنت سرکار علیہ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے وہابیوں و دیوبندیوں
 کی نقاب کشائی کی ان کے اصلی چہرے کو اور ان کے عقائد کو عوام اہلسنت کے
 سامنے واضح کر دیا جس سے یہ باطل فرقہ ہت ذلیل و رسوا ہو گئے اور لاکھوں
 سنی مسلمان ان کے مکرو فریب سے بچ گئے۔ ان بد مذہبوں پر بدایونی اور بریلوی
 کوڑوں کی اتنی مار پڑی کہ بے ہوش ہو گئے۔ سر چھپانے لگے مگر یہ حیار سے
 عاری لوگ پھر بھی موقع موقع اپنی بولی بولتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہکارت
 کی کوشش میں لگے رہتے ہیں چنانچہ ان بے دینوں نے ایک کتابچہ ”مسلک اہلسنت
 گفار و کردار کے آئینہ میں“ چھاپا اور مکرو فریب کر کے جھوٹی ٹھوٹی باتیں
 سنیوں کی طرف منسوب کر دیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا
 بریلوی قدس سرہ اور اس دور کے دیگر عمائدین اہلسنت تو دنیا سے تشریف
 لے گئے مگر ان کے غلاموں کے غلام ان کے شیعائی حق و صداقت کے پرچم کو
 بلند کرنے والے ابھی بھی زندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت زندہ رہیں
 چنانچہ ہماری جماعت کے ایک متحرک اور فعال فرد پیر طریقت حضرت مولینا

صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے قلم اٹھایا اور مذکورہ وہابی کتابچہ کا وہابیت سوز جواب » وہابیت اپنے مکرو فریب کے آئینے میں » لکھ کر ان کے مکرو فریب کو چاک کر کے رکھ دیا اور ابو حذیفہ مفتاحی کے دخل و فریب کو چاک کر کے خوب واضح کر کے مسکت جواب تحریر فرمایا جو سنی مسلمانوں کے لیے ایک بہترین ہتھیار ہے۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ حضرت صوفی صاحب قبلہ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے مسلمانوں کی فلاح و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

تیرے رضا پر تیری رضا ہو اس سے غضب تھرتے یہ ہیں۔
بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام لیے گھبراتے یہ ہیں !

فقط

غلام محی الدین صدیقی قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ بدر العلوم
دوناگہ گونڈہ روڈ پیرایچ شریف۔ یوپی۔ (ہند)
۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۲۰۰۲ء

پیش لفظ

یہ لکھتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل غوثِ زمان تاجدارِ اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکارِ حضورِ مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے دامن سے وابستہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کے بعد ہی خلیفہ حضورِ مفتی اعظم حضورِ بدر العلماء قدس سرہ کی کئی سال تک کفشِ برداری کا موقع میسر ہوا۔ یہ انہیں بزرگوں کا فیضانِ کرم ہے کہ اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود اپنی بساط کے مطابق آج کئی سالوں سے مسلکِ اعلیٰ حضرت یعنی مذہبِ اہلسنت کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل ہوں۔

آج سے تقریباً ۴۵ سال قبل انجمنِ فیضانِ اعلیٰ حضرت رفیع گنج سے برادرِ ایمانی و دینی مولانا اسلام الدین صاحبِ عزیزی کے نام ”حقیقتِ نکاح مع بیہیک منگانوشہ“ کتاب شائع ہوئی اور اس انجمن کی جانب سے زیادہ تر مفت تقسیم کی گئی۔ ضرورتِ دینی کو محسوس کرتے ہوئے اس کتاب کے شروع میں علمائے اہلسنت کے چند وہ فتاوے شامل کتاب کئے گئے جس میں وہابیوں، دیوبندیوں سے رشتہ نکاح کے بارے میں حکم شرعی بیان کیا گیا ہے۔ رب کے فضل سے اس دورِ صلحِ کلیت میں اس کا اچھا خاصا اثر ظاہر ہوا اور مسئلہ شرعی سے آگاہ ہو کر بہت سارے افراد نے اس پر عمل کر کے اپنے دین و ایمان کو بچایا۔ فقیرِ قادری نے اس کتابچہ کو جہاں دوسرے مقام پر روانہ کیا وہیں ضلع پورنیہ بہار کے

نخطے میں بھی خود لے جا کر پھیلایا۔

اس سے تقریباً ہر سال کے بعد ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ میں مولوی ابو حفصہ مفتاحی کا ترتیب کردہ کتابچہ ”مسلك اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ گفتار و کردار کے آئینے میں“ انجمن فیضان اہل حضرت کے پتے پر — حسب کیلیکس لائین بازار پورنیہ (بہار) سے پہونچا۔

مذکور وہابی مرتب نے علمائے اہلسنت کے فتاویٰ پر گفتگو نہ کر کے انتہائی مکاری، عیاری اور پھکڑ بازی سے کام لیتے ہوئے پھوٹرا انداز میں امام اہلسنت سرکار اہل حضرت پر ان اعتراضات کو دوہرایا ہے جس کا جواب ہمارے علمائے اہلسنت نے بار بار دے دیا اور کتابی شکل میں شائع بھی کر دیا ہے۔

یہ کتابچہ اس لائق تو نہیں تھا کہ اس جانب توجہ کی جائے مگر صرف اس دور الحاد کا لحاظ رکھتے ہوئے قلم اٹھانا پڑا کہ سادہ لوح عوام الناس کو وہابی یہ تاثر دے کر ایمان سے برگشتہ نہ کر دیں کہ علمائے اہلسنت نے اس کتابچے کا جواب ہی نہیں دیا۔

بہر حال رب قدیر کے فضل اور سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم اور اپنے بزرگوں کی عنایت سے ترتیب دار اس وہابی کے مکر و فریب کا پردہ اس کتاب میں خوب خوب چاک کیا گیا ہے اس کو مسلمان بغور مطالعہ کریں اور ٹھنڈے دل سے سمجھ کر وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ تمام فرقہ باطلہ سے تنکا توڑ جدا کر کھری سنت پر زندگی گزارنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور تمام دشمنان دین سے قلبی نفرت و اجتناب رکھیں۔

اس موقع پر بڑی نایاق شناسی ہوگی اگر اپنے ان کرم و حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے معاونت فرمائی۔

(۱) حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی صدر المدرسین تنویر الاسلام
امرڈو بھا ضلع بستی

(۲) حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قبلہ قادری رضوی نوری صدر المدرسین
دہانی مدرسہ غوثیہ بدر العلوم بہرائچ شریف۔

(۳) حضرت مولانا غلام شرف الدین صاحب قادری رضوی صدر المدرسین
مدرسہ گلشن رضا کولبی ضلع نانڈیڑ وغیرہم

ان تمامی حضرات کا ممنون کرم و سپاس گزار ہوں۔ مولائے کریم ان کے
علم و عمر میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
فقط۔ خادم دین متین

عبد الصمد قادری رضوی
رضوی گلی محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

۱۵ ذی القعدہ ۱۴۲۲ھ

مطابق ۳۰ جنوری ۲۰۰۲ء

چہار شنبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ مِنَ الْإِنْسِ
 وَالْمَلَكِ وَالْجِنِّ وَسَائِرِ الْخَلْقِ رَسُولًا أَظْهَرَ عَلَى الْغَيْبِ
 مِنْ كُلِّ مَا يَكُونُ وَمَا كَانَ وَنَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ
 وَهُوَ الْجَمِيعُ الْأَشْيَاءُ فِي حَقِّهِ تَبْيَانٌ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى رَسُولِنَا آخِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَمِيمِ الْجُودِ وَالْعَطَاءِ دَافِعِ
 الْمَرَضِ وَالْبَلَاءِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ
 الْوَاشِدِينَ الرَّحْمَاءِ بَيْنَهُمُ الْأَشْدَاءُ عَلَى الْكَافِرِينَ
 وَأَمْرِ وَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَةِ السَّيِّدِ الْكَرِيمِ
 الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ الْجِيلَانِي وَشَهِيدِ مَحَبَّتِهِ أَعْلَى حَضْرَاتِ أَحْمَدِ ضَا
 شِيخِ الْأِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ

نعت شریف

از سرکار اعلیٰ حضرت مجددین و ملت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ

مخدوں کی کیا مروت کجے	دشمن احمد پہ شدت کجے
چھیڑنا شیطان کا عادت کجے	ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
ذکر آیات و لاوت کجے	مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
یا رسول اللہ کی کثرت کجے	غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجہ
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اذن کب کامل چکا اب تو حضور
محدوں کا شک نکل جائے حضور
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی!
والضحیٰ حجرات المشرق سے پھر
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
یا رسول اللہ وہائی آپ کی
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی

جانِ کافر پر قیامت کیجیے
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے
اب شفاعت بالمحبت کیجیے
ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے
جانبِ سرِ پھر اشارت کیجیے
اس برے مذہب پر لعنت کیجیے
عشق کے بدلے عداوت کیجیے
مومنو! اتمامِ حجت کیجیے
التجاء و استعانت کیجیے
گو شمال اہل بدعت کیجیے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے
اولیاء کو حکم نصرت کیجیے

میرے آقا حضرت اچھے میاں

ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

آج سے تقریباً تین سال قبل انجمن فیضانِ اہلِ حضرت رفیع گنج کی جانب
سے مولانا اسلام الدین عزیزی رکن انجمن مذکور کی ترتیب دادہ کتاب "حقیقت
نکاح مع بھیک منگا نوشتہ" شائع ہوا جس میں وہابیوں سے نکاح کے متعلق
قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں چند علماء کرام کے فتاوے شامل کتاب
کے گئے تاکہ بھولے بھالے سادہ لوح سنی مسلمانوں کو عقائد وہابیہ دیوبندیہ سے
روشناس کروا کر احکام شرعیہ پر عمل کروایا جائے۔

بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکارِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء راقم الحروف نے

اس کتاب کو ملک کے دور دراز مقامات تک پہنچانے میں ہر ممکن جدوجہد سے کام لیا اور اس کے ثمرات بھی ظاہر ہوئے۔

کتاب کی اشاعت کے تقریباً چار سال کے بعد ایک کتابچہ بنام ”مسلك اعلیٰ حضرت گفتار و کردار کے آئینہ میں“ ماہ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ میں انجمن فیضان اعلیٰ حضرت رفیع گنج کے پتہ پر وصول ہوا۔ اس کتابچہ کا مرتب ابو حذیفہ مفتاحی نے بہت ہی عیاری اور مکاری سے کام لیتے ہوئے وہ باتیں اہلسنت کی جانب منسوب کی ہیں جن کا مذہب اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں۔ مزید برآں اس وہابی نے اپنا پتہ بھی تحریر نہیں کیا اس لیے کہ وہ خود اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے مخاطبین جب اس کے تارپودا دھیرنے بیٹھ جائیں تو اس کے قصور و ہابیت کی کوئی اینٹ سلامت نہ رہ سکے گی اور ایوان و ہابیت میں زلزلہ آجائے گا

مکراؤل

چنانچہ ملا ابو حذیفہ مفتاحی اپنے کتابچہ کے ص ۱ پر بڑے طعراق کے ساتھ ”حقیقت نکاح“ کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ

”جس رفیق نے یہ کتابچہ مجھے دیا وہ سچے سچے کے صحیح العقیدہ سنی ہیں ان کا اٹھنا بیٹھنا ہمارے ساتھ ہوتا ہے اور ادھر حال یہ ہے کہ میں پکا تبلیغی، دیوبندی وہابی ہوں۔ ہمارا مسلک وہی ہے جو ہمارے اکابر حضرت نانوتوی، حضرت تھانوی، حضرت گنگوہی اور حضرت انبیٹھوی

وغیر ہم کا ہے اور ان کو اپنا امام اور پیشوا ماننا ہمارے لیے باعث افتخار ہے جن کے بارے میں بریلویوں کا کہنا ہے کہ ایسے امام و پیشوا ماننے والے لوگوں کی ادنیٰ صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے زیادہ برا ہے۔

ناظرین کرام! ذرا اس وہابی مولوی کی طرز تحریر پر غور فرمائیے اس نے

لکھا کہ

جس رفیق نے یہ کتابچہ مجھ کو دیا وہ سچے اور پکے سنی ہیں

حالاں کہ جو شخص سچا پکسا سنی ہو گا وہ وہابیوں سے میل ملاپ ہرگز نہیں رکھے گا۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوا ولا تجالسوہم یعنی بد مذہبوں کے پاس مت بیٹھو

بس معلوم ہوا کہ وہابیوں کے ملا مفتاحی کا یہ مکر ہے کہ اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والے کو پکسا سنی کہہ رہا ہے کیوں کہ جو شخص سچا پکسا سنی ہو گا وہ ایسے ملا مفتاحی کے پاس ہرگز نہیں اٹھے بیٹھے گا۔ اگر سنی کہلانے والا عقائد وہابیہ دیوبند پر مطلع ہونے کے باوجود انہیں مسلمان سمجھ کر میل ملاپ رکھتا ہے تو پھر وہ سنی مسلمان کہاں رہا وہ بھی انہیں کی طرح کافروں و مرتد ہے مگر حیرت اس بات کی ہے کہ ایک طرف تو وہابی ملا سنی مسلمان کو صحیح العقیدہ مانتا ہے اور دوسری طرف

ع۔ فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی بحوالہ ابن جان و عقیل

مشرک بھی گردانتا ہے۔ لعنت ہو ایسے مذہب اور عقیدے پر کہ جس کو یہ لوگ
مشرک مانتے ہیں انہیں کو رفیق بھی بناتے ہیں اور یہ بھی نہیں سمجھتے کہ رفیق کا
معنی کیا ہوتا ہے؟ کیوں کہ اگر رفیق کا معنی سمجھتے ہی تو جس کو اپنے زعم میں شرک
سمجھتے ہیں ان سے کبھی رفاقت نہ کرتے مگر اس کی خاطر نہ روش سے پستہ
چلتا ہے کہ اپنے رفیق کو سنی کہہ کر صرف سچے سنی مسلمانوں کو بہکانا اور درغلانا
مقصود ہے۔

اور آگے بڑھنے اور ملاحظہ کیجیے کہ خود بھی اس وہابی کو اس بات کا
اعتراف ہے کہ سنی ”صحیح العقیدہ“ ہوتے ہیں اور اس نے اپنے رفیق کے متعلق
لکھا کہ ”وہ سچے پکے صحیح العقیدہ سنی ہیں“ اور اپنے متعلق لکھتا ہے کہ ”میں
پکا تبلیغی دیوبندی وہابی ہوں“ مفتاحی نے خود فیصلہ کر دیا کہ سنی اور ہیں اور
وہابی دیوبندی تبلیغی اور ہیں۔ سنی کو صحیح العقیدہ گردانا اور اپنے متعلق لکھتا ہے
کہ ہمارا مسلک وہی ہے جو ہمارے اکابر حضرت نانوتوی، حضرت تھانوی،
حضرت گنگوہی، حضرت انبیٹھوی وغیرہم کا ہے۔

مسلمانو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ مذکورہ چاروں مولوی کون لوگ ہیں؟
اگر آپ لوگ نہیں جانتے ہیں تو مجھ سے سینے اور خود ہی فیصلہ کیجیے کہ ملا مفتاحی
اپنے ہی قول کی روشنی میں صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ مرتد بے دین

۱۔ تقویۃ الایمان ص ۲۹ پر یوں لکھا ”بیغیر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے تئوں کو اللہ کے برابر
نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں
مانتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر
شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر
جو الہ احکام شرعیہ ص ۵۵/۵۶

(۱) مولوی قاسم نانوتوی نے سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے بعد نئے نبی ہونے کو جائز قرار دیا اور سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ہونا عوام کا خیال بتایا اور خاتم النبیین کا ایک من گڑھت معنی خاتم ذاتی بتا کر قادیانی کے لیے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار کرتے ہوئے اپنی کتاب تحذیر الاناس کے ص ۳ پر لکھا کہ ”سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں“ پھر اسی تحذیر اناس کے ص ۲۵ پر لکھا کہ ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ علیہ

(۲) مولوی اشرف علی تھانوی نے سرکار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صریح گالی دیتے ہوئے سرکارِ اقدس کے علوم غیبیہ کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے علم کے جیسا بتاتے ہوئے اپنی کتاب حفظ الایمان کے ص ۱۰ پر یوں لکھا۔

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر قبول
نہیں صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے
مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں

علیہ تحذیر اناس ص ۳ اور ص ۲۵ مطبوعہ مکتبہ فیض نزد جامع مسجد دیوبند
علیہ ملا اشرف علی تھانوی نے ۱۳۱۹ھ میں کتابچہ حفظ الایمان لکھا اور اس کے بعد تقریباً ۴۰ سال
تک یہ زندہ رہا اور علما اہلسنت کے بار بار یاد دہانی کے باوجود بھی اسے توبہ و رجوع کرنے کی توفیق نہ ملی
اور بے توبہ مر گیا اس کے مننے والے دیوبندی آج بھی اس ناپاک کتاب کو کثیر تعداد میں چھاپ رہے ہیں وہ
بھی ختم کر رہے ہیں۔

تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید
و عمرو بلکہ ہر مہر و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی
حاصل ہے۔“ علی

اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی غلیل احمد ابھینوی نے
براہین قاطعہ کے ص ۱ پر اللہ سبح و قدوس کا جھوٹا ہونا ممکن لکھا اور اسی کتاب کے
ص ۱۵ پر لکھا کہ ”اسی اصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیگر علم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لیے وسیع
علم مانے وہ یوں مسلمان ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع ماننے والا
مشرک ہے

مذکورہ بالا کلاموں کے مذکورہ کفری عقائد و اقوال کی وجہ سے علمائے
عرب و عجم مفتیانِ حل و حرم نے ان چاروں مولویوں پر نام بہ نام کافرو مرتد و فسارح
از اسلام ہونے کا شرعی فتویٰ دیا اور ان میں سے ہر ایک کے بارے میں صاف صاف

علی حفظ الایمان ص ۱۵۱ مطبوعہ دارالکتاب دیوبند
عسہ حفظ الایمان اور تحذیر الناس کی اصل عبارت میں ”معلم اللہ ص ۱۵۱“ مکتوب ہے ”اس لیے مجھے متقل کرنا
پڑا حالانکہ بہار شریعت ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحریر فرماتے ہیں ”اور نام پاک لکھے تو
اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار معلم یا ص ۱۵۱ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے۔“

فراویا من شك فی كفره وعدا به فقد كفرا یعنی جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوئے
 کے باوجود بھی ان کے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
 تفصیل کے لیے فتاویٰ حسام الحرمین کا مطالعہ کریں۔ پھر کتاب الصوارم الہندیہ مطبوعہ
 برقی پریس مراد آباد میں بہار، بنگال، یوپی، پنجاب، برما، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ
 بلوچستان، بمبئی، سرحد کن، گوکن، سیالکوٹ، لاہور اور سندھ وغیرہ کے ڈھائی
 سو سے زیادہ مفتیان کرام، علمائے اسلام اور مشائخ عظام نے مذکورہ بالا خبائے اربعہ
 کے کافر و مرتد خارج از اسلام ہونے کی تحریری تصدیق کی اور یہ بھی تحریر کیا کہ من
 شك فی كفره وعدا به فقد كفرا جو بھی ان لوگوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے
 کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب ناظرین انصاف کریں کہ مذکورہ بالا حواجیات کی روشنی میں ملامتاتی
 کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہوا کہ نہیں؟ میں کہتا ہوں وہ ایسا کافر و مرتد ہو گیا کہ
 اب جو اس کے عقائد پر مطلع ہونے کے بعد اس کے کافر و مرتد اور مستحق عذاب ہونے
 میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اب ذرا اور آگے بڑھیے اور ان کی افتراء پر داری اور بہتان تراشی
 کو معائنہ کیجیے۔

مکر دوم

لامفتاحی وہابی اپنے کتابچے کے ص ۱۱ پر یوں رقمطراز ہے۔

مگر برطانیہ تو ابلیس سیاست تھا، اس نے اکابرین
 (یعنی سرگروہ وہابیہ) کو مسلمانوں کی نگاہوں میں حقیر و ذلیل

کرنے کے لیے ایسے حربے استعمال کیے کہ الامان والحفظ اور ان کی تحفیر کے لیے مولوی اور مفتی خریدے گئے۔ ان بکنے والے لوگوں میں مولانا احمد رضا خاں بھی تھے۔

قارئین! جس ذات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت پر اپنی جان و مال اپنی عزت و آبرو بچھا کر دی اپنی علمی قوت و شوکت، قلمی زور و طاقت سے گستاخوں کی زبانیں سی دیں اور توہین کرنے والوں کے ناطقے بند کر دیئے، ان کی باطل تحریروں کی دھجیاں اڑا دیں، ان کے کفری عقیدے تہس نہس کر دیئے۔ جس کی ساری زندگی اسلام و سنیت، قرآن و حدیث کی خدمت میں گزری جس کو دنیا مجد و دین و ملت، امام اہلسنت، شیخ الاسلام و المسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علامہ مفتی الشاہ محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کے نام سے یاد کرتی ہے اس جلیل القدر امام کے متعلق ایسا گھناؤنا الزام لگانے والا اور بہتان تراشی کرنے والا کتاب بڑا فراڈ منتری اور کذاب ہے۔ لہذا اگلے سطور میں اس وہابی کی بہتان تراشی کا جلوہ دیکھیں اور لعنتہ اللہ علی الکاذبین کا وظیفہ پڑھتے جائیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت خود فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۵۲ پر اس انگریز قوم کی مذمت فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

”اللہ اشہد یہ قوم یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ جنہیں عقل سے لاگ جنون کا رنگ یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کے نفویات پر کان دھریں
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ مَرْاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
یہ پہلی اپنی ساختہ بائبل تو سنبھالیں قاہر اعتراض باہر ابراد اس پر سے اٹھالیں
انگریزی میں ایک مثل خوب ہے۔ ”شیش محل میں رہنے والا پتھر پھینکنے کی ابتدا کرے“

یعنی رب جبار و قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے۔ مگر
 ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حجارۃ من سبیل کا سماں کھسٹ ماکول کا مزہ چکھائے گا
 پروفیسر مسعود احمد صاحب رضوی پاکستان اپنی کتاب ”گناہ بے گناہی“
 کے صفحہ ۳۶ تا ۳۷ میں رقمطراز ہیں۔

”امام احمد رضا شریعت اسلامیہ کے خلاف انگریز تو انگریز، انگریزی
 حکومت کی بھی بات ماننے کو تیار نہ تھے چنانچہ مسجد کا پنور کا واقعہ اس حقیقت پر گواہ
 ہے۔“

سنہ ۱۹۱۳ء میں پھلی بازار، کانپور کی مسجد کا ایک حقہ مسجد کے پاس سے سڑک
 نکالتے وقت جب حکومت نے سڑک میں دبا لیا تو اس پر مسلمانوں کی طرف سے سخت
 احتجاج ہوا حتیٰ کہ گولی چلی اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے آخر کار ۱۶ اگست
 سنہ ۱۹۱۳ء کو مسلمان معززین کا ایک وفد جس میں مولانا عبد الباقی فرنگی علی، راجہ صاحب
 محمود آباد اور سر رضا علی وغیرہ شامل تھے۔ لفٹیننٹ گورنر سے ملا اور پھر ۱۴ اکتوبر
 سنہ ۱۹۱۳ء کو ان حضرات نے مسلمان قوم کی طرف سے وائسرائے ہند سے چند شرائط پر
 صلح کر لی، جن میں ایک شرط یہ تھی۔

چونکہ مسجد کی سطح زمین سے کسی فٹ بلند ہے اس لیے جس جگہ غسل خانے
 واقع تھے وہ بدستور تعمیر کر لیے جائیں گے لیکن نیچے کی زمین پر فٹ پاتھ بنا دیا جائے گا
 تاکہ راہرو اس پر سے گذر سکیں۔

اس معاہدے کے سلسلے میں جب مولوی سلامت اللہ صاحب
 (نائب منصرم مجلس موید الاسلام) نے ۳۰ ذی القعدہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء کو

۱۔ سر رضا علی، اعمال نامہ مطبوعہ دہلی صفحہ ۳۳۵ بحوالہ گناہ بے گناہی صفحہ ۲۶

فرنگی محل (لکھنؤ) سے ایک استفتاء بھیجا۔ امام احمد رضا کی طرف سے جواب استفتاء میں چند امور کی وضاحت طلب کی گئی تاکہ کوئی بات ڈھکی چھپی نہ رہے تحقیق و تفتیش کے بعد فتویٰ صادر کیا گیا اس میں نہ انگریزی حکومت کی رعایت کی اور نہ اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی۔ امام احمد رضا انگریز کو تو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ البتہ دوست کا پاس خاطر ضرور تھا مگر اس کی پرواہ کئے بغیر فیصلہ نافذ فرمایا۔ خود تحریر فرماتے ہیں۔

”میں نے ایک مدت تک تعویق کی، اخبارات منگا کر دیکھے کہ نظریہ بوقعات اس کارروائی کی، کوئی صحیح تاویل پیدا ہو سکے مگر افسوس کہ جتنا خواص و تفتیش سے کام لیا اس کی شہانت ہی بڑھتی گئی، ناچار جواب خلاف احباب دینا پڑا کہ اظہار حق لازم تھا۔ عالم مذکور (عبدالباری) سے مراسم قدیم، حفظ احرام اسلام و رفع غلط فہمی عوام پر بحمد اللہ تعالیٰ غالب نہ آسکتے تھے۔ علہ

چوں کہ یہ شرط مسئلہ اسلامی ”وقف بالعوض یا بلا عوض قابل انتقال نہیں“ کے خلاف تھی اس لیے امام احمد رضا نے نہ انگریز لفٹیننٹ گورنر کی پرواہ کی اور نہ والسرائے ہند کی۔ اور نہ اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی۔

علہ امام احمد رضا۔ ابانۃ المتواری فی مصاحح عبدالباری ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء مطبوعہ بریلی ص ۷۔ نوٹ۔ ابانۃ المتواری کی اشاعت اول کا ایک نسخہ مولانا اکبر حسین ورس (کراچی) سے مجھ کو ملا۔ اس میں مولانا امجد علی کی تذیل بعنوان قانع الہیات من جامع البحریات بھی شامل ہے یہ مجموعہ ۱۹۱۳ء میں مطبع اہلسنت و جماعت بریلی میں چھپا۔ مسعود۔ (بحوالہ گناہ بے گناہی ص ۷۷ از پروفیسر مسعود احمد صاحب۔

(۲) عدالت و حکومت :- امام احمد رضا انگریزی عدالتوں سے سخت متوحش تھے وہ انگریزی عدالتوں میں چارہ جونی کو اسلامی اور معاشی نقطہ نظر سے مہلک تصور کرتے تھے چنانچہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں امام احمد رضا نے مسلمانوں کے اصلاح حال کے لیے چند تدابیر پیش کی تھیں ان میں پہلی تدبیر تجویز کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے ۔

اولاً باستثناء ان معدود باتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے، اپنے مقدمات اپنے آپ فیصل کرتے، یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں، گھر کے گھربتہاہ ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں، محفوظ رہتے علہ

پھر آگے چل کر مسلمانوں کی غفلت و بے خبری کا ذکر کرتے ہوئے اس تجویز پر عمل حال لکھتے ہیں

اول یہ یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلے میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی نہ ہو تو منظور نہیں اور پھر جاکر اگر گھر کی بھی جائے ٹھنڈے دل سے پسند — گمرہ گرہ زمین پر طرفین سے دو دو ہزار بگڑ جاتے ہیں — کیا آپ ان حالتوں کو بدل سکتے ہیں؟ فہل انتہ منتہون؟ علہ

امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ والرضوان) نے یہ تجویز پیش کر کے ایک طرف مسلمانوں کو انگریزی عدالتوں (کورٹ) میں جانے سے روکا ہے اور دوسری طرف انگریزوں سے ترک موالات کی ایک دائمی صورت بتائی ہے جس سے

علہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء مطبوعہ لاہور صفحہ تصنیف
علی حضرت امام احمد رضا۔ علہ ایضاً

مسلمانوں کو نفع ہی نفع ہے اور نقصان کچھ نہیں۔ امام احمد رضا (قدس سرہ) جذباتی ترک موالات کے قائل نہ تھے جس میں نقصان زیادہ ہوتا ہے فائدہ کم

امام احمد رضا انگریزوں کی عدالتوں میں چارہ جوئی کو نہ صرف معاشی طور پر برا جانتے تھے بلکہ حمیت و غیرت اسلام کے منافی سمجھتے تھے کہ جس قوم میں فیصلے کے لیے قرآن و حدیث کو حکم بنا دیا گیا وہ خدا و رسول کے دشمنوں کی عدالت (کورٹ) سے رجوع کر کے قرآن و اسلام کو یوں رسوا کرے۔ چنانچہ جب اذان ثانی کے مسئلے پر ان کے ہم عقیدہ اور کرم فرما علماء کے متبعین نے امام احمد رضا کے خلاف چارہ جوئی کا فیصلہ کیا اور اس کی خبر ان کو ہوئی تو انہوں نے اپنے خلیفہ و مجاز مولانا عبد السلام جبل پوری کو درود و کرب کے ساتھ اس کی اطلاع دی اور لکھا کہ

مخالفین عاجز آکر و باہیہ کی روش چلا چاہتے ہیں، نصاریٰ کے یہاں

نالش! _____ وحسبنا اللہ و نعم الوکیل _____
دعا فرمائیں کہ مولیٰ سبحنہ ان کو اس ارادہ ملعونہ اور دیگر ارادات فاسدہ ایذا رسائی
آبروریزی سے جن پر ان کے یہاں جلسہ ہو کر اجتماع ہو گیا ہے، باز رکھے آمین علیہ
اور جب مخالفین نے انگریزی عدالت (کورٹ) میں دعویٰ دائر
کر دیا اور امام احمد رضا کے نام عدالت (کورٹ) سے سمن جاری ہوا تو جو کچھ ہوا

علامہ محمد برہان الحق جبل پوری (علیہ الرحمۃ) اکرام امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور،
سنہ ۱۴۰۱ مطابق سنہ ۱۹۸۱ء

وہ ایک مینی شاہد سید الطاف علی بریلوی کی زبانی سینے

”اس طرح حضرت کا عہد تھا کہ وہ کبھی انگریز کی عدالت (کورٹ)

میں نہ جائیں گے۔۔۔۔۔ اس کا سب سے زیادہ مشہور واقعہ جو میرے مشاہدے

میں آیا علمائے بدایوں سے نماز جمعہ کی اذان ثانی ”نزد منبر یا محن مسجد“ کے مسئلے پر

اختلاف تھا۔ جس بنا پر مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی۔ اہل بدایوں مدعی تھے اور

انہوں نے اپنے ہی شہر کی عدالت (کورٹ) میں استغاثہ دائر کیا تھا۔ مولانا صاحب

کے نام عدالت (کورٹ) سے سمن آیا، اس پر حاضر نہ ہوئے تو احتمال گرفتاری

کی بنا پر ہزاروں ہزار عقیدت کیش مولانا صاحب کے دولت کدے پر جمع ہو گئے،

نہ صرف جمع ہوئے بلکہ آس پڑوس کی سڑکوں اور گلیوں میں باقاعدہ ڈیرے ڈال دیے

رات دن اس عزم کے ساتھ جو کسی ہونے لگی کہ جب وہ سب جان قربان کر دیں گے

تو قانون کے کارندے مولانا کو ہاتھ لگا سکیں گے۔ ع

علہ سید الطاف علی بریلوی، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے سیکرٹری جنرل اور سہ ماہ

”العلم“ کراچی کے مدیر ہیں ابھی بقید حیات ہیں کراچی میں رہتے ہیں، موصوف نے امام احمد رضا

کا زمانہ پایا اور ان کے جنازے میں شریک ہوئے خود تو مسلماً بریلوی نہیں ہیں البتہ ان کے ماموں سید

ایوب علی رضوی امام احمد رضا سے بیعت تھے اور مسلسل ۲۶ سال تک ان کے پیش کار رہے۔ سید

صاحب نے چند باتیں چشم دید بیان کی ہیں اور چند باتیں اپنے ماموں سے روایت کی ہیں بہر حال تاریخی

نقطہ نظر سے ان کا بیان مستند اور قابل توجہ ہے۔ مسعود (بحوالہ گناہ بے گناہی ص ۲۹)

از پروفیسر مسعود صاحب پاکستان

عہ روزنامہ جنگ (کراچی) شمارہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۶، ۵، ۶

اگر امام احمد رضا (قدس سرہ) انگریزوں کے خیر خواہ ہوتے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی عدالت (کورٹ) سے اس طرح نفرت کرتے اور یوں عزت و ناموس کو خطرے میں ڈالتے بلکہ بلاوا آتے ہی خوشی خوشی حاضر ہوتے سید الطاف علی بریلوی نے غالباً اسی قسم کے شواہد کی بناء پر یہ رائے قائم کی ہے۔ سیاسی نظریے کے اعتبار سے حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بلاشبہ حریت پسند تھے، انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ شمس العلماء قسم کے کسی خطاب وغیرہ کو حاصل کرنے کا ان کا یا ان کے صاحبزادگان مولانا حامد رضا خاں، اور مصطفیٰ رضا خاں صاحب کو کبھی تصور بھی نہ ہوا۔ والیان ریاست اور محکام وقت سے بھی قطعاً راہ و رسم نہ تھی۔ علیہ

امام احمد رضا (قدس سرہ) تو انگریزی عدالت (کورٹ) سے نفرت کرتے ہی تھے ان کے صاحبزادگان (مفتی اعظم) مصطفیٰ رضا خاں صاحب اور مولانا حامد رضا خاں صاحب بھی نفرت کرتے تھے چنانچہ ایک مقدمے میں شہادت کے لیے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں کو ایک ایسی عدالت میں بلایا گیا جو بریلی سے ۲۰۰ میل دور واقع تھی ان کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا اپنے خلیفہ مولانا محمد عبدالسلام جیل پوری کو لکھتے ہیں۔

معاملہ ممبیری میں بجمدا اللہ میرا نام تو نہیں تھا مگر مصطفیٰ رضا کا نام شہود میں لکھوایا ہے۔ وہ بجمدا اللہ کچہری سے گھبراتا ہے۔ کل اس نے ایک طویل مضمون مجھے لکھ کر دیا ہے کہ قانوناً ۲۰۰ میل کے فاصلے سے حاضر نہیں ہونا پڑتا علیہ

علیہ روزنامہ جنگ (کراچی) شمارہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۹ء ص ۶، ۷، ۸

علیہ محمد بان لہی جیل پوری اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۰ء ص ۱۳۱۔ بحوالہ کتاب گناہی ص ۳۲/۳۱

اسی طرح مولانا حامد رضا خاں نے اپنے خطبہ صدارت (مراد آباد ۱۹۲۵ء) میں مقدمہ بازیوں پر سخت تنقید کی ہے اور فرمایا کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کا مال دشمنوں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے جو اسلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ روزانہ پھریوں میں سود کی ڈگریاں اور قرقیاں لکھتی رہتی ہیں اور مسلمانوں کے مال دشمنوں کے قبضے میں پہنچ کر اسلام کی مخالفت اور بیخ کنی میں صرف ہوئے ہیں۔
امام احمد رضا قدس سرہ انگریزی عدالت ہی سے نہیں انگریزی حکومت سے بھی نفرت کرتے تھے وہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے زمانے میں گورنمنٹ برطانیہ کو فوجی امداد دینے کے خلاف تھے۔ حالاں کہ خود ترک موالات کے بعض لیڈروں نے چند سال قبل ترکوں کے مقابلے میں انگریزوں کی حمایت میں مسلمان فوجی بھیجے۔

امام احمد رضا کو نہ صرف انگریزی حکومت بلکہ انگریزی بادشاہوں سے بھی نفرت تھی چنانچہ صینی شاہدوں کا بیان ہے کہ وہ لغافے پر ٹکٹ بھی اٹا لگایا کرتے تھے، سید الطاف علی بریلوی لکھتے ہیں۔

بقول سید الحاج ایوب علی رضوی مرحوم (جن کو ۲۶ سال تک پیشکار رہنے کا اوپر ذکر آچکا ہے)

حضرت مولانا ڈاک کے ٹکٹ لغافے پر ہمیشہ اٹا لگاتے تھے یعنی ملکہ وکٹوریہ، ایڈورڈ ہفتم اور جارج پنجم کے سر نیچے۔
یہ اہتمام نہ صرف لغافوں پر بلکہ بعض اوقات پوسٹ کارڈ پر بھی ملکہ اور بادشاہ کا

علامہ حضور حامد رضا خاں خطبہ صدارت مطبوعہ مراد آباد ۱۹۲۵ء ص ۴۱

علامہ اخبار جنگ (کراچی)، شمارہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۵

سرینچے کی طرف رکھ کر اوپر پتہ لکھتے تھے۔ حسن اتفاق سے مقام کی تبصیر کے دوران علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (اسلام آباد) کے پروفیسر ابرار صاحب کا خط آیا جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

کل ایک طالب علم نے اعلیٰ حضرت کے خط کا عکس بھیجا ہے اعلیٰ حضرت کے پتے تحریر کرنے کا انداز بڑا دلچسپ ہے اور سیاسی نظریات کی ترجمانی کرتا ہے آپ نے ملکہ کا سرینچے رکھا ہے۔ یعنی الٹی طرف سے شروع کیا ہے۔ علہ مکتوب مذکور کے چند روز بعد حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس اعلیٰ لاہور) کا عنایت نامہ موصول ہوا جس میں اس خط کا عکس رکھا ہوا تھا

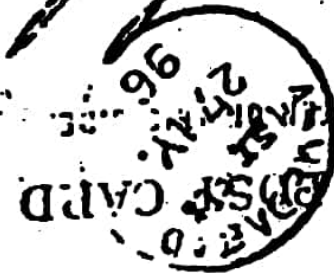
یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا جاری کردہ ایک پیسہ والا پوسٹ کارڈ ہے جس پر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر بنی ہے۔ کارڈ یوم العرفہ ۱۳۱۳ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء کو مدر طیبہ احمد آباد بھارت کے مدرس صاحب السیف السلول مولانا ندیر احمد رامپوری متوفی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء کے نام ارسال فرمایا جو ۲۷ مئی ۱۹۹۶ء کو احمد آباد پہنچا۔ امام احمد رضا قدس سرہ کو یہ بھی گوارہ نہ تھا کہ لفافے پر زیادہ ٹکٹ لگا کر انگریزی حکومت کو معمولی نفع بھی پہنچایا جائے۔ اس کی تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ہے۔ (گناہ بے گناہی ص ۲۶ تا ۳۲)

قارئین کے مزید اطمینان کی خاطر سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مذکورہ مکتوب گرامی کا فوٹو بھی شامل کتاب کر رہا ہوں تاکہ اپنے اور غیر سب لوگ اپنے سر کی آنکھوں سے امام اہلسنت کا مکتوب ملاحظہ کریں اور وہابیوں، دیوبندیوں کی مکاری اور افتراء پر وازی پر ماتم کریں۔

علہ مکتوب پروفیسر ابرار حسین، شعبہ سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد محرمہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء

احمد اباد گجرات ملک کٹر در طبیبی محمد علی شہزادہ کے خط کا ایک پر
نسخہ خط چار شریعت و سنت حاصل ہوا ہے جو کہ بے شمار کندیاں اور خفا
درمیں لکھی ہیں

Guzerat - 47-48



THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN
EAST INDIA

[illegible]

پیشکش: جناب صاحبزادہ خیار المعطفی ابن مولانا عبد القادر شہید، جامعہ قادریہ فیصل آباد
نے عنایت فرمایا ہے اور غلام غلام حسین نہاں نے تیار کرائی، ہم دونوں جوڑا کے شکر گزار ہیں۔

حیات طیبہ ص ۲۹۶ مرتبہ مرزا حیرت دہلوی مطبوعہ فاروقی دہلی کی عبارت
بخور ملاحظہ کریں اور تمام وہابیہ دیابنہ کے امام ملا اسماعیل دہلوی کی انگریز دوستی کا
جلوہ دیکھیں

”کلمتہ میں جب مولانا اسماعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور
سکھوں کے نظام کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا، آپ انگریزوں
پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے تو آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب
نہیں ہے۔ ایک تو ان کی رعیت ہیں، دوسری ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے
میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے، ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح
آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے
لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔

امام الوہابیہ کی انگریز دوستی کے لیے کیا اس سے بھی زیادہ کوئی کھلی
شہادت درکار ہے؟ وہابیوں، دیوبندیوں کی حقیقت جاننے کے لیے خطیب مشرق
علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی حاصل کردہ تحریر بھی ملاحظہ
کرتے چلے۔ علیہ

مدرسہ دیوبند کی
علماء مدرسہ دیوبند کو انگریزوں کی مالی مدد مالی اعانت اور
علمائے دیوبند کی اقتصادی خدمت کا معاملہ دور حاضر میں اب کوئی ڈھکی چھپی بات
نہیں رہ گئی ہے یہ وہ راز ہے جسے خود وابستگان و فرزند ان مدرسہ دیوبند
نے ہی آشکارا کر دیا ہے جس کا واضح ثبوت علمائے دیوبند کی جانب سے شائع شدہ

علیہ بحوالہ ”خون کے آنسو حصہ اول“ مصنفہ علامہ مشتاق نظامی متا علیہ الرحمۃ والرضوان

کتاب مکالمۃ الصدرین میں ہے اسی کے ساتھ میں اور ایک ناقابل تردید ثبوت قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”دیوبند کی خانہ تلاشی“ کے مقدمے میں ایک نئی دریافت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

” برسوں پہلے مجھے معلوم ہوا تھا کہ برٹش گورنمنٹ مولانا تھانوی کو چھ سو روپے ماہانہ دیتی تھی۔ وہ (رقم) میٹر تاسٹی راجستھان کے ایک قری گاؤں کے رہنے والے جناب مکرم علی خاں کے دست بدست ملتی تھی۔ ایک بار میں میٹر تاسٹی اسی غرض سے پہنچا تا کہ مکرم علی خاں سے اس کی تحریر حاصل کی جائے۔ مگر بارش کی وجہ سے راستہ ناقابل سفر تھا، نہ جاسکا۔ ابھی ۲۰ اگست ۱۹۸۵ء کو پھر اسی غرض سے میٹر تاسٹی پہنچا۔ چنانچہ فاضل گرامی جناب مولانا محمد قاسم صاحب خطیب شاہی مسجد کے توسط سے ان کے والد ماجد حضرت مولانا قاضی خورشید صاحب سے میں نے ان کا تحریری بیان حاصل کیا۔“

علامہ نظامی نے دارالقضاۃ، میٹر تاسٹی ناگور شریف راجستھان کے میٹریڈ پر حضرت مولانا قاضی خورشید احمد صاحب کو بایں الفاظ مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

لے دیوبند کی خانہ تلاشی۔ از حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ
بار اول ۱۹۸۵ء ناشر مکتبہ پاسبان آباد دیوبند

محترم مخلص مولانا خورشید احمد صاحب عثمانی قاضی شہر، سلام و رحمت
مزاج گرامی

مجھے بہت ہی باوثوق و معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مولانا اشرف علی
تھانوی اور غلام احمد قادیانی وغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کی طرف سے جو رقم ملتی تھی اس کو
جناب مکرم علی خاں صاحب (ساکن ستھانا تحصیل ڈوگانا ضلع ناگور شریف راجستھان)۔
دست بدست پہنچایا کرتے تھے چنانچہ اس کو براہ راست آپ نے مکرم علی خاں صاحب
سے سنا ہے لہذا اس سلسلے میں جو روایت آپ تک پہنچتی ہے اسے قلم بند فرما کر
مجھے عنایت فرمائیں تاکہ آپ کی تحریر سے عوام و خواص اس حقیقت سے آگاہ ہوں
آپ کا انتہائی کرم ہوگا۔

فقط۔ مشتاق احمد نظامی

۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ ۲۰ اگست ۱۹۸۵ء

جواب میں قاضی خورشید احمد عثمانی لکھتے ہیں۔

۲۰-۸-۸۵

فخر العلماء خطیب مشرق مخدوم ملت حضرت علامہ مولانا بالفضل اولنا مشتاق احمد
صاحب قبلہ نظامی دام اللہ لطفک علی سائر المسلمین

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

حضرت والا درجت آپ نے مجھ فقیر سے اہل دیابنہ کو انگریزی حکومت کی
جانب سے ملنے والی امداد کے متعلق جو تحریری سوال کیا ہے اس کا تفصیلی جواب عرض ہے
چونکہ میرا بھی تعلق فوج سے تھا اور پکتان مکرم علی خاں صاحب مرحوم مجھے
انگریزی فوج میں "سردار بہادر" کے خطاب سے بھی نوازے گئے تھے اور فوج سے

ملازمت ہی ان کا آبائی پیشہ تھا ان کی زبانی جو کچھ ہم نے سنا اور کپتان صاحب مرحوم نے بتلایا وہ ایسی باتیں ہیں جن میں بڑوں بڑوں کی زندگی کے راز فاش ہوتے ہیں۔ مگر میں صرف آپ کے سوال کے متعلق جواب عرض کروں گا۔

جب ہم نے ان سے کہا کہ جناب پہلے تو آپ نے یہ سب نہیں بتلایا تو کہنے لگے اس وقت ہم غلام تھے غیروں کی حکومت تھی اس نے ہمیں رازداری کا حلف اٹھوایا تھا۔ اب ہم آزاد ہیں۔ اپنی حکومت ہے، ملک و قوم کا مفاد ہی عزیز ہے اس لئے اپنی قوم و ملت کو ان باتوں سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں! کپتان صاحب مرحوم نے ہمیں بتلایا ”جب میں رسالدار ہو کر لاہور گیا اس وقت کپتان محمد علی خاں نون کے ساتھ مجھے دہرہ دون بھیجا گیا۔ ایک لکڑی کے بنے ہوئے دو منزلہ مکان میں ہمارا قیام تھا، نون صاحب سے جب دریافت کیا گیا جناب ہمیں یہاں کیوں بھیجا گیا ہے؟ تو فرمایا کہ ہم ڈیوٹی پر ہیں اور یہ ڈیوٹی خاص آدمیوں کے لئے ہی ہے۔ ایک مہینہ گزر گیا پہلی تاریخ کو خزانچی آیا اور وہ واپس چلا گیا۔ دوسرے روز نون صاحب مجھے لیکر دیوبند مدرسہ میں پہنچے۔ میں بہت خوش ہوا کیوں کہ میں اس مدرسہ میں پڑھ چکا تھا۔ اردو اور فارسی کریمات تک پڑھ چکا تھا۔ میرے والد مشرف علی خاں صاحب جو خود بھی اس وقت فوج میں کپتان تھے میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ میرے دل میں بھی دیوبند کے علماء کی بڑی عزت تھی۔ یہاں تک کہ میں چاہتا تھا کہ مولوی اشرف علی صاحب سے مرید ہو جاؤں لیکن وقت نہیں ملا اب جبکہ میں خود بھی ملازم ہو چکا تھا، اچھے عہدے پر تھا وہی خواہش پھر پیدا ہوئی میں نے سمجھا کہ شاید نون صاحب بھی اس مدرسہ والوں کے عقیدت مندوں میں ہیں لیکن جب اشرف علی صاحب و منور علی صاحب اور مدرسہ کے عملے دیگر لوگوں کو ملازموں کی طرح تنخواہ تقسیم کی تو ہمارے دلوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی

سوچ رہے تھے کہ ان لوگوں کو ہم دین کے سچے خادم جانتے تھے مگر یہ لوگ تو بچے دنیا دار اور بلکہ قوم مسلم کے خدار ثابت ہوئے۔

اس وقت مدرسہ تھانہ بھون کو بارہ سو روپیہ ماہوار اور مولوی اشرف علی تھانوی کو چھ سو روپیہ ماہوار، مولوی منور علی کو چار سو روپے دیئے گئے۔ میں دیرین و پریشان خاموش دیکھتا رہا۔ کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی۔ دہرہ دون پہنچ کر نون صبا سے پوچھا تو کہنے لگے اس مدرسہ کو اور مولوی صاحب کو اور عملے کو انگریزی سرکار سے امداد دی جاتی ہے۔ یہاں کا عملہ انگریزی حکومت کا نمک خوار ہے اور طرفدار ہے۔ صرف مدرسہ دیوبند اور ان کے متعلقین ہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مدرسہ کو بھی انگریزی حکومت امداد دیتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو پچیس سو روپیہ اور مدرسہ قادیان کو بھی پچیس سو روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ یہ بھی انگریزی سرکار کے ہمدرد ہیں۔ ہم لوگ اسی ڈیوٹی پر آئے ہیں۔ قادیانی اور دیوبندی انگریزی سرکار کے خاص ادارے ہیں جن کا کام مسلمانان ہند کو فرقوں میں تبدیل کرنا ہے کہ متفق نہ ہو سکیں۔ انگریزی سرکار کو مسلمانوں سے بہت خطرہ ہے اسی طرح کرنل چوہدرہ جو دہرہ دون ہی کے رہنے والے تھے وہ ان غیر مسلم فرقہ پرستوں کو امداد و تنخواہیں دیا کرتے تھے جن کا کام فرقہ وارانہ ہنگامہ کروانا مذہب کے نام پر بھڑکانا تھا! جس وقت مجھے یہ حقیقت معلوم ہوئی ایسا پریشان ہوا اور اتنا افسوس ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد میں اپنی والدہ کے مشورے فقہور والے پیر صاحب حضرت نور الحسن، صاحب سے بیعت ہو گیا تب سے آج تک بحمد اللہ صحیح العقیدہ ہوں اور رہوں گا۔ قادیانیوں کے (متعلق) کپتان صاحب مرحوم نے ہمیں کئی واقعات بتلائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا جو بھی سفارشی خط جس کسی انگریزی افسر کے پاس پہنچ جاتا اس کے مطابق ہی حکم دے دیا جاتا۔ کئی لوگوں کو فوج میں سیٹھا

کمیشن مل جاتا تھا۔ سرکاری حکام کو غلام احمد قادیانی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے مرزا بشیر احمد قادیانی کا جو بھی سفارشی خط لے کر چلا جاتا اس کی مرضی کے مطابق حکم دے دیا جاتا۔ مدرسہ دیوبند والوں نے کبھی قادیانیوں کی مخالفت نہ کی۔ وہ جانتے تھے کہ قادیانیوں کے اثر و رسوخ انگریزی حکومت میں بہت زیادہ ہے۔

یہی وہ معلومات جو ہمیں کپتان مکرم علی خاں صاحب مرحوم سے حاصل ہوئی مولانا مفتی محمد حسین صاحب بنعلی مرحوم سے بھی کپتان مکرم علی خاں صاحب مرحوم کی کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ مجھ فقیہ کے غریب خانہ پران دونوں کا قیام رہتا تھا۔ یہ سب باتیں مفتی صاحب کو بھی کپتان صاحب مرحوم نے بتلائی تھیں! تحریر طویل ہو گئی اس لئے معافی چاہتا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ جو بھی مجھے معلوم ہے وہ مفصل بتلا دوں اس لئے میں نے جو باتیں میرے علم میں تھیں وہ لکھ دی ہیں۔ اور جو کچھ لکھا گیا اس کی صحت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اور جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل صحیح ہے۔ مقصد یہ ہے کہ عام مسلمان جو سیدھے سادے لوگ ہیں۔ یہ جان لیں کہ بھیڑ کی کھال میں بیڑیا بھی ہو سکتا ہے (اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ایسے مکار فریبی درہم کے لالچ میں دین بیچنے والوں سے امن و امان میں رکھے۔ امین ثم امین بطفیل سید المرسلین۔ اے

حکیم قاضی خورشید احمد عثمانی، میڈیٹاسٹی ضلع ناگور راجستھان

مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

اے ایضاً ص ۱۵۳ تا ۱۵۵

مکرم سوم

ناظرین آگے پھر ملاحظہ کریں — ابو حذیفہ مفتاحی وہابی اپنے
کتاچہ کے صفحہ ۱۳ پر لکھتا ہے

”مولانا احمد رضا خاں صاحب اپنے وصایا شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔ رضا حسنین اور تم سب محبت سے رہو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔

والسلام

(۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ دستخط فقیر احمد رضا غفرلہ بقلم خود)

محترم قارئین! دیوبندی وہابی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے اس ارشاد سے کہ ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے“ استدلال کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مذہب ان کا خود ایجاد کردہ ہے۔ یہ بھی کوئی نیا الزام نہیں بر سہا برس کا فرسودہ ہے۔ ۱۳۵۲ھ کے اداری کے مناظرہ میں پھر بریلی کے مناظرہ میں منظور سنبھلی نے پیش کیا تھا جس کا جواب منظر اعلیٰ حضرت سرکار شیر پیشہ اہلسنت اور محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل مولانا مفتی سردار احمد صاحب قادری رضوی قدس سرہا نے دیا۔ پھر مقام معتمد میں بیان کیا اور اس کا جواب العذاب الشدید میں دیا گیا۔ پھر آئینہ باطل میں اعادہ کیا جس کا جواب ”برق خداوندی“ میں ۱۳۵۱ھ میں دیا گیا۔ پھر فتاری

طیب مہتمم دیوبند نے ۱۳۹۱ھ میں اسی اعتراض کو دہرایا جس کا جواب علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے تحقیقات حصہ اول میں شرح و بسط کے ساتھ دیا پھر اسی اعتراض کو مطالعہ بریلویت میں مولوی خالد محمود دیوبند ری پاکستانی نے کیا جس کا مفصل جواب تلمیذ رشید محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی نے ”محاسبہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت“ میں تفصیل کے ساتھ دیا۔ پھر اسی مردود کو ابو خذیفہ مفتاحی وہابی نے اپنے اس کتابچہ میں لوٹا دیا۔

مفتاحی وہابی کی اعلیٰ سمجھ کا کرشمہ ہے کہ میرا دین و مذہب کا مطلب میرا ایجاد کردہ لیا۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ میرے دین و میرے مذہب کا مطلب ”میرا اختیار کردہ پسندیدہ مذہب ہے۔ کسی عرف کسی لغت میں میرے دین کے معنی ایجاد کردہ کے نہیں۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے ایوم الملت لکم دینکم آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

جناب کہئے! یہاں تمہارے دین کے معنی کیا ہیں؟ حویہاں مراد ہے وہی وصایا شریف کی عبارت میں بھی مراد ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ منکر نیکر قبر میں سوال کریں گے ہادیناک تیرا دین کیا ہے؟ مومن جواب دے گا میرا دین اسلام ہے۔

مفتاحی صاحب! بولو۔ یہاں میرا دین سے کیا مراد ہے جو مراد یہاں ہے وہی وصایا شریف کی عبارت میں بھی ہے۔

عہدہ حاشیہ ص ۲ کا۔ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۱۳۲۱ھ ہی میں ہو چکا ہے مگر چونکہ وہابی کی تحریر میں ۱۳۴۵ھ تھا جس کو من وعن نقل کر دیا گیا۔ ۱۲

محمد حسن علی رضوی بریلوی میاں سی قبلہ تحریر فرماتے ہیں

اولاً :- عبارت مذکورہ بالا میں سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

نے دو چیزیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) اتباع شریعت اور (۲) دین و مذہب

احکام عملیہ کا نام شریعت ہے اور اعتقادات کا نام دین ہے۔ بدیہیات

شرعیہ میں سے احکام شریعت بقدر وسعت ہیں لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اَلَا وُسْعَهَا

مگر ضروریات دین پر ایمان ہر وقت ضروری ہے اس میں حتی الامکان کمی

شرط نہیں _____ الامن اکوہ وقلیہ مطہثن ابا الایمان۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے ازراہ محبت دین اسلام کو اپنا

دین فرمایا۔ جیسے کوئی کہے میرا رب (جل جلالہ) میرے رسول (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم) اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کو اپنا

دین فرمایا اور پھر یہ تصریح موجود ہے جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت

کی کتب میں کیا ہے؟ بفضلہ تعالیٰ قرآن و حدیث، اقوال ائمہ و فقہا ایک ایک

مسئلہ پر صد بانصوح۔ مصنف دھماکہ اور اس کے اکابر و مشاہیر تاقیام

قیامت اعلیٰ حضرت کی کتب سے قرآن و احادیث کے خلاف کچھ نہ دکھا سکیں گے

اعلیٰ حضرت نے بالخصوص اپنی کتب کی نشان دہی اس لیے فرمائی کہ اس دور میں

مرزائی، قادیان، نیچری، رافضی، دیوبندی، وہابی، چکڑالوی سب ہی

قرآن و حدیث کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں اور اپنی باطل مراد کے لیے غلط معنی

پہنا کر گمراہ کرتے ہیں۔ لہذا ان کی کتابوں سے نہیں بلکہ میرا دین و مذہب جو

میری کتب سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا۔ اب اعلیٰ حضرت کی کتب سے جو ظاہر

ہے وہ ہر آنکھ والا دیکھ سکتا ہے۔ مگر نہ جانے مصنف مطالعہ بریلویت کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ ”اپنے دین و مذہب سے“ اعلیٰ حضرت کی مراد شریعت محمدی نہ تھی۔ اپنا علیحدہ مذہب تھا۔ یہ کچھ اعلیٰ حضرت کی کتب سے تو ظاہر نہیں اور قلبی کیفیات پر مطلع ہونا اور دل میں چھپی ہوئی غیب کی بات جانتا بالذات اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے لیکن (دیوبندی) مصنف نے اپنے اکابر کے مذکورہ عقیدہ کے خلاف اپنے علم غیب کا دعویٰ کس طرح کر دیا، یا محض ایسی وسوسہ ہے۔

فقیر عصر علامہ مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمۃ تحقیقات حصہ اول کے ص ۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت جی! جب آپ کی تحقیق اینق یہ ہے کہ میرا دین و مذہب کے معنی ”میرا ایجاد کردہ دین و مذہب“ تو یحییٰ سنئے۔ دیوبندی دھرم دیوبندی مولویوں کا ایجاد کردہ اور گڑھا ہوا ہے۔

آپ کے حکیم الامت تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں سوال اول کے جواب میں سات جگہ لکھا ہے ”ہماری شریعت، ہماری شریعت!“ دین و مذہب اور شریعت کی متکلم کی طرف اضافت کے معنی آپ کے زعم میں متکلم کا گڑھا ہوا اور اختراع کردہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ تھانوی صاحب جیسے ہماری شریعت ہماری شریعت کہہ رہے ہیں وہ تھانوی جی کی گڑھی ہوئی اختراعی شریعت ہے۔ اس کے سارے دیوبندی پابند ہیں۔

مدار حقانیت، دیوبندی اکابر کی زبان ہے

اس الزام سے قطع نظر مقام تحقیق میں آئیے تو معلوم ہو جائے گا کہ دیوبندی دھرم یقیناً دیوبندی مولویوں کا ایجاد کردہ اور گڑھا ہوا ہے۔ ”تذکرۃ الرشید“ حصہ دوم ص ۱۰ پر ہے۔

آپ (گنگوہی) نے کئی مرتبہ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے ”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ اور میں بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں مگر اس زمانہ میں ہدایت اور نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“ قبلہ قاری طیب صاحب! اگر آپ کی آنکھ کا موتیا بند دور ہو چکا ہے تو خود ورنہ کسی کفش بردار یا کسی دفتری سے بار بار پڑھو اگر اپنے قطب الاقطاب کے ارشاد بغور سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر بوجہ کبر سنی قوت فہم ناقص ہو گئی ہو تو ہم سے سنیں۔ ارشاد ہے

سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ واضح ہو کہ یہ نہیں فرمایا کہ ”جاری ہوتا ہے“ بلکہ فرمایا ”نکلتا ہے“ ”جاری ہوتا ہے“ اور نکلتا ہے“ کے درمیان فرق کو ذہن نشین کرنے کے لیے سنئے!

بارش کا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے۔ زمین سے نکلتا نہیں بلکہ بادلوں سے نکلتا ہے۔ آپ کے قطب الاقطاب کے ارشاد میں لفظ ”نکلتا“ ہے کے معنی یہ ہوئے کہ جو کچھ میری زبان سے نکلے وہ حق ہے اور جو نہ نکلے وہ حق نہیں! اگر میری زبان پر اضطراری مصلحتاً جاری ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ قرآن و احادیث اور ارشادات صحابہ و تابعین اور اقوال

ائمہ مجتہدین و اسلاف گنگوہی جی کی زبان پر جاری تو ضرور ہوئے ہوں گے مگر وہ ان کی زبان سے نکلے ہرگز نہیں! اس لیے قرآن و احادیث و ارشادات صحابہ و ائمہ مجتہدین و اسلاف حق نہیں۔ بلکہ حق حضرت جی کے ایجاد کردہ، اختراع کردہ وہ ارشادات ہیں جو ان کی زبان سے نکلے ہیں جس کی مزید توضیح و تاکید آگے ہے۔ کہ ”ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“

ہم مسلمانوں کے نزدیک ہدایت اور نجات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے مگر مسلمانوں کے برخلاف دیوبندی مذہب میں ہدایت و نجات گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے۔

بوسیے؟ آپ دیوبندی مذہب آپ کے قبلہ گنگوہی جی کا ایجا کردہ ہوایا نہیں؟

گنگوہی سے پہلے قرآن و حدیث حق نہیں تھے

پھر اگر ”جاری ہونے“ اور ”نکلنے“ کو کسی ایر پھیر سے ہم معنی بھی مراد لے لیں تو بھی یہ الزام قائم رہے گا کہ قرآن و احادیث، ارشادات سلف حق ہونے کے لیے محتاج ہیں گنگوہی کی زبان کے، جو اس کی زبان پر جاری ہوئے وہ حق، جو نہیں جاری ہوئے وہ ناحق، جب جاری ہوئے حق اور جب تک جاری نہ ہوئے تھے ناحق لہذا گنگوہی کے مسند ارشاد پر قائم ہونے کے پہلے نہ قرآن حق تھا نہ احادیث نہ ارشادات سلف۔

نیز ظاہر ہے کہ احادیث و تفاسیر، کتب فقہ کے تمام دفاتر ان کی زبان سے نہیں نکلے۔

لہذا جو نکلے وہ دیوبندی دھرم میں حق ہوئے اور جو نہیں نکلے وہ ناجہ
کیا قبلہ! یہ ثابت کر سکتے ہو کہ احادیث و تفاسیر و کتب فقہ کے تمام دفاتر گنگوہی
جی کی زبان سے نکلے؟

میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز نہیں!
تو بولیے! بیک جنبش لسان گنگوہی نے احادیث کریمہ، کتب تفاسیر و
فقہ کے اکثر حصے کو ناجہ بنا دیا۔

حق گنگوہی کے پیچھے پھرتا ہے

قاری صاحب! یہ ہوتا ہے گڑھا ہوا دین، اختراع کیا ہوا مذہب اور جعلی
شریعت۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے گنگوہی کی شان
میں ایک مرثیہ لکھا جس میں لکھتے ہیں۔

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے مولیٰ میرے آقا تھے حقانی سے حقانی!

گنگوہی کے علاوہ دوسری جگہ حق ڈھونڈنے والا گمراہ ہے

اسی مرثیہ گنگوہی میں مزید لکھا ہے

ہدایت جس نے ڈھونڈھی دوسری جگہ ہو اگر
وہ میراب ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی!!

عہ مفتاحی

لیجیے! آپ کے شیخ صاحب نے نص قرآنی سے ثابت مانا کہ جو گنگوہی کے علاوہ کہیں اور جگہ ہدایت ڈھونڈے وہ گمراہ ہے۔

دوسری جگہ کے عموم میں اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہیں

قاری صاحب! یہ ہوتا ہے ”نیا دین اور نیا مذہب“

گنگوہی ورناتوتوی نے اسلام کو بھی منسوخ کر دیا

اور سنئے! یہی نہیں شیخ صاحب مرثیہ گنگوہی ایک اور جگہ لکھتے ہیں

شُرک و بدعت سے کیا صاف رہ سنت کو

پھر غلط کیا ہے کہ ہیں ناسخ ادیان و دینوں

لیجیے! بات بالکل صاف ہو گئی۔ گنگوہی اور ناتوتوی ناسخ ادیان ہیں۔

یعنی انہوں نے اپنے زمانے میں موجودہ اور گزشتہ تمام دینوں کو منسوخ کر دیا اور اپنا دین چلایا۔ ان کے زمانے میں اسلام بھی موجود تھا۔ اس لیے یہ دونوں اس کے بھی ناسخ ہوئے۔

معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں اسلام منسوخ ہے۔ اور بالاجماع

منسوخ پر عمل جائز نہیں! اس لیے ثابت ہو گیا کہ دیوبندی دھرم میں مذہب اسلام پر عمل جائز نہیں۔

اب بانیان دیوبندیت نے جو دھرم گڑھ کہ بنایا اس پر عمل کرنا لازم ہے اسی لیے گنگوہی جی نے فرمایا ”اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“

ابھی بھی اگر طمانیت قلب حاصل نہ ہوئی ہو تو لیجیے مینے
مولوی خلیل احمد انبیٹھی کی کتاب ”المہند کے بارے میں لکھا ہے“ جن کو
مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ واقعی میں اس قابل ہے کہ ان پر
اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے۔“

ناظرین! ”مذہب قرار دیا جائے“ کے لفظ پر غور کریں۔ دیوبندی
دھرم قرآنی دھرم نہیں بلکہ انبیٹھی دھرم ہے جس میں ”نجات اخروی“ کبھی گنگوہی
جی کی اتباع پر لٹک جاتی ہے اور کبھی تھانوی جی کے ”چرن“ دھوکہ پینے سے
پھاٹ پڑتی ہے۔ تذکرۃ الرشید ص ۱۳ پر ہے

”واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھوکہ پینا نجات اخروی کا

سبب ہے“

ابھاسے پاؤں یار کا زلف و راز میں

لو آپ اپنے دام میں صیت دا آگیا

سیدی سی بات تھی کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرما رہے ہیں کہ مذہب
اہلسنت و جماعت جو میرا پسندیدہ و اختیار کردہ دین و مذہب ہے جس کے اصول
و فروع اردو زبان میں قرآن و احادیث و ارشادات سلف سے نقل کر کے میں
نے اپنی تصانیف میں جمع کر دیئے ہیں ان پر تمام رہنما ہر فرض سے اہم فرض ہے
حضرت جی! کیا آپ کو اس سے انکار ہے کہ مذہب اہلسنت پر تمام
رہنما ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

ضرور آپ کو انکار ہو گا جمعی تو اس پر اعتراض جڑ دیا۔ آپ کے نزدیک
تو گنگوہی کی زبان سے جو نکلا ہے، انبیٹھی نے جو لکھا ہے ان پر قائم رہنا ہر فرض
سے اہم فرض ہے۔ اس لیے جو اس کے برخلاف مذہب اہلسنت پر قائم رہنے

کی دعوت دے گا وہ ضرور آپ کے نزدیک لائق تعزیر ہوگا۔

مکرم

اب آگے بڑھیے اور مفتاحی و بابی کا مکرم ملاحظہ کیجیے وہ اپنے کتابچے میں ایک سرخی اس طرح قائم کرتا ہے اور اس سرخی کے نیچے ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ ۲۹ سے بے موقع بے محل مغالطہ دینے کے لیے واقعہ اس طرح نقل کرتا ہے

دین رضا خانی کی پیش بہا پیداوار

مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا

حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں۔ حضرت سید احمد کبیر بدوی کے مزار پر بڑا میللا اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے کہ ایک تاجر کی کینز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی چونکہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ خیزنگاہ تو پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کینز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہئے۔ ارشاد فرمایا اچھا ہم نے وہ کینز تم کو ہب کر دی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کینز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہب فرماتے ہیں۔ معاوۃ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کینز مزار اقدس کو نذر کر دی۔ خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپ کو نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا

عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی فلاں حجرے میں لے جاؤ اور
اپنی حاجت پوری کرو۔ ملفوظات حصہ سوم
مذکورہ واقعہ سے یہ پتہ چلا کہ بریلوی مذہب کے مطابق
مزارات کے ساتھ حجرے کس لیے ہوتے ہیں۔ ایک زمانہ
تھا کہ یہ حجرے خاص مرقبہ نشینوں کے لیے تھے جو اہل اللہ
کے قرب میں ریاضت و عبادت کے لیے مقیم ہوتے تھے
اور آج بریلویوں نے ان حجروں کو جنسی خواہشات کے لیے
تجویز کر لیے ہیں۔ الامان والحفیظ

محترم قارئین! وہابی مولوی ابو حذیفہ مفتاحی کا مکرو دیکھیے کہ حضرت سیدی
عبدالوہاب جو اکابر اولیاء کرام سے ہیں انھیں بریلوی لکھ دیا۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ
علیہ کا زمانہ امام احمد رضا سے سیکڑوں سال پہلے کا ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
علیہ الرحمۃ والرضوان ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے مگر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے دھوکہ
مولوی نے حضرت سیدی عبدالوہاب کا واقعہ نقل کیا۔ اور اپنے ناپاک
دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے سرخی قائم کی

”دین رضا فانی کی پیداوار۔ اور مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا۔
ذرا اس دھوکہ باز کی مکاری دیکھیے۔ واقعہ نقل کیا کینز کا اور سرخی لگائی
لڑکیوں کی۔ حالاں کہ اہل علم خوب جانتے ہیں کہ کینز کا حکم اور ہے اور عام لڑکیوں کا
حکم اور ہے۔ قرآن عظیم نے سورہ نساء میں پہلے ان صورتوں کا ذکر فرمایا جو حرام ہیں۔
حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ..... الخ پھر ارشاد فرمایا اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مَّغْرُورَہٗ جُوْرَہٗ
حلال ہیں جو کہ تمہاری مملوک ہو جائیں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہوا کہ مملوک کینز حلال ہے، تو اگر تاجر نے اپنی کینز مزار شریف پر نذر کیا اور خادم نے اس نذر کو حضرت سیدی عبدالوہاب کو پیش کیا تو وہ آپ کی مملوک کینز ہو گئی۔ اس میں کیا شرعی قباحت ہے۔ مگر وہابی مولوی کو تو دھوکہ بازی کر کے مسلمانوں کو درغلانا ہے اس لیے کینز شرعی والے واقعہ کو، لڑکیوں پر محمول کر کے اپنی کذب بیانی ظاہر کر دیا

یاور کھٹے پہلے زمانہ میں گائے بیل کی طرح آدمیوں کا بھی بازار لگتا تھا۔ اور گائے بیل کی طرح آدمیوں کی بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ مردوں کو غلام اور عورتوں کو باندی یا کینز کہا جاتا تھا یہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے۔

میشک بیشک خانقاہوں کے حجرے عبادت و ریاضت کرنیوالوں کے آرام و سکون ہی کے لیے بنائے جاتے ہیں اگر کوئی عابد و زاہدان کمروں میں اپنی بیوی یا کینز شرعی کے ساتھ سوئے تو شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ جائز و حلال ہے۔ اگر کوئی وہابی مولوی کہتا ہے کہ ناجائز ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں۔

لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو
(اور) اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے
ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو درو اس آگ
سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔
تیار رکھی ہے کافروں کے لیے

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَالْقَوٰ
الْاٰتِيَّةِ وَتَوَدُّهَا النَّاسُ وَالْحِجَابُ
اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ط

اب جبکہ بات چھڑی گئی ہے تو لگے ہاتھوں وہابی مذہب کے پیشواؤں
کے کرتوت بھی ملاحظہ کرتے چلیے ۷

ہم نہ کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا حسم کو

(۱) عورت کی شرم گاہ

ایک بار بھرے مجمع میں (گنگوہی صاحب) کی کسی تقریر پر ایک نو عمر
دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے۔ اللہ
رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ مطلق چیں بچیں نہ ہوئے
بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے ”گیہوں کا دانہ“۔

(تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۱۰۱)

(۲) مولوی قاسم نانوتوی دولہن کی صورتیں

ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم
صاحب عروس (دولہن) کی صورت میں ہیں۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو
جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے
ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔

(تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۲۸۹)

(۳) لوگ کیا کہیں گے

حکایت ۳۰۵ حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب عم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چیت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ لیٹ کر بیٹا ماتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں یہ کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۳۰)

(۴) ایسے پیر کے منہ پر میثاب بھی نہیں کرتی

ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت سی رنڈیاں مرتب تھیں ایک بار سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مرید بنیاں اپنے میاں حسنا کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں حسنا بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی، رنڈیوں نے جواب دیا میاں حسنا ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں حسنا کی زیارت کو اس نے کہا کہ میں بہت کنگار ہوں اور بہت روسیا ہوں۔ میاں حسنا کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں حسنا نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارا پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں وہ سامنے آئی تو میاں حسنا نے پوچھا۔ بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا حضرت! روسیا ہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو، کرنے والا کون، کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا۔ لا حول ولا قوۃ۔ اگرچہ میں روسیاہ اور کنگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر میثاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے

(تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۲۴۲)

مکرمہ

علامہ مفتاحی وہابی آگے اپنے کتابچہ کے صفحہ ۱۵ پر ملفوظات اعلیٰ حضرت کی عبارت میں خیانت کرتے ہوئے یوں تحریر کر رہا ہے۔

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔ سید احمد سلجاسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز و باغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسرے سے ہم بستری کی۔ یہ نہیں چاہئے۔ عرض کیا حضورؐ وہ سوئی نہ تھی سوئے میں جان ڈال لی تھی، عرض کیا حضورؐ کوس طرح علم ہوا۔ فرمایا وہ جہاں سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟ عرض کیا ہاں۔ ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ رہتا ہے، برابر نظارہ کرتا ہے۔
(ملفوظات حصہ دوم)

اس حوالہ میں مفتاحی وہابی نے ملفوظات کی عبارت میں کذب و بیعت کرنے کے ساتھ ساتھ دوسری خیانت کی ہے۔ اول سرکار اعلیٰ حضرت کی جانب لکھنے کی نسبت کیا ہے جب کہ ملفوظ کہتے ہی اسے ہیں جس کا تلفظ کیا جائے نہ کہ لکھا جائے جس چیز کو لکھا جاتا ہے اسے مکتوب کہتے ہیں۔ اس نے سینوں کو جاہل لکھا تھا

علامہ مفتاحی کے کتابچہ میں جو عبارت تھی اس کو من و عن نقل کیا گیا۔ ۱۲

مگر خود ہی بہت بڑا جاہل ٹھہرا کہ ملفوظ اور مکتوب کا فرق نہ سمجھنے کی بنیاد پر امام اہلسنت سرکار علیہ حضرت قدس سرہ کی جانب لکھنے کی نسبت کر دیا۔ الامان و الحفیظ
 دوسری خیانت یہ کہ مذکورہ عبارت کے اخیر میں ”برابر نظارہ کرتا ہے“
 یہ مذکورہ وہابی نے اپنی جانب سے جوڑ دیا ہے۔

ناظرین کرام! غور کریں جو ایسی خیانت کر سکتا ہے وہ علمائے حق اور
 بزرگوں کی شان میں اگر گستاخی یا بے ادبی کرے تو کیا بعید ہے
 مولیٰ تبارک و تعالیٰ ایسوں کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور ان
 کی تقریر و تحریر سے سنی مسلمانوں کو دور رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین
 وہابیو! یاد رکھو بھوٹے پروپیگنڈے سے کسی قوم کو حقیقی سر بلندی ہرگز
 ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔

رہی بات ”ملفوظات علیہ حضرت“ کی نقل کردہ عبارت میں امام احمد رضا
 قدس سرہ صرف اس کے ناقل ہیں اور ناقل کی ذمہ داری یہ ہے کہ حوالہ دکھا دے۔ یہ
 واقعہ حضرت علامہ احمد بن مبارک نے ”الابریز“ عربی مطبوعہ مصطفیٰ البالی مصر کے ص ۳۴
 پر نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ کشف کا معاملہ ہے اور معتزلی اگرچہ اولیاء کا ملین کے لیے
 کشف کے منکر ہیں مگر اہلسنت اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کے لیے
 بے شمار اشیاء کو منکشف فرما دیتا ہے اور بسا اوقات ان کے قصد و ارادہ کا دخل نہیں
 ہوتا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ارشاد باری تعالیٰ وَكَذَٰلِكَ نُزَيِّ
 اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الایۃ) کی تفسیر میں ایک حدیث نقل
 فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملکوت سماوی

وارضی کا مشاہدہ کرایا تو انہوں نے ایک شخص کو بدکاری میں مصروف دیکھا آپ نے اس کے خلاف دعا فرمائی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر دوسرے شخص کو اسی حالت میں دیکھا اس کے خلاف دعا فرمائی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ پھر تیسرے شخص کو (بھی اسی حالت میں) دیکھا اور اس کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا ابراہیم تم مستجاب الدعوات ہو میرے بندوں کے خلاف دعا نہ کرو۔ (تفسیر منطہری ندوۃ المصنفین دہلی جلد سوم ص ۲۵۷)

انصاف سے بتاؤ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟

امیر شاہ خاں صاحب کی حکایت بھی چشم عبرت سے پڑھیے۔
 ”شاہ ولی اللہ صاحب (دہلوی) جب بطن مادر میں تھے تو ان کے والدین عبد الرحیم صاحب ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پاک پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے اور اوراک بہت تیز تھا، خواجہ صاحب نے فرمایا تمہاری زوجہ حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں قطب الاقطاب ہے۔ اس کا نام قطب الدین رکھنا“ (حکایات اولیاء دارالاشاعت کراچی ص ۲۷)

اسی کتاب میں نانوتوی صاحب کے حوالے سے شاہ عبد الرحیم ولایتی کے مرید عبد اللہ خاں کے بارے میں لکھا۔

ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو بتلاتے تھے وہی ہوتا تھا (حکایات اولیاء ص ۲۷)

اے وہابیو! صاف صاف بتاؤ کہ جن لوگوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مافی الارحام کا علم نہیں دیا گیا وہ کس طرح ان حکایات کو لکھ

بیان کرتے ہیں؟ آخر کو شاہ ولی اللہ (دہلوی) اور عبد اللہ خاں صاحب کی کرامت جو بیان کرنی تھی، جن لوگوں کو غوث زمانہ سیدی عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف پر اعتراض ہے۔ حالاں کہ ان کا مقصد ایک غیر شرعی حرکت سے منع کرنا تھا، اظہار کشف مقصود نہ تھا۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہی وہابی دھرم والے، عبد اللہ خاں صاحب کی عورتوں کی رحموں میں جھانک کر لڑکایا لڑکی معلوم کر لینے پر معترض کیوں نہیں ہوتے؟ پھر یہ عمل ایک آدم مرتبہ کا نہ تھا۔ ”آپ فرمایا کرتے تھے“ کہ الفاظ تو تسلسل اور تواتر کی نشان دہی کرتے ہیں۔

مکاشفہ

طامغامی وہابی اپنے کتابچہ کے صفحہ پریوں کا رقم طراز ہے۔

ایک سید صاحب کو مغلطہ ہو گیا اور رات میں زنان خانے میں ادھم مچانے لگے، گرفت میں آئے تو سید صاحب نے معذرت کی۔ تو مولانا احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا مریدوں کی سب عورتیں پیروں کی باندیاں ہیں۔ ان کی تحریر ملاحظہ ہو۔
”حضرت یہ سب آپ کی باندیاں ہیں، آپ آفت اور آقا زادے ہیں۔ معذرت کی کیا حاجت ہے۔ میں خوب سمجھتا ہوں حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں
(ماہنامہ ”المیزان“۔ احمد رضا نمبر)

محترم قارئین! یہاں پر اس وہابی ملاکی کذب بیانی، دروغ گوئی، مکاری بہتان تراشی ملاحظہ کریں۔ اصل واقعہ کو اس نے کس طرح غلط رنگ دے کر عوام الناس کو سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے برگشتہ کرنے کی کیسی ناپاک کوشش کی ہے۔ اصل واقعہ کو امام احمد رضا نمبر کے حوالے سے ملاحظہ کریں اور وہابی ملا پر لغتہ اللہ علی لکاذین پڑھیں۔

”جس زمانہ میں اعلیٰ حضرت کے دولت کدے کی مغربی سمت جس میں کتب خانہ نیا تعمیر ہو رہا تھا۔ عورتیں اعلیٰ حضرت کے قیدی آبائی مکان میں (جس میں مولانا حسن رضا خاں صاحب برادر اور اوسط اعلیٰ حضرت مع متعلقین تشریف رکھتے تھے) قیام فرماتھیں اور اعلیٰ حضرت کا مکان مردانہ کر دیا گیا تھا کہ ہر وقت راج مزدور کا اجتماع رہتا تھا۔ اسی طرح کئی مہینے تک وہ مکان مردانہ رہا جن صاحب کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریابی کی ضرورت پڑتی بے کھٹکے پہنچ جایا کرتے تھے جب وہ کتب خانہ مکمل ہو گیا مستورات حسب دستور سابق اس مکان میں چلی آئیں اتفاق وقت کہ ایک سید صاحب جو کچھ دن پہلے تشریف لائے تھے اور اس مکان کو مردانہ پایا تھا پھر تشریف لائے اور اس خیال سے کہ مکان مردانہ ہے بے تکلف اندر چلے گئے۔ جب نصف آنگن کے اندر چلے گئے تو مستورات کی نظر پڑی جو زنانہ مکان میں خانہ داری کے کاموں میں مشغول تھیں۔ انہوں نے جب سید صاحب کو دیکھا تو گہرا کرادھر ادھر پر وہ میں ہو گئیں۔ ان کے جانے کی آہٹ سے جناب سید صاحب کو معلوم ہوا کہ مکان زنانہ ہو گیا ہے مجھ سے سخت غلطی ہو گئی جو میں چلا آیا اور ندامت کے مارے سر جھکائے واپس ہونے لگے کہ اعلیٰ حضرت دکن طرف کے ساہبان سے فوراً تشریف لائے اور سید صاحب کو لے کر اس جگہ پہنچے جہاں حضرت تشریف رکھا کرتے تھے اور تصنیف تالیف

میں مشغول رہتے اور سید صاحب کو بیٹھا کر بہت دیر تک باتیں کرتے رہے جس سے سید صاحب کی پریشانی اور ندامت دور ہو۔ پہلے تو سید صاحب خفت کے مارے خاموش رہے پھر معذرت کی اور اپنی لاعلمی ظاہر کی کہ مجھے زنانہ مکان ہونے کا کوئی علم نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یہ سب تو آپ کی باندیاں ہیں۔ آپ آقا اور آقا زادے ہیں، معذرت کی کیا حاجت ہے۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں۔ غرض بہت دیر تک سید صاحب کو وہیں بیٹھا کر ان سے بات چیت کی، پان منگوا یا ان کو کھلایا جب دیکھا کہ سید صاحب کے چہرہ پر آثار ندامت نہیں ہیں اور سید صاحب نے اجازت چاہی تو ساتھ ساتھ تشریف لائے اور باہر کے پھاٹک تک پہنچا کر ان کو رخصت فرمایا۔

(جیسا اعلیٰ حضرت ص ۲۷ بحوالہ المیزان کا امام احمد رضا نمبر ص ۳)

قارئین! اصل واقعہ کو ملاحظہ فرما کر وہابی ملا کی مکاریاں شمار کریں

(۱) اصل واقعہ دن کا ہے لیکن کذاب نے اسے غلط رنگ دینے کے لیے لکھ دیا ”رات میں“

(۲) سید صاحب کو جوں ہی احساس ہوا کہ زنانہ خانہ منتقل ہو کر یہاں آگیا ہے اٹے قدم شرمندگی کے ساتھ واپس ہو گئے۔ لیکن مفتاحی مکار لکھتا ہے ”زنانہ خانے میں جا کر ادھم مچانے لگے“

(۳) مفتاحی ملا لکھتا ہے ”گرفت میں آئے تو سید صاحب نے معذرت کی“ اصل واقعہ پڑھنے والوں پر ظاہر ہے کہ گرفت کا کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔

(۴) بہتان تراشی کی انتہا تو دیکھئے وہابی ملا لکھتا ہے ”تو مولانا احمد رضا صاحب نے فرمایا کہ مریدوں کی سب عورتیں پیروں کی باندیاں ہیں۔ حالاں کہ اصل واقعہ میں مرید اور پیر کا کوئی ذکر ہی نہیں — بلکہ سید زادے کی خفت

مٹانے کے لیے فرمایا، حضرت یہ سب آپ کی باندیاں ہیں آپ آقا اور آت
زاوے ہیں

مفتاحی ملا کو سرکار اعلیٰ حضرت پر اعتراض کے لیے کوئی صحیح بات نہیں ملی
تو کذب و دروغ گوئی اور بہتان تراشی کا سہارا لیا۔

مکر ہفتہ

ابو حذیفہ مفتاحی اپنے کتابچہ ص ۱۶ پر غلام رسول حشتی کراچی کے متعلق
یوں رقمطراز ہے۔

”بریلوی پیر طریقت حشتی نے روحانی عمل کا محل اندام نہانی
کو بنایا“

اس سرخی کے نیچے کیا کیا خباثتیں اور بکواسیں کیں جس کو بیان
کرنا بے سود اور غیر مناسب سمجھتا ہوں۔ کیوں کہ یہ سب فرضی کہانی گڑھ کرسی
مسلمانوں کو مغالطے میں ڈالنے کی ناپاک سازش کی ہے تاکہ سنی حضرات مسلک
اعلیٰ حضرت سے متفرق ہو جائیں اور اس کے آڑ میں مسلک دیوبندیت اور وہابیت
خوب خوب فروغ پائے۔

مگر اے وہابیو! سنو اور ہوش میں آؤ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی اختراعی
مسلک نہیں ہے بلکہ یہ وہی مسلک ہے جس پر سرکار غریب نواز، سرکار غوث اعظم
سرکار امام اعظم، صحابہ کرام و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قائم رہے
اور اسی کی ترویج و اشاعت کرتے رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ دین مصطفیٰ علیہ التمثیۃ والثناء کا سچا محافظ ہے۔
وہ مسلک اعلیٰ حضرت کی خود حفاظت فرمائے گا۔ تمہارے پروپیگنڈے اور بہتان
تراشی کرنے سے مسلک حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر ذرہ برابر آنچ نہیں آئے گی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ
الْمُؤْمِنِينَ ط سورہ روم پ ۱۱ آیت

اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں
کی مدد فرمانا
اے ملامنفا حی و ہابی! تمہیں بتاؤ کہ بریلوی پیر کیسے ہوتے ہیں؟ اور
کسے کہتے ہیں جو تم نے غلام رسول حشتی کی بناوٹی کہانی گڑھ کر مسلمانان اہلسنت کو
ورغلائے کی کوشش کی ہے تو مسلک اعلیٰ حضرت کی روشنی میں بریلوی پیر ہے یا کچھ اور
ہے ملاحظہ کرو۔ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں کہ
”پیر کے لیے چار شرطیں ہیں“ اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی
ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معین نہ ہو، چہارم اس کا
سلسلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

ان شرائط کی روشنی میں تم خود ملاحظہ کرو کہ جن گندی گھناؤنی فسق و فجور
کی نسبت غلام رسول حشتی کی جانب کی ہے کیا وہ بریلوی پیر ہو سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں
ایسا شخص ہرگز ہرگز بریلوی پیر نہیں ہو سکتا اس لیے کہ جب شرط ہی نہیں تو مشروط کیسے
پایا جائے گا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اذا فأت الشراط فأت المشروط جب شرط ہی فوت
ہو گئی تو مشروط بھی فوت ہو گیا۔

مولیٰ تعالیٰ سنی مسلمانوں کو دہائیوں کے مکرو فریب سے محفوظ و مامون
رکھے اور مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۵۷ مسکراہٹ

مقامی اپنے کتابچے کے صفحہ ۲۳ میں یوں تحریر کرتا ہے

”اعلیٰ حضرت کے قول کی روشنی میں بریلویوں کے یہاں ولدا الزنا کی کثرت

محترم قارئین! جب یہ ثابت ہو گیا کہ دیوبندی، وہابی مرتد ہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ مرتد کا ذبیحہ حرام و مردار ہے اور اس کا دنیا میں کسی سے نکاح درست نہیں تو اگر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ فتویٰ دیا کہ ”آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑا لوی جھوٹے صوفی شریعت پر ہنستے ہیں۔ حکم دنیا میں تو سب سے بدتر مرتد کا ہے، اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس سے نکاح کسی مسلم کافر، مرتد اس کے ہم مذہب ہو یا مخالف مذہب، غرض انسان، حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو گا محض زنا ہو گا۔ مرتد مرد ہو خواہ عورت، مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔ یہی ہے وہ کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ خصوصاً وہابیہ دیوبندی کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت و جماعت کہتے ہیں۔ حنفی، حشیتی، نقشبندی بنتے ہیں۔ نماز، روزہ ہمارا سا کرتے ہیں، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور اللہ و رسول کو گالی دیتے ہیں یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔ تو اس پر چیخنا چلانا ڈھول کے پول کے سوا کچھ نہیں۔ کم از کم تم دیوبندی فتویٰ ہی دیکھ لیتے۔ تو ”اعلیٰ حضرت کے قول کی روشنی میں بریلویوں کے یہاں ولدا الزنا کی کثرت“ کا سرفنی قائم کرتے ہوئے شرم ضرور محسوس

کرتے۔ دیکھئے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد چہارم ص ۱۳۳ پر ہے۔
 ”مرزا غلام احمد کے تمام متبعین جمہور علماء اسلام کے اتفاق سے کافر و
 مرتد ہیں (دعوت ان کی) ہرگز نہ کھانی چاہئے بالخصوص ذبیحہ ان کا بالکل مردار ہے۔“
 اسی کے جلد ہفتم ص ۳ پر ہے۔ ”شیعہ تبرائی کو بعض فقہاء نے کافر قرار دیا ہے
 اس کا ذبیحہ نہ کھانا چاہئے۔ بعض روافض باتفاق کافر ہیں جو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں۔
 ان کا ذبیحہ قطعاً حرام ہے مگر چونکہ آج کل جو روافض ہیں اکثر تبرائی ہیں اس لیے ان کے
 ذبیحہ سے احتراز کرنی چاہئے۔“

رافضی سے نکاح عزیز الفتاویٰ جلد سوم میں ہے
 باہم مناکحت شیعہ و سنیوں کی جائز نہیں۔ سنیہ لڑکی
 جس کا نکاح شیعہ مرد سے کیا گیا وہ نکاح جائز نہیں ہوا۔ لڑکی کو زحمت نہ کیا جائے۔
 دوسرے مرد سنی سے اس کا نکاح کر دیا جائے۔

قادیانی کے نکاح کا حکم امداد المفتین جلد ہشتم ص ۳ پر ہے
 یہ (سنیہ کا قادیانی سے) نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا
 قادیانی خواہ کسی پارٹی کا ہو قطعاً کافر و مرتد ہے اس سے کسی مسلم کا نکاح نہیں ہو سکتا۔
 بلاشبہ اس عورت کو دوسرے آدمی سے نکاح کرنے کا حق ہے۔
جیتا افتراء سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جب یہ فتویٰ دیا کہ قادیانی، رافضی، تبرائی
 وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، چکڑالوی، نیچری وغیرہ کا ذبیحہ مردار اور ان کا دنیا میں
 کسی سے نکاح درست نہیں تو مفتاحی وہابی نے سادہ لوح سنی عوام کو سرکار اعلیٰ حضرت
 سے بدظن کرانے کے لیے یہ جڑ دیا۔

علہ بحوالہ ناموس رسالت اور دیوبندیت ص ۸۴/۸۵ از حضرت مولانا وصی احمد صاحب قبلہ گھوسی

”اب بریلوی عوام ان کی گھناؤنی تحریر اور فتویٰ کو عوامی عدالت میں رکھ کر فیصلہ کر لیں، کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“

لطیفہ
 رہ گیا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جو یہ فرمایا کہ ان کا نکاح انسان
 حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا۔ وہ خاص آپ لوگوں ہی کے لیے ہے
 اس لیے کہ جو بات دنیا میں کہیں نہیں ہوتی وہ بات دیوبندی وہابی کرتے ہیں۔
 ہو سکتا تھا وہابی دیوبندی گر و گھنٹال حیوان سے نکاح کرنے لگیں تو بطور حفظ آقا
 مسئلہ بتا دیا۔ اور شبہ اس لیے ہے کہ آپ کے مذہب میں مرد کا نکاح مرد سے
 ہوا ہے اور جس مقصد کے لیے نکاح ہوتا ہے وہ بھی ہوا ہے۔

دیکھو تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۲۸۹

”کہ مولوی قاسم دولہن بن کے آئے اور گنگوہی صاحب کا ان سے نکاح
 ہوا۔ اور پھر سب کچھ ہوا۔ اسی لیے توجیب گنگوہی صاحب نے نانوتوی صاحب کو بھی
 خانقاہ میں لٹا کر ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا تو حاضرین کو کوئی تعجب نہ ہوا۔
 (ارواحِ ثلاثہ ص ۲۸۹)

مثل مشہور ہے۔ ”میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی“
 اس لیے تمہارے پیشواؤں سے کیا مستبعد ہے کہ مرغی، بکری، گائے،
 گدہ ہی سے نکاح کرنے لگیں۔

تمام وہابی دیوبندی جواب دیں

آگے چل کر مفتاحی وہابی اپنے ترکش کا اپنی دانست میں زہر پلا تیر چھوڑاؤ

تحریر کیا۔

”یہ وہابیہ دیوبندیہ آیا مسلمان ہیں یا کافر اس کا فیصلہ خالصاً
نے خود ہی دیا جس کی روشنی میں بریلویوں کے یہاں ولد الزنا
کا ڈھیر ہو گیا۔ مگر سبھی بریلوی خاں صاحب کی طرح انگریز کے زور پر
غلام تو ہیں نہیں۔ ان کے ہوش و حواس اپنی جگہ پر ہیں، یہ اپنی
عوامی عدالت میں اس کا جائزہ لیں۔

مفتاحی وہابی! اب تم اپنی برادری کے امام اعظم علی الاطلاق مولوی
گنگوہی جی کا ایک فتویٰ بغور سنو!

سوال :- اگر کوئی شخص قبر پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا
بدعتی قائل جواز عرس و سوم وغیرہ ہو اور جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص
سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں کیوں کہ یہود و نصاریٰ سے تو جائز ہے تو ان سے
کیوں ناجائز؟

الجواب :- جو شخص ایسے افعال کرتا ہو وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے
ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلم کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط ضبط کرنا حرام
ہے (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۲) علیہ

اس فتوے سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ اہلسنت و جماعت یہود و
نصاریٰ سے بدتر ہیں اس لیے کہ یہود و نصاریٰ سے دیوبندیہ کا نکاح حلال اور اہلسنت

علیہ مفتاحی وہابی کے اس اقتراء پر دازی کا جواب اسی کتاب کے مکر دوم میں شرح و بسط
کے ساتھ ملاحظہ کریں۔

علیہ بحوالہ ناموس رسالت اور دیوبندیت ص ۹۵ از حضرت مولانا موصی احمد رضا قبلہ فتح شمس العلوم گنگوہی

وجہ امت سے حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ اہلسنت وجماعت ربط و ضبط حرام ہے، تیسرے یہ کہ ان سے وہابیہ عورت کا نکاح ناجائز۔ اور جب نکاح ناجائز تو قربت زنا۔ اور جب قربت زنا تو اولاد، اولاد زنا۔

اب مفتاحی جی اور ان کے جملہ اصول و در اصول اور سارے وہابی، دیوبندی بتائیں کہ یہ لوگ اپنی اپنی بیٹیاں کیوں اہلسنت وجماعت کو دیتے ہیں کیوں اپنی بہن بیٹیوں کو زنا کے لیے پیش کرتے ہیں۔ کیوں اولاد زنا جننے کے لیے بھیجتے ہیں نہ بتائیں کہ دیوبندیوں کی جو بہن بیٹیاں اہلسنت وجماعت کے گھر زنا کر رہی ہیں، اولاد زنا جن رہی ہیں ان کے بارے میں اور ان کے باپ بھائی وغیرہ کے لیے کیا حکم ہے؟

مکرم

مطلب
ملا مفتاحی نے اپنے کتابچے کے صفحہ ۲۴ پر ایک حدیث شریف کا غلط بیان کر کے دیوبندیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے۔

”بیہقی نے دلائل النبوة میں نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اتفاقاً بیمار پڑ گیا تو اس کی مزاج پرسی کے لیے

عہ وہابی کی اصل عبارت میں رضا، صلعم اور مرقوم ہے لہذا من و من نقل کیا گیا۔

تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سر ہانے کھڑا ہوا
تورات پڑھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے کہا کہ اے یہودی
میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل
فرمائی ہے کہ کیا تو تورات میں میرے حالات اور صفات اور
میرے ظہور کا بیان پاتا ہے؟ اس نے انکار کیا تو بیٹا بولا یا رسول
اللہ ﷺ! یہ غلط کہتا ہے۔ تورات میں ہم آپ کا ذکر اور آپ کے صفات
پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم
دیا کہ اب یہ مسلمان ہے انتقال کے بعد اس کی تجنیز و تکفین مسلمان
کریں، باپ کے حوالہ نہ کریں۔

آپ حضرات نے یہودی کا ایمان دیکھ لیا جس کی بنا پر آقا
مدینہ حضرات صحابہ کرام کو حکم فرما رہے ہیں کہ اب یہ بچہ مسلمان ہے
انتقال کے بعد اس کی تجنیز و تکفین مسلمان کریں باپ کے حوالہ نہ کریں و
یہ بات آپ ہی ہے، علمائے دیوبند کا اعتقاد ہی مسئلہ بھی بعینہ ہی
ہے جس کے بارے میں سرکارِ دو جہاں آقائے مدینہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب یہ مسلمان ہے اس کی تجنیز و تکفین مسلمان
کریں۔

محترم قارئین! یہ دھوکہ باز و ہابی مغالطہ دے کر علمائے دیوبند کو کس طرح مسلمان
ثبات کرنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے۔

یہودی کا بچہ تو پہلے یہودی ہی تھا مگر جب اس نے سرکارِ اعظم نبی اکرم صلی

اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ مذکورہ بالا حدیث بیہقی سے پیشوایانہ
ویوبندیہ کا مسلمان ہونا کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ اس دلیل سے ملایان ویوبندیہ
کو مسلمان ثابت کرنا بالکل ایسا ہی ہے کہ ”مارو گھٹنا پھوٹے سر“

۷۔ اسی کتاب کے مکراول میں مذکورہ چاروں مولویوں کے کچھ کفری عبارتیں مرقوم ہیں جسے ملاحظہ کریں۔

مکروہ

علامہ مفتاحی اپنے کتابچہ کی ص ۲۵ پر افتراء پر داری کا بین ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

”مولانا احمد رضا خاں صاحب نے جب اپنے عقائد میں تبدیلی کی تو وہاں بیہ اور جملہ علماء آل سعود کے بارے میں احکام شریعت حصہ اول ص ۱۳۹ میں لکھتے ہیں کہ نہ ان کی نماز، نماز ہے اور نہ ان کے پیچھے نماز، نماز بغرض وہی جمعہ یا عیدین کا امام ہو کوئی مسلمان امانت کے لیے نہ مل سکے تو جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے۔ کوئی اعلیٰ حضرت بانس بریلی سے پوچھے کہ یہ آل سعود کہاں کے ہیں؟ اور وہ کافر کس طرح ہوئے؟ کیا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مرکز اسلام نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو یاد رکھیں کہ قیامت تک وہاں کفار کا قبضہ نہیں ہو سکے گا۔ پھر آگے رقمطراز ہے۔

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت تک وہاں کفار کا قبضہ نہیں ہوگا۔ حضور کی حدیث کی رو سے حرمین سے شریعین کفار کے قبضہ میں چلے جائیں۔ اس کی کسی مسلمان کے ایمان گنجائش نہیں۔

محترم قارئین! یہ وہابی مولوی آل سعود کے متعلق لکھ رہا ہے کہ وہ

کہاں کے ہیں؟ اور وہ کافر کس طرح ہوئے؟ اس کا جواب فرمان رسول کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے

حدیث شریف میں صاف صاف نجد کا نام موجود ہے جہاں سے وہابیت دیوبندیت کی ابتداء ہوئی ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام
میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے
لیے ہمارے مین میں برکت دے۔ کچھ
لوگوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں۔
اس پر حضور نے فرمایا اے اللہ! برکت
دے ہمارے لیے شام میں۔ اے اللہ
برکت دے ہمارے لیے ہمارے
مین میں۔ ان لوگوں نے پھر عرض کیا اور
ہمارے نجد میں یا رسول اللہ! (راوی
نے کہا) میں گمان کرتا ہوں کہ تیسری
بار یہ فرمایا وہاں وہاں زلزلے اُٹھتے
ہیں۔ وہاں سے شیطان کے ساتھی
مکلیں گے (یعنی تو پھر نجد کے لیے
کیسے دعا کروں

اللهم بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا فِي نَجْدِنَا
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا
وَفِي نَجْدِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَإِظْنُهُ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ هَذَا
الْزَّلْزَلُ وَالْفِتْنَةُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ
الشَّيْطَانِ
(بخاری شریف جلد اول ص ۱۴۱ جلد ثانی)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق نہ مین
نجد سے بے شمار فتنے اُٹھے۔ میلہ کذاب کا فتنہ نجد سے ہی اُٹھا تھا (تفصیلی معلوماً

کے لیے دیکھئے فتنوں کی سرزمین کون؟) لیکن تیرہویں صدی کے شروع میں نجد سے سب سے عظیم فتنہ و ہابیت اٹھا تھا جس نے مسلمانوں کو تباہ کر ڈالا۔

محمد ابن عبدالوہاب نام کا ایک شخص وہیں سے پیدا ہوا اور کتاب التوحید نام کی ایک کتاب لکھ کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی اس کا کہنا تھا کہ روئے زمین پر جتنے مسلمان ہیں خواہ وہ کہیں کے باشندے ہوں سب کافر و مشرک ہیں اور مسلمان تو صرف وہی لوگ ہیں جو اس کے ماننے والے ہیں۔ اس کا حکم تھا کہ چونکہ دنیا کے تمام مسلمان کافر و مشرک ہیں اس لیے فرض ہے کہ ہم ان سے لڑیں اور وہ ہماری اطاعت کریں تو ہم انہیں قتل کریں۔

جیسا کہ خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامی جلد سوم باب المرتدین کے صفحہ ۳۰۹ (مطبوعہ دیوبند) پر تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے متبعین میں واقع ہوا جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اہلسنت اور ان کے علماء کو قتل کرنا مباح سمجھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وغلبوا علی الحرمین وکانوا یتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم هم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذالک قتل اہل السنۃ و قتل علماءہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم

ع از مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمۃ بحوالہ احکام شرعیہ بر عقائد و ہابیہ

وخرتب بلادهم وظفر بهم عساکم
للسلمین عامثلث وثلثین
وماثلین والفاء
اور ان کے شہروں کو ویران کیے اور
۲۳۳ھ میں اسلامی لشکروں کو ان پر
فتح دی۔

اب آگے وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں وغیرہ کے شیخ الاسلام ملاحسین احمد
ٹانڈوی (اجودھیا باشی) کے قلمی شہادت بھی نجدیوں کے متعلق ملاحظہ کریں۔
”الشہاب الثاقب“ کے صفحہ ۴۲ پر یوں رقمطراز ہیں۔

”محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتدائے تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر
ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت وجماعت
سے قتل و قتل کیا۔ ان کو باجمیر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت
کا مال اور حلال سمجھا کیا ان کو قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔
اس گندے اور ناپاک عقیدے کو پھیلانے کے لیے طاقت کی ضرورت
تھی اس لیے اس نے نجد کے مشہور شہر و رعیہ کے حاکم ابن سعود کو لالچ دے کر اپنے
ساتھ ملا لیا اور تحفے میں اپنی پیش کیا۔

جب فتنہ و ہابیت کے بانی ابن عبد الوہاب نجدی کو دنیوی طاقت بھی
حاصل ہو گئی تو پھر تو اس نے مسلمانوں کے دین و ایمان اور مال و دولت و دونوں کو لوٹا

عہ بحوالہ الطیب البیان ص ۱۶۹ مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ دہلی عہ بحوالہ تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے
اجالے میں ”از علامہ ارشد القادری صاحب قلم۔ عہ تفصیل کے لیے دیکھئے مسعود عالم ندوی کی کتاب
”ایک مظلوم مصلح“ کے صفحہ ۳ پر۔ یہ کتاب ندوی صاحب نے ابن عبد الوہاب نجدی کی مدح میں لکھی ہے
مگر حقیقت کو چھپانے سکے۔ اگرچہ حد درجہ کوشاں رہے۔ عہ (التاج المکمل ص ۳) بحوالہ فتوں کی
سرزمین ص ۲ از مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمۃ۔

شروع کر دیا۔ صوبہ نجد سے نکلی کہ حجاز مقدس کے شہروں پر حملہ شروع کیا اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ انگریزوں کی مدد سے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بھی نجد کے درندے ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ لوٹ مار کر کے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا اور قبضہ جمایا بعد میں عرب شریف کا نام بدل کر سعودیہ عربیہ رکھا (اللہ واحد قہار جل جلالہ ان ظالموں کو غارت کرے اور حرمین شریفین کو ان کے تسلط سے پاک فرمائے۔ آمین)

تیرے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد

الہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

(سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان)

نجدی وہابی کی بنیادی کتاب ”کتاب التوحید“ جب ہندوستان میں آئی تو شہر دہلی کے ملا اسماعیل نے اردو زبان میں اس کا خلاصہ کیا اور ”تقویۃ الایمان“ اس کا نام رکھا۔

اب قارئین مفتاحی وہابی کی سنگین مکاری اور افتراء پر داری ملاحظہ کریں۔ اپنے کتابچہ میں لکھتا ہے۔

”کوئی اعلیٰ حضرت بانس بریلی سے پوچھے کہ آل سعود کہاں کے ہیں؟ اور وہ کافر کس طرح ہوئے؟ کیا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مرکز اسلام نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو یاد رکھیں کہ قیامت تک وہاں کفار کا قبضہ نہیں ہو سکے گا۔“

عہ تفصیل کے لیے سیف ابجبار از حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان

مٹہ سیف ابجبار مذکورہ بالا ملاحظہ کریں

آل سعود کا حال تو مذکورہ بالا تحریر سے خوب خوب ظاہر ہو گیا کہ وہ کیا
تھے اب اپنی مکاری ثابت کرنے کے لیے وہابی مشکوٰۃ شریف کے مندرجہ ذیل حدیث
کریمہ کی عبارت پیش کر کے غلط معنی اور مطلب بیان کرتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ ان الشیطان ایس ان یعد
المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التخریش بینہم۔ اس حدیث کا ترجمہ
مشکوٰۃ مترجم وہابی مطبوعہ کراچی جلد اول ص ۳۲ میں یوں ہے ”شیطان اس امر سے
مایوس ہو گیا ہے کہ مصلی (مومن) جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں۔ (یعنی
بت پرستی میں مبتلا ہوں) اور اسی وجہ سے ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کیا
کرتا ہے۔ انتہی بالفاظہ

وہابی کے اس ترجمہ سے واضح ہو گیا کہ شیطان کی عبادت کا مطلب
ہے بت پرستی میں مبتلا رہنا یعنی جزیرہ عرب کے مسلمان بت پرستی میں مبتلا ہوں ایسا
نہ ہوگا۔ اور محدث کبیر حضرت شیخ عبدالحق دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر
فرماتے ہیں۔ ”طیبی گفتہ مراد بمصلین مؤمنانند و مراد بعبادت شیطان عبادت اصنام
و اگرچہ اصحاب مسلمہ و مانعی الزکات براہ ارتداد و رقتہ اما عبادت اصنام نہ
کردند“ یعنی علامہ طیبی نے فرمایا کہ مصلیوں سے مؤمنین مراد ہیں اور شیطان کی عبادت
سے بتوں کی پوجا مراد ہے اور اگرچہ مسلمہ کے ساتھی اور مانعین زکات مرتد ہو
لیکن ان لوگوں نے بتوں کی پوجا نہیں کی۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۸۳)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں معنی

للحدیث ایس من ان یعود احد من المؤمنین الی عبادۃ الصنم و یرتد
الی شرکۃ فی جزیرۃ العرب ولا یرد علی ذلک اس تداد اصحاب
مسلمۃ و مانعی الزکوٰۃ و غیرہم من ارتد و بعد البنی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہم لم یعبدا الصنم یعنی حدیث شریف کا معنی یہ ہے کہ جزیرہ عرب میں کوئی مومن بت پرستی کی طرف لوٹ کر شرک نہ کریگا اور اس پر مسیلمہ اور مانعین زکاة وغیرہ کے مرتد ہونے کا اعتراض نہ پڑے گا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوئے تھے اس لیے کہ ان مرتدوں نے بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔ (مرقاۃ جلد اول ص ۱۸) اور اسی مشکوٰۃ شریف ص ۱۹ میں حدیث مذکور کے حاشیہ پر لمعات سے بھی ہے۔

ان شروح و حواشی کے حوالجات سے حدیث شریف کا مطلب بالکل واضح اور متعین ہو گیا کہ منبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اب عرب کے مسلمان اپنے دین سے پھر کر بت پرستی نہ کریں گے لہذا جزیرہ عرب لوگوں کا کسی وقت مرتد ہو جانا یا اس پر کسی وقت مرتدوں کی حکومت قائم ہو جانا حدیث شریف کے خلاف اور منافی نہیں جیسا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ کے فوراً بعد مسیلمہ کذاب اس کے متبعین اور مانعین زکاة جزیرہ عرب ہی میں مرتد ہوئے اور ۱۳ھ میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانے میں مرتد ابوطاہر قرطبی کے فتنہ کے سبب حج بند ہو گیا۔ اس نے خاص زمانہ حج میں مکہ معظمہ پر غلبہ حاصل کیا۔ مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور مقدس پتھر حجر اسود (شریف) پر اپنا گز مار کر اس کو توڑ ڈالا پھر اس کو اکھاڑ کر اپنے دار السلطنت ہجر میں لے گیا یہاں تک کہ بیسٹ برس تک کعبہ معظمہ سے حجر اسود جدار ہا پھر عباسی خلیفہ مطیع کے زمانے میں جب قرطہ مغلوب ہو گئے تو حجر اسود پھر "ہجر" سے لا کر کعبہ معظمہ کی دیوار کے کونے میں بدستور سابق جوڑا گیا ان ساری تفصیلات کو حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نہمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ قال محمد بن الوبیع بن سلیمان کنت بمکہ

سنة القرامطة فصعد رجل لقطع الميزاب وانا اراه فعيل صبري
 وقيل راجي ما احمالك فسقط الرجل على دماغه فمات وصعد
 القرامطي المنبر وهو يقول انا با الله و با الله انا اخلق المخلوق و افيهم
 انا يعني محمد بن ربيع بن سليمان نے بیان کیا کہ میں فتنہ قرامطہ کے سال مکہ شریف میں
 موجود تھا میں نے دیکھا کہ ان میں کا ایک آدمی کعبہ معظمہ کے پر نالے کو اکھاڑنے کے لیے
 اس کے چھت پر چڑھ گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ میں نے کہا اے
 میرے پروردگار تو کیا ہی علیم ہے اسی وقت وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا اور مر گیا
 اور ابوطاہر قرامطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم، خدا کی قسم میں
 مخلوق کو پیدا بھی کرتا ہوں اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں (حجۃ اللہ علی العالمین جلد ثانی
 ص ۸۲۹ بحوالہ فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۵)

اور پھر خلیفہ مستعصم کے دور ۳۵۴ھ میں مدینہ طیبہ پر رافضیوں کا قبضہ
 رہا اسی زمانہ میں مسجد نبوی میں ایسی بھیانک آگ لگی کہ مسجد اور اس کے زینب
 زینت کا سارا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ حضرت علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آگ
 کے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں ان الاستعلاء علی المسجد
 والمدینۃ کان فی ذالک الزمان للشیعة وکان القاضي والخطیب
 سنہم حتی ذکر ابن فرحون ان اهل السنة لم یکن احد
 منهم یتظاہر بقراءة کتب اهل السنة یعنی اس زمانہ میں مسجد نبوی اور
 مدینہ شریف پر رافضیوں کا قبضہ تھا قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام و خطیب سب
 رافضی تھے یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہلسنت
 و جماعت کی کتابوں کو علانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔ (وفاء الوفاء جلد اول ص ۲۹۹) بحوالہ
 فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۵

ان شواہد سے ظاہر ہو گیا کہ زمانہ موجودہ یا آئندہ میں اگر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر مرتدوں (منافقوں) کا تسلط ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی پہلے زمانہ میں بھی اس مقدس سرزمین پر مرتدوں اور بد مذہبوں کا کئی کئی سال تک قبضہ و تسلط رہا۔ جب خدائے تعالیٰ نے چاہا تو (حرم شریف) کو ان کے قبضہ اور تسلط سے پاک فرمایا۔

اب تاریخ کے آئینے میں آل سعود، قرن الشیطان عبدالعزیز کے یہودیوں کے ساتھ عہد و پیمانہ ملاحظہ کریں۔ حضور بدر العلماء حضرت مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ خلیفہ سرکار حضور مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں ”اخبار نو دہلی بابت یکم مارچ ۱۹۹۱ء ص ۵ کے مطالعہ سے پہلے عام مسلمانوں کو ہرگز علم نہیں تھا کہ نجدی وہابی قرن الشیطان کے چودھری نام نہاد سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے فلسطین میں یہودی حکومت قائم کرنے کی تحریری رضامندی انگریزی حکومت برطانیہ کو ۱۹۱۵ء میں دے دی تھی۔ یہ انکشاف تو اخبار نو دہلی بابت شمارہ مذکورہ بالا کے مطالعہ کے بعد ہوا۔ حضرات ناظرین نجدی قرن الشیطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کی عربی تحریر کا اصل متن اور اس کا اردو ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنَا السُّلْطَانُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ آلِ فِیْصَلِ آلِ سَعُوْدِ اَقْرَا وَاعْتَرَفَ الْفَرَسِیُّ لِلْیَهُودِیِّیْنَ كَوَسْمَدٍ وَبِیْطَانِیَا الْعِظْمٰی لَا مَانِعَ عِنْدِیْ مِنْ اِعْطَاةِ فِلَسْطِیْنِ لِلْسَّاكِنِیْنَ الْیَهُودِیِّیْنَ وَغَیْرِهِمْ كَمَا تَوَلَّاهُ بِیْطَانِیَا اللَّتِیْ لَا اُخْرَجُ عَنْ رَاٰیْهَا حَتّٰی تَصْبِحَ السَّاعَةُ لَعِیْنِیْ فِیْ سُلْطَانِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ آلِ فِیْصَلِ آلِ سَعُوْدٍ رَئِیْسِ الْعِظْمٰی كَے مَدُوبِ سَرْبَرِیْ كُو اِیْكَ هِزَارِ مَرْتَبَہٗ اِسْ بَاتِ كَا اَقْرَارِ وَاعْتِرَافِ كَرْتَا هُوَلْ كَے فِلَسْطِیْنِ كُو یَهُودِیُّوْں كَے حَوَالَے كَرْنِے پَر مَجھے كُوئی اَعْتِرَاضِ نَہِیْن۔ یَا بَرِطَانِیَہٗ اِسْ فِلَسْطِیْنِ

کو جسے چاہے دے دے میں برطانیہ کی رائے سے صحیح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا (مہر عبدالعزیز) از افادات تاریخ آل سعود مصنفہ ناصر السعید

ناشر منشورات دار مکہ مکرمہ مطبوعہ ۱۴۰۲ھ بحوالہ اخبار نو دہلی شمارہ مذکور

ثم بحوالہ ماہنامہ النیس کا پتور۔ بابت شمارہ ماہ جولائی ۱۹۹۲ء

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عدد یہود اور حضرت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن سعودیہ، دونوں پر انگریزی حکومت برطانیہ کی غلامی اور بندگی تا صحیح قیامت واجب ہے اور اسی بندگی کے صلے میں انگریزوں نے حرمین شریفین سے آل رسول شریف مکہ کی حکومت ختم کر کے ۱۹۲۵ء میں مکہ شریف و مدینہ منورہ پر سعودی حکومت قائم کی بعدہ ۱۹۴۸ء میں صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے مزارات کے قبے نیرختہ المعلیٰ، جنت البقیع کو ٹوٹھایا اور اجاڑا اور اس طرح ہادم اکھمین ہونے کا حق ادا کیا اور یہود نے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم و ستم کا آرچہ لگا کر بہتوں کو فلسطین سے بھگایا اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے قبلہ اولیٰ بیت المقدس پر غاصبانہ قبضہ کر کے اس میں توڑ پھوڑ کیا۔ قاللہم اللہ انی یوفون ط

کتبہ بدرالدین احمد قادری رضوی

پھر حضور بدرالعلماء مضامین بدرملت کے ص ۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔
 ”جس طرح برطانیہ نے اپنے پالتو کتے یہود کی حکومت فلسطین میں قائم کی
 ٹھیک اسی طرح اس نے اپنے کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے مطابق
 ۱۹۲۵ء میں قیام حکومت یہود سے تقریباً ۲۳ برس پہلے اپنے پروردہ نجدی و ہابی
 بھیڑیوں کو مال اور فوج کی مدد دے کر حجاج مقدس پر حملہ کرایا اور شریف مکہ کی حکومت
 ختم کر کے حجاز مقدس پر سعودی حکومت قائم کرائی اور نجدی و ہابی بھیڑیوں نے اپنے

سیدنا برطانیہ ہی کے بل بوتے پر جنتہ المعلیٰ، مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جس گھر میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی) مسجد بلال، مسجد ابن عباس، مسجد فاطمہ، مسجد عثمانیہ، مسجد مائدہ، مسجد منارتین، مسجد اجابہ، جنتہ البقیع، اور دیگر آثار مقدسہ ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا اور شہر طائف، مکہ شریف، مدینہ طیبہ کے بے شمار مردوں، عورتوں، بچوں اور علماء و سادات کرام کو بے خطا، بے قصور شہید کیا۔ کیوں کہ قرن الشیطان کے امام اکبر (ابن عبد الوہاب) نجدی کے اعتقاد میں مسلمانوں کو قتل کرنا کارِ ثواب تھا۔ آج ۶۵ سال سے نجدی سعودی بیڑیوں نے حرمین طیبین کے مسلمانوں کو ظلم و ستم کے ایسے سنگین شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے کہ وہ سعودی حجابی حکومت کے خلاف ہل نہیں سکتے۔ اپنے حقوق کے لیے کوئی تحریک چلانا تو بہت دور کی بات ہے۔

نجدیوں اور برطانیہ کے درمیان ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء کو جو معاہدات ہوئے ہیں ان میں صرف ایک معاہدہ اس امر کو باور کرنے کے لیے کافی ہے کہ نجدی حکومت کا آقا و مولیٰ برطانیہ (برٹش گورنمنٹ) ہے اور نجدی سعودی حکومت، برطانوی انگریزوں کی غلام ہے

وہ معاہدہ ملاحظہ ہو :- ابن سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ہر ارشاد کی تعمیل کرے گا خواہ وہ ارشاد نجدی حکومت کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق (ماہنامہ حجاز جدید دہلی بابت نومبر ۱۹۹۰ء ص ۱ پہلا کالم)

ناظرین ملاحظہ کریں۔ نجدی سعودی نے جس انداز میں اپنے آقا برطانیہ کی اطاعت و فرماں برداری کا عہد و اقرار کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کا کون سا غلام اپنے آقا کی اطاعت و غلامی کا عہد پیش کر سکتا ہے، (مضامین بدر ملت ص ۳۱۲/۳۱۱)

اس خبیث عبدالعزیز کے گندے گھناؤنے کرتوت کے سبب قہر الہی نے

اسے پکڑ لیا اور حدیہ کہ اس کے مرنے کے بعد زمین نے بھی اس کے ناپاک لاش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کے متعلق قارئین سعودی عرب کا ایک عجیب و غریب واقعہ ملاحظہ کریں۔

» خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ حضرت مولانا الحاج حافظ حکیم شاہ ابوالعرفان کلیم ہزاروی نوری رضوی المعروف ڈاکٹر رحمانی بابا (پاکستان) کا بیان ہے کہ شاہ عبدالعزیز (سعودی عرب کے شاہ، شاہ سعود کا باپ) کو جس نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کو مٹانے کا حکم دیا تھا، قبر نصیب نہ ہوئی، ہر بار اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر مجبور ہو کر بدنامی کے ڈر سے اطراف میں دچی دیوار بنا کر پہرہ لگا دیا گیا اور یہ سچی حقیقت ہے بہت سے حجاج کرام اس حقیقت سے واقف ہیں (اس وقت جب شاہ عبدالعزیز کے دفن کا مسئلہ آیا تھا تو تمام علماء مکہ و مدینہ نے متفقہ طور پر یہ کہا تھا کہ

چونکہ شاہ عبدالعزیز نے صحابہ کرام کے مقدس مزارات کو منہدم کر دیا، اس لیے اس کو (زمین) اپنے پیٹ میں جگہ نہیں دی (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) یہ ہے دنیا کا ذلت آمیز عذاب آخرت کا حال خدا جانے۔

ماہنامہ نیس کا پور بابت شمارہ جولائی ۱۹۹۰ء صلوٰۃ و سلام نمبر ۲۵۱ بحوالہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت شمارہ جنوری ۱۹۹۱ء ص ۴۳/۴۴

ان تفصیلات سے ملامتاتی و باہنی کا مکرو فریب طشت از بام ہو جاتا ہے اور نجدیوں کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آ جاتی ہے
تیرے حبیب کا پیرا چمن کیا برباد
الہی منکلی یہ نجدی بلامدینے سے

مکریازدہم

مفتاحی وہابی اپنے کتابچے کے ص ۲۶ پر لکھتا ہے ”دین رضا خانی میں حج فرض نہیں“ پھر ص ۲ پر رقم طراز ہے۔ ”بریلوی مفتی نے بریلوی عوام کو حج سے چھٹی کر دی“

محترم قارئین! اس افتراء پر داری اور بہتان تراشی کا مفصل جواب حضرت مولینا دہلی احمد صاحب قبلہ دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی نے جب المرجب ۱۳۹۹ھ مطابق مئی ۱۹۷۹ء میں اپنی کتاب ”ناموس رسالت اور دیوبندیت“ میں شرح و بسط کے ساتھ دیا ہے مگر اس بے حیا وہابی مفتاحی کی دھاندلی ملاحظہ کریں کہ اسی مردود الزام کو پھر اپنی کتابچہ میں دہرا دیا۔

بہر حال ”ناموس رسالت اور دیوبندیت“ کے ص ۳۳ ہی سے پھر اگر مکر کا جواب نقل کیا جاتا ہے جس کو بغور مطالعہ کریں اور اس وہابی کا حضور آقا کے نعمت مرشد برحق سرکار مفتی اعظم بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتویٰ پر افتراء اور بہتان تراشی ملاحظہ کریں۔

التواؤج

بات اصل یہ ہے کہ جب ابن سعود نجدی نے حرمین طیبین پر قبضہ کیا تو ان دنوں کی تاریخ سب کو معلوم ہے کہ نجدی درندے نے اپنے (کفری) عقیدے کے مطابق وہاں لوٹ گھسٹ اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا جس کی وجہ سے وہاں امن و امان مفقود تھا۔ حج کے شرائط میں سے ایک شرط راستے اور خود حرمین طیبین

ہیں امن وامان بھی ہے۔ تمام کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے۔ درمختار میں ہے۔
مع امن الطريق بغلبة السلامة ولو بالرشوة یعنی راستے میں امن ہو یوں کہ
اکثر سلامتی ہو اگرچہ کچھ مال دے کر۔

خود قرآن کریم میں ہے حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً بیت
اللہ کا حج اس پر جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور ظاہر ہے کہ جب راستے غیر محفوظ
ہوں یا خود حرم پاک میں ٹیڑھے حاکم ہوں تو استطاعت مفقود لہذا حج کی فرضیت کا
تحقق نہیں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امن طریق کو نفس فرضیت حج کی شرط
مقرر دیتے ہیں اور صاحبین وجوب ادا کی شرط مفتی بہ صاحبین ہی کا قول ہے
اسی کے مطابق جب نجدیوں نے پورے حجاز کا امن وامان غارت کر دیا تھا تو اس
وقت ان ایام کے حالات کی بنا پر ان دنوں کے لیے سرکار حضور مفتی اعظم نے یہ فتویٰ
دیا کہ ان دنوں حج کے لیے جانا واجب نہیں۔ التوارجح کا معنی ”حج کا ملتوی ہونا۔ یہ
الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ کسی سبب سے ملتوی ہوا ہے۔“ دین رضا خانی میں حج فرض نہیں یا
بریلوی مفتی نے بریلوی عوام کو حج سے تھپی کر دی۔ وہابی مفتاحی لغت میں ہو تو ہو مگر دنیا کی
وادی لغت میں نہیں۔ ایک شخص اتنا مال رکھتا ہے کہ اس پر حج فرض ہونے کے
لیے درکار ہے مگر وہ بیمار ہے تو اس کے لیے یہی فتویٰ ہے کہ وہ ادائیگی ملتوی رکھے
صحت کے بعد جائے۔ اس کا یہ مطلب کب ہوا کہ سرے سے حج ہی ختم کر دیا گیا۔
اسی طرح امن وامان غارت ہونے کی وجہ سے التوارجح کا فتویٰ تھا۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ ان دنوں اگر کوئی حج کو نہ جائے تو اگرچہ تمام دیگر شرطیں پائی جاتی ہوں مگر
امن وامان نہ ہونے کی وجہ سے ایک شرط نہیں پائی جاتی تھی اس لیے گناہ گار نہ
ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اس حال میں بھی حج کر لیا تو حج ہو جائیگا۔ چنانچہ سرکار مفتی اعظم قدس
سبحانہ کا جو فتویٰ مفتاحی وہابی نے اپنے کتابچہ کے صفحہ ۲ پر نقل ہے اس میں خود اس کا اشارہ
موجود ہے۔

مکریازدہم

مفتاحی وہابی اپنے کتابچے کے ص ۲۶ پر لکھتا ہے ”دین رضا خانی میں حج فرض نہیں“ پھر ص ۲ پر رقم طراز ہے۔ ”بریلوی مفتی نے بریلوی عوام کو حج سے چھٹی کر دی“

محترم قارئین! اس افتراء پر داری اور بہتان تراشی کا مفصل جواب حضرت مولینا وحی احمد صاحب قبلہ دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی نے جب المرجب ۱۳۹۹ھ مطابق مئی ۱۹۷۹ء میں اپنی کتاب ”ناموس رسالت اور دیوبندیت“ میں شرح و بسط کے ساتھ دیا ہے مگر اس بے حیا وہابی مفتاحی کی دھاندلی ملاحظہ کریں کہ اسی مردود الزام کو پھر اپنی کتابچے میں دہرا دیا۔

بہر حال ”ناموس رسالت اور دیوبندیت“ کے ص ۳۳ ہی سے پھر اس مکر کا جواب نقل کیا جاتا ہے جس کو بغور مطالعہ کریں اور اس وہابی کا حضور آقائے نعمت مرشد برحق سرکار مفتی اعظم بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتویٰ پر افتراء اور بہتان تراشی ملاحظہ کریں۔

التواضع

بات اصل یہ ہے کہ جب ابن سعود نجدی نے حرمین طہین پر قبضہ کیا تو ان دنوں کی تاریخ سب کو معلوم ہے کہ نجدی و زندے نے اپنے (کفری) عقیدے کے مطابق وہاں لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا جس کی وجہ وہاں امن و امان مفقود تھا۔ حج کے شرائط میں سے ایک شرط راستے اور خود حرمین طہین

میں امن و امان بھی ہے۔ تمام کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے۔ درمختار میں ہے۔
مع امن الطريق بغلبة السلامة ولو بالرشوة یعنی راستے میں امن ہو یوں کہ
اکثر سلامتی ہو اگرچہ کچھ مال دے کر۔

خود قرآن کریم میں ہے حج البيت من استطاع اليه سبيلا بیت
اللہ کا حج اس پر جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور ظاہر ہے کہ جب راستے غیر محفوظ
ہوں یا خود حرم پاک میں طیرے حاکم ہوں تو استطاعت مفقود لہذا حج کی فرضیت کا
تحقق نہیں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امن طریق کو نفس فرضیت حج کی شرط
قرار دیتے ہیں اور صاحبین وجوب ادا کی شرط مفتی بہ صاحبین ہی کا قول ہے
اسی کے مطابق جب نجدیوں نے پورے حجاز کا امن و امان غارت کر دیا تھا تو اس
وقت ان ایام کے حالات کی بنا پر ان دنوں کے لیے سرکار حضور مفتی اعظم نے یہ فتویٰ
دیا کہ ان دنوں حج کے لیے جانا واجب نہیں۔ التوارجح کا معنی ”حج کا ملتوی ہونا۔ یہ
لفظ ہی بتا رہا ہے کہ کسی سبب سے ملتوی ہوا ہے۔“ دین رضا خانی میں حج فرض نہیں یا
بریلوی مفتی نے بریلوی عوام کو حج سے چھٹی کر دی۔ وہابی مفتاحی لغت میں ہو تو ہو مگر دنیا کی
کسی لغت میں نہیں۔ ایک شخص اس سال رکھتا ہے کہ اس پر حج فرض ہونے کے
لیے درکار ہے مگر وہ بیمار ہے تو اس کے لیے یہی فتویٰ ہے کہ وہ ادائیگی ملتوی رکھے
صحت کے بعد جائے۔ اس کا یہ مطلب کب ہوا کہ سرے سے حج ہی ختم کر دیا گیا۔
اسی طرح امن و امان غارت ہونے کی وجہ سے التوارجح کا فتویٰ تھا۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ ان دنوں اگر کوئی حج کو نہ جائے تو اگرچہ تمام دیگر شرطیں پائی جاتی ہوں مگر
امن و امان نہ ہونے کی وجہ سے ایک شرط نہیں پائی جاتی تھی اس لیے گناہ گار نہ
ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اس حال میں بھی حج کر لیا تو حج ہو جائیگا۔ چنانچہ سرکار مفتی اعظم قدس
سرکلاہو فتویٰ مفتاحی وہابی نے اپنے کتابچہ کے ص ۲ پر نقل ہے اس میں خود اس کا اشارہ
موجود ہے۔

” ہم کہتے ہیں اور بعزم و یقین کہتے ہیں کہ آج جب حجاج مقدس میں ابن مسعود منہوس نامسعود مخدول و مطرود و مردود اور اس کے ہمراہیان نامحمود کا نجس و رودوسہ اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حجاج والا فاضل امان مفقود ہے۔ فرضیت حج ساقط یا ادا غیر لازم ہے۔

” امن و امان مفقود ہے “ کا جملہ بتا رہا ہے کہ یہ فتویٰ صرف انہیں واپس کے لیے تھا جب امن و امان نہ تھا۔ فرضیت حج ساقط یا ادا غیر لازم سے اشارہ ہے کہ اگر کوئی حج کرے تو ہو جائے گا گناہ نہیں۔ اور یہ اشارے ہی تک محدود نہیں بلکہ ص ۲۵ پر تصریح ہے حج کو جو مسلمان جائے گا اور حج کرے گا۔ تو حج ہو جائے گا۔
(بحوالہ ناموس رسالت ص ۳۷ تا ۳۹)

مگر کلمات الہیہ میں تحریف کرنے والے یہودیوں نصرانیوں کا ایجنڈا مفتاحی و ہابیوں بیگانہ کر رہا ہے۔
”دین رضا خانی میں حج فرض نہیں“ اور بریلوی مفتی نے بریلوی عوام کو حج سے چھٹی کر دی۔

مکر و ازدہم

قارئین کرام! اب آگے مفتاحی کا مکر و فریب ملاحظہ کریں لکھتا ہے

علامہ شبلی اور الطاف حسین حالی زمانہ حال کے مشہور و معروف شاعر و اکابر علامہ اقبال جیسی نمایاں ہستیاں، قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح یہ سب علماء دیوبند نہیں ہیں مگر رضا خاں کے مزاج کے مطابق انہیں اترے فوڑا انہوں نے انفرادی کفر یہ گولی سے ان سبھوں کی شخصیت

مجموح کیا اور فتویٰ جاری کیا کہ یہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں۔

مندرجہ بالا عبارت میں اس وہابی نے شدید افتراء پر دازی اور دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ ملا مفتاحی وہابی کا یہ کہنا کہ ان مذکورہ افراد پر سرکار اعلیٰ حضرت نے فتویٰ جاری کیا کہ یہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں یہ یہ سفید جھوٹ ہے۔

حضرات قارئین کو ہم اس فتویٰ کے پیش نظر مشورہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کی ذات کے بارے میں اگر ملا مفتاحی اپنے قول میں سچا ہے تو بتائیے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنی کس کتاب میں شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی، مسٹر جناح اور ڈاکٹر اقبال کو کافر لکھا ہے۔ مگر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹا وہابی مولوی قیامت نہیں دکھاسکے گا۔

ضروری معلومات

ہاں یہ بات ضروری ہے کہ مسٹر الطاف حسین حالی نے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی کہا ہے (معاذ اللہ) ملاحظہ کیجیے اس کا ناپاک شعر

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم !!!

مجھے حق نے دی ہے بس اتنی بزرگی کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور یہی بھی

اسی طرح شبلی نعمانی نے اپنی کتاب الکلام ص ۵۴ پر اپنا عقیدہ لکھا کہ

عالم قدیم ہے۔ اس لیے علمائے اہلسنت نے ان دونوں پر تکفیر کا حکم صادر کیا۔ تفصیل

کے لیے دیکھیے (تجانب الحسنات) اور مسٹر محمد علی جناح کو دنیا جانتی ہے کہ رافضی تھا۔ ان تینوں کے متعلق یہی مشہور ہے کہ یہ تینوں اپنے اسی عقیدے ہی پر مرے۔ ہاں ڈاکٹر اقبال کے بعض اشعار ضرور کفری مضمون پر شامل ہیں مگر مشہور ہے کہ ڈاکٹر اقبال صاحب نے مرنے سے پہلے توبہ کر لیا تھا (تفصیل کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب رضوی کے قلمی فتویٰ ملاحظہ کیجیے جو نورانی گلدستہ ص ۶۷ میں شائع ہو چکا ہے۔)

مکرمینہ دم

”پھر ملا مفتاحی یوں سرخی قائم کر کے لکھتا ہے“

”علماء بریلوی کی طرف سے تکفیر کی تھوک سپلائی: ذیل میں چند ادارے اور دینی تنظیم کے اسماء ہیں جن کو ان بریلویوں نے تکفیر کے تھوک سپلائی کے ذریعہ اپنے ماسوا تمام لوگوں کو کافر بنا دیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔ (۱) مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (۲) ندوۃ العلماء (۳) خدام کعبہ (۴) خلافت کمیٹی (۵) جمعیتہ علماء ہند (۶) خدام الحرمین (۷) اتحاد ملت (۸) مجلس احرار (۹) مسلم لیگ (۱۰) اتحاد کانفرنس۔ (۱۱) مسلم آزاد کانفرنس (۱۲) نوجوان کانفرنس (۱۳) غازی فوج (۱۴) جمعیت تبلیغ الاسلام انبالہ (۱۵) سیرت کمیٹی پی ضلع لاہور (۱۶) جمعیتہ المؤمنین (امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ) (۱۸) آل پارٹیز

وہاں ملا مفتاحی نے ۱۶ نمبر کے بعد ۱۸ لکھا ہے لہذا مجھے بھی اسی طرح لکھنا پڑا۔

کافر نس (۱۹) مومن کافر نس (۲۰) جمعیت الانصار (۲۱) جمعیت المنصور
(۲۲) جمعیت الادریس (۲۳) جمعیت القریش (۲۴) جمعیت الراہین (۲۵)
افغان کافر نس (۲۶) مبین کافر نس۔ ان تمام تنظیموں کو کافر مگر دانا ہے

قارئین کرام! اس وہابی ملامت جی کی دریدہ دہنی اور الزام تراشی تو ملاحظہ کریں کہ اس مذکورہ بالا عبارت میں ”اپنے ماسوا تمام لوگوں کو کافر بنا دیا“ حالانکہ سرکار اعلیٰ حضرت اور آپ کے ماننے والوں نے ہرگز ہرگز نہ کسی مسلمان کو کافر بنا یا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کو کافر کہا ہے ہاں جن لوگوں نے کفر لکھا یا کفر بکا انہیں کافر کہا ہے اسی طرح جن لوگوں نے ان کی کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی مسلمان سمجھا انہیں کافر لکھا۔

اور دیوبندی دھرم میں بھی کافر کو کافر کہنا ضروری ہے

پچنانچہ ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند جناب مولوی ترضی حسن درہنگی نے لکھا ہے اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد نبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا۔ تو (مولانا احمد رضا) خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے اسلام جب مرزا (غلام احمد) صاحب (قادیانی) کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہور ہو یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیوں کہ جو کافر کو کافر نہ کہے

(بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت قدیم مطبوعہ مکتبہ نوریہ براؤن شریف ص ۲۰۲/۲۰۳)

یاور رکھئے! یہ فیصلہ تنہا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کا نہیں ہے بلکہ مذہب اسلام کے مقتدرائمہ کرام و فقہائے عظام کا ہے کہ من شک فی کفرۃ وعدنا بہ فقد کفر یعنی جو شخص گستاخ رسول کی گستاخی پر مطلع ہونے کے باوجود اس گستاخ کو کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے۔ اتحاد کانفرنس ہو یا ————— سب پر وہی شرعی حکم جاری ہوگا۔

مکرمہ

ناظرین کرام! اب آگے بڑھ کر ابو حذیفہ مفتاحی وہابی کی افتراء پر واری کا جائزہ لیجیے اور خود آپ فیصلہ کیجیے کہ جب علمائے اہلسنت سے معاملہ پڑتا ہے تو وہابیہ دیا بنہ یہ کہہ کر گزر جاتے ہیں کہ آپ جس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں اس سے ہم جاہل ہیں ہمارے اساتذہ بھی جاہل مگر جب عوام سے سابقہ پڑتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ میاں کسی کو بُرا

نہ کہو۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا تم کیوں کسی کو برا کہہ کر گناہ کا دباں اپنے سر لیتے ہو۔ مگر آؤ اور دیکھو کہ اس قوم کی جو رہبری و رہنمائی کر رہا ہے وہ امام اہلسنت مجدد دین و ملت سرکار اعلیٰ حضرت علامہ مفتی شاہ امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ الغریزہ پرنکیفر صحابہ کا بالکل سفید جھوٹا الزام لگا کر مسلمانان اہلسنت کو سرکار اعلیٰ حضرت سے دور کرنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے اور اپنے کتا بچے کے صلت پر یوں رقم طراز ہے کہ

”مولانا احمد رضا خاں نے صحابی رسول حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی تکفیر کی۔“

جب اس اعتراض کا مدلل جواب بھی شارح بخاری فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے تیس سال قبل دیا جو ان کی تصنیف ”تحقیقات حصہ اول“ میں بار بار چھپ رہا ہے اور وہابیہ دیا بنہ پڑھ بھی رہے ہیں مگر یہ قوم اپنی پرانی خصلت سے مجبور ہو کر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر وہی اعتراض دہرا رہی ہے جس کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے۔ اب آئیے اور فقیہ عصر کا وہابیت سوز اور ایمان افروز جواب تحقیقات حصہ اول ص ۶۷ سے ملاحظہ کریں اور وہابیوں کی خیانت اور افتراء پر وازی و مکر و کید معائنہ کریں۔

قاری طیب صاحب نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر افتراء کرتے ہوئے لکھ دیا کہ انہوں نے کسی صحابی یا تابعی کو کافر کہا ہے اور لکھتے ہیں۔

”اعلیٰ حضرت بریلوی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ عبدالرحمن قاری کافر تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ان کو قرأت سے قاری نہ سمجھا جائے بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے تھے جو عبدالرحمن قاری ہیں وہ یا تو صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔ ثبوت میں ملفوظ حصہ

دوم ص ۱۴۷ کی یہ عبارت پیش کی ہے۔

”ایک عبد الرحمن قاری، اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آن پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا“
اس پر وہابی دیوبندی کا اعتراض یہ ہے کہ ”یہ عبد الرحمن“ جس کا یہاں تذکرہ ہے صحابی ہیں۔ اسے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کافر کہہ دیا۔
اعتراض کرنے کو تو (وہابیوں) دیوبندیوں نے کرویا مگر تیس سال سے مطالبہ ہے کہ عبد الرحمن قاری نام کے اگر کوئی صحابی ہیں تو بتاؤ۔ ان کا تذکرہ کس کتاب میں ہے ان کا سن پیدائش و وصال کیا ہے
لیکن تیس سال کی طویل مدت میں آج تک کوئی دیوبندی (وہابی) یہ نہیں ثابت کر سکا کہ عبد الرحمن قاری، کوئی صحابی ہیں۔

فریب دینے کے لیے عبد الرحمن ابن عبد القاری کو پیش کرتے ہیں۔
محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ امام سیر و مغازی واقدی نے ضرور انہیں ان صحابہ میں شمار کیا جو عہد رسالت میں پیدا ہوئے مگر انہیں نہ تو آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ہے نہ روایت۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں اس وقت ہوئی جب کہ ان کی عمر ۸۰، اٹھتر سال کی تھی اس حساب سے ان کا سن پیدائش ۹۰ھ نکلتا ہے۔ الاکمال میں انہیں طبقات تابعین میں شمار کیا۔ لکھتے ہیں۔

عبد الرحمن بن عبد القاری کے بارے
میں کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے ان کو نہ سماع ہے نہ روایت
واقدی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا
ہے جو عہد رسالت میں پیدا ہوئے۔

عبد الرحمن بن عبد القاری
یقال انه ولد علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ولیس له منه سماع ولا روایۃ
وعده الواقدی من الصحابة

مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں یہ مدینہ کے
تابعین اور علماء میں سے ہیں۔ حضرت
عمر سے حدیث سنی۔ ۸۰ سنہ میں وفات
پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال کی
تھی

فیمین ولد علی عہد النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ تابعی وهو
من المشہور جملۃ تابعی المدینۃ
وعلمائہا سمع عمر بن الخطاب
مات سنۃ احدى وثمانین وله
ثمان وسبعون سنۃ

اس سے ظاہر کہ عبدالرحمن بن عبدالقاری کے صحابی ہونے کے قول میں
امام واقفی منفرد ہیں۔ قول مشہور و ماخوذ یہی ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ الکمال میں اپنا
فیصلہ یہی دیا۔ ہو جملۃ تابعی المدینۃ و علمائہا یہ مدینہ کے تابعین اور علماء میں
سے ہیں اور یہی قاری طیب (دیوبندی) کے نوکر مفتی محمود نے بھی لکھا ہے جس پر
اور بھی لوگوں کے دستخط ہیں۔

اصطلاح محدثین میں یہ صحابہ میں شمار نہیں بلکہ مدینہ کے تابعین میں داخل
ہیں۔ فتویٰ ص ۶۴۸ محررہ بروز اتوار بتاریخ ۱۶/۸/۱۹۸۷

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب قول مختار و ماخوذ یہی ہے کہ عبدالرحمن بن
عبدالقاری تابعی ہیں تو اس کی بھی گنجائش نہیں رہی کہ اس عبدالرحمن کو جس کا تذکرہ الملقوظ
حقہ دوم ص ۱۶۲ پر ہے۔ عبدالرحمن بن عبدالقاری فرض کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر
تبرابازی کی جائے کہ صحابی کو کافر کہہ دیا۔

برسہا برس تک یہی شور مچاتے رہے کہ یہ صحابی ہیں صحابی کو کافر کہہ دیا
مگر جب صحابی ہونا ثابت نہ کر سکے تو اب جھینپ مٹانے کے لیے یہ کہتے ہیں۔ صحابی یا تابعی
کو کافر کہہ دیا۔ کیا بتاؤں

دکھاؤں عشق کی خود داریاں جگر میں بھی جو ایک بات پر قائم غرور ناز رہے

عبدالرحمن بن عبدالقاری، صحابی ہوں یا تابعی یہ کسی طرح وہ عبدالرحمن ہرگز نہیں جے
اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کافر کہا ہے اور جس کے کفری کارنامے الملفوظ میں یہاں مذکور
ہیں۔

اولاً اس لیے کہ یہ واقعہ غزوہ ذات القرد کا ہے جو شہ محرم میں ہوا اور
یہ عبدالرحمن اسی واقعہ میں مقتول ہوا اور عبدالرحمن بن عبدالقاری کی ولادت سلمہ
میں ہوئی جو شخص ابھی دنیا میں نہیں آیا اس کی طرف وہ واقعات کیسے منسوب ہو سکتے
ہیں جو اس کی پیدائش سے تین سال پہلے رونما ہوئے۔

ثانیاً۔ اس عبدالرحمن کو صحابی یا تابعی کہنا اپنے دین و ایمان سے ہاتھ
دھونا ہے کیوں کہ اس عبدالرحمن کے بارے میں جو واقعات وہیں مذکور ہیں ان سے
ظاہر ہے کہ یہ بلاشبہ خبیث ترین کافر، اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا عداوت و محارب تھا۔ الملفوظ میں جسے کافر کہا اس کی یہ کثرت بھی وہیں مذکور ہے
(۱) یہ عبدالرحمن اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں

پر آپڑا

(۲) سرکار کے چرواہے کو قتل کیا

(۳) سرکاری اونٹ لے گیا

(۴) سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا اور اس کے ہمراہیوں کا تعاقب کیا،

انہیں قتل کیا، ان کا سامان چھینا۔

(۵) اس عبدالرحمن سے حضرت ابوقتاوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلے بھی کبھی آمناسامنا

ہو چکا تھا۔

(۶) اس عبدالرحمن کو ابوقتاوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کیا۔

ہر دین دار غور کرے۔ کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

جنگ کرنے والا صحابی یا تابعی ہوگا؟ کیا حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کا تعاقب کیا؟ کسی صحابی یا تابعی کے سامان کو چھینا؟

کیا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کو قتل کیا؟ ذرا سی عقل و دین رکھنے والا کبھی بھی جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ شخص صحابی یا تابعی ہو سکتا ہے۔ سب کا یہی فیصلہ ہوگا کہ یہ عبدالرحمن ضرور بالضرور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سخت ترین دشمن اور بدترین کافر ہے۔ یہی اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے لکھا ہے۔ مگر تمام دیوبندی برادری اور ان کے امام وقت مہتمم و پٹنہ (قاری طیب) بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عداوت کے جوش میں اندھے ہو کر اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے خبیث ترین دشمن کو صحابی یا تابعی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالنے والا بھی صحابی یا تابعی ہے؟ سرکاری چرواہے کو قتل کرنے والا بھی صحابی یا تابعی ہے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس سے جہاد فرمائیں وہ بھی صحابی یا تابعی ہے

صحابہ کرام حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جسے قتل کریں جس کے اموال کو غنیمت بنائیں وہ بھی صحابی یا تابعی ہے۔

اگر ایسا بدترین کافر بھی صحابی یا تابعی ہے تو وہ دن و در نہیں جب کہ دیوبندی امت ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ، ولید و غیر ہم شیاطین کو بھی صحابی یا تابعی کہنے لگیں۔ مگر دیوبندیوں سے اس قسم کی باتیں کیا مستبعد۔ جب کہ ان کے نزدیک اللہ عزوجل کو کاذب کہنے والا قطب الاقطاب ہے۔ شیطان لعین کے ناپاک علم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک سے زیادہ ماننے والا ان کے دھرم میں غوث اعظم ہے۔ ختم نبوت کا منکر ان کے یہاں حجۃ الاسلام قاسم العلوم والیخبرات ہے۔ حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں کے علم سے تشبیہ دینے والا ان کے اعتقاد میں حکیم الامت ہے تو پھر ان سے کیا شکایت کہ اللہ عزوجل اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن ان سے لڑنے والے کو صحابی یا تابعی کہہ دیا۔

صرف نسبت کے بدلنے سے مسمیٰ نہیں بدلتا

عبدالرحمن کے نام کے ساتھ جو واقعات مفصل مذکور ہیں وہ قطعی طور پر اس کو متعین کر رہے ہیں کہ یہ ضرور بالضرور کافر تھا۔ اور وہ عبدالرحمن، عبدالرحمن بن عبدالقادر ہرگز نہیں اگرچہ اس کا فر عبدالرحمن کی نسبت بدل گئی ہے کہ فزاری کی جگہ قاری ہو گیا ہے۔ صرف نسبت کے بدلنے سے مسمیٰ نہیں بدلتا۔ فقہانے تصریح کی ہے کہ کسی نماز میں نیت کی کہ میں نے اس امام کی اقتداء کی جو محراب میں کھڑا ہے جس کا نام عبداللہ ہے مگر حقیقت میں وہ جعفر تھا تو اقتداء درست ہے۔

عالمگیری میں ہے۔

ولو كان المقتدى يري شخص الامام فقال اقتديت بالامام الذي هو في المحراب الذي هو عبد الله فاذا هو جعفر جاز	اگر مقتدی امام کو دیکھ رہا ہے اور یوں نیت کی میں نے اس امام کی اقتداء کی جو محراب میں کھڑا ہے جو عبداللہ ہے حالانکہ وہ جعفر ہے تو درست ہے
--	--

مقتدی نے امام کا نام بدل کر لیا مگر چوں کہ وصف سے متعین ہے تو نام کی تبدیلی اثر انداز نہیں اور اقتداء درست ہے۔ اور یہاں ملفوظ میں نام صحیح ہے اوصاف صحیح ہیں۔ نام اور اوصاف اس کو اس طرح متعین کر رہے ہیں کہ ذرا بھی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ کون ہے اور جو بھی ہے وہ ضرور کافر ہے

پھر بھی نسبت میں غلطی ہو جانے سے جو نام میں غلطی سے بہت خفیف ہے۔ محکوم علیہ
کی تبدیلی کا حکم کرنا دسیسہ کاری، فریب دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

دیوبندیوں کے نزدیک صحابہ کی تکفیر کرنے والا سنی مسلمان ہے

ہم اہلسنت کے نزدیک صحابہ یا تابعین کی تکفیر کرنے والا یقیناً اہلسنت
وجماعت سے خارج رافضی یا خارجی ہے۔ مگر دیوبندیوں کے عقیدے میں صحابہ کو کافر
کہنے والا سنی مسلمان ہے۔ اے دیوبندیو! یہاں فزاری کی جگہ قاری ہو جانے سے
کھینچ تان کر دھاندھی کر کے صحابی یا تابعی کی تکفیر قرار دینے والا اپنے امام ابو حنیفہ
(رشید احمد گنگوہی) کا فتویٰ دیکھو۔

جو شخص صحابہ کرام کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ اور وہ اس کبیرہ کے
سبب سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱)
رہ گیا ملعون ہونے کا سوال تو اسے اپنے دوسرے فتویٰ سے ختم کر دیا۔
لکھتے ہیں۔

”جب تک کسی کافر پر مرنا متحقق نہ ہو جائے اس پر لعنت کرنا نہیں چاہئے
کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے۔“ (ایضاً ص ۳۹)
ہر ادنیٰ سی عقل رکھنے والے پر ظاہر ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا جب
اہلسنت وجماعت سے خارج نہیں یعنی سنی ہے تو ضرور مسلمان ہے۔ اب مثلاً زید نے
صحابہ کی تکفیر کی تو وہ سنی مسلمان ہی رہا اس پر اس فتوے کی رو سے لعنت نہیں کی
جاسکتی۔ اس لیے زید ملعون بھی نہیں کہا جاسکتا۔

اس کی مزید تائید نہیں قبلہ کے دوسرے فتویٰ سے ہوتی ہے۔ جو حضرت
صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے“ فقط (ایضاً ص ۹۶)

اس مدلل و مفصل جواب کو تحریر کرنے کے بعد اب ابو حذیفہ مفتاحی
وہابی سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ہے کوئی وہابیوں، دیوبندیوں میں ہمت والا جو اپنے
قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی وغیرہ کو گستاخ صحابہ کی فہرست سے نکال سکے۔
لے چشم شعلہ بار زور اویکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

مکرپا زردہم

وہابی مولوی مفتاحی کا یہ کہنا کہ علمائے بریلی صحابہ کرام سے خفا ہیں۔
(معاذ اللہ رب العلمین) وہابی مولوی نے اپنے روحانی باپ داداؤں کے طریقے
پر عمل کرتے ہوئے علمائے اہلسنت پر تبرا بکا ہے اور جھوٹا بہتان باندھا ہے۔ ہم
علمائے اہلسنت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کی تعظیم و محبت حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت ہے اور حضور کی محبت توجہ، ایمان بلکہ عین ایمان
ہے۔ ہم سنیوں کے پیشوا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی یوں فرماتے ہیں
جناں بنے گی مہمان چسار یار کی قبر!!

جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

حضرات صحابہ کرام کی بارگاہ میں لاکھوں سلام کا نذرانہ عقیدت پیش
کرتے ہوئے یوں عرض گزار ہیں۔

۹۱
جس مسلمان نے دیکھا نہیں اس نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہوا اللہ کی !
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام !

ہم سنی مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ کسی مقدس صحابی کی شان میں
گستاخی کرنا گمراہی و بد مذہبی ہے اور کسی صحابی کی تکفیر کرنے والا خود کافر ہے
ہاں۔ وہابیوں کے دھرم میں صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنی مسلمان
ملاحظہ ہو۔ — وہابیوں کے استاذ اکل جناب مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی کا فتویٰ ”جو شخص صحابہ کرام کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے اور وہ اس کبیرہ
کے سبب سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا۔“

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ بحوالہ تحقیقات حصہ اول ص ۷۷)

مسئلہ قیامِ تعظیمی

حدیث و شارحین کی روشنی میں

حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف باب القیام ص ۴۳ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے ہمارے ساتھ بات چیت فرماتے پھر جب سرکارِ کھڑے ہوتے تو ہم سب بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ حضور اپنے کسی زوجہ مطہرہ کے کسی حجرے میں داخل ہو گئے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاماً حتی نراه قد دخل بعض بیوت ازواجه

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳)

سچ فرمایا امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شور بے ہی سے کھائے بیڑا تھنہ آئے تو زراغ لے لے کے چلے ! وہابی مولوی کو وہ حدیث نظر آگئی جس میں بظاہر قیامِ تعظیمی کی نفی ہے۔ مگر یہ حدیث نظر نہ آئی جس میں صراحتہ قیامِ تعظیمی کا اثبات ہے۔ اور

صاف واضح ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قیام تعظیمی سنت صحابہ ہے۔ صحابہ کرام جب سرکار کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک سرکار دولت خانہ میں تشریف نہ لے جاتے۔ _____ ہاں اس شخص کے لیے قیام تعظیمی ممنوع ہے جو اس کا خواہش مند ہو جیسا کہ اسی مشکوٰۃ شریف کے اسی باب میں یہ حدیث مذکور ہے۔

من سر لا ان یتمثل لہ الرجال | | جسے یہ اچھالے لگے کہ لوگ اس کے لیے
قیاماً فلیتوا مقعداً من النار۔ | | کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے
(حوالہ مذکور بالا)

ان دونوں حدیثوں کو سامنے رکھ کر غور کیجئے تو بات بالکل صاف سمجھ میں آتی ہے کہ میرے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنی تعظیم کے خواہش مند نہیں تھے بلکہ تواضع و انکسار قیام تعظیمی سے منع فرمایا۔ لیکن حضرات صحابہ کرام بسا اوقات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت میں قیام بھی فرماتے تھے۔ _____ جس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قیام تعظیمی جائز ہے اور سنت صحابہ کرام بھی ہے۔

اسی مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کے موقع پر خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا۔
قوموا الی سیدکم | | اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے
(مشکوٰۃ ص ۲۰۳) ہو جاؤ

ہاں بعض مواقع پر صحابہ کرام نے قیام نہیں کیا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام کو تواضع و انکسار پسند نہیں فرماتے تھے چنانچہ حضرت رأس الحدین علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

لقيامهم تواضعا لربه مخالفة
لعادة المتكبرين

حضور کا قیام کو پسند نہ فرمانا اپنے
رب کے لیے تواضع کی بناء پر تھا اور
اس لیے بھی کہ یہ متکبروں کا طریقہ ہے

(مرقاۃ بحاشیہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات

میں فرماتے ہیں۔

قیام مکروہ بعینہ نیست بلکہ مکروہ محبت
قیام است اگر وے محبت قیام نہ دار و
قیام برائے وے مکروہ نیست، قاضی
عیاض مالکی گفتہ کہ قیام منہی و رحق کسی
است کہ نشستہ باشد و ایستادہ باشد
پیش وے و قیام تعظیم برائے اہل دنیا
بحجت دنیاے ایشاں و عید شدید
دار و مکروہ است

یعنی خود قیام مکروہ نہیں بلکہ قیام
چاہنا مکروہ ہے۔ اگر وہ قیام نہ چاہتا ہو
تو اس کے لیے مکروہ نہیں ہے۔ قاضی
عیاض نے فرمایا کہ اس کے لیے منع ہے
جو کہ خود تو بیٹھا ہو اور لوگ کھڑے
ہوں۔ اور دنیا داروں کے قیام تعظیمی
میں وعید آئی ہے اور وہ مکروہ ہے۔

مجتوں یہ فضل خدا تاج والے
وہابی پہنچلی گرا تاج والے
رہے نام احمد رضا تاج والے

صحابہ کے دشمن رہیں خوار ہر جا!
سدا سنیوں پہ ہو رحمت کی بارش!
زمانے میں جب تک زمانہ ہے بانی

قد تمت ہھنا اجوبۃ الاعتراضات الباطلہ بعون اللہ العزیز
الغالب القوی بعنايۃ رسولہ البقی الاقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ثم بکرم ابنہ السید الکرم الغوث الاعظم رضی عنہ
ربہ الاکرم و صلی اللہ تعالیٰ وسلم علی اول خلقہ واعلم خلقہ

وارحمہ خلقہ سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ
وصحبہ وازواجه وعترتہ وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی
اجمعین واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

کتبہ عبد القہر قادری رضوی نوری
وارد خال مدرسہ غوثیہ بدر العلوم بہرائچ شریف
۱۵ ذی القعدہ ۱۴۲۳ھ



بفضلہ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء وہابی کتابچہ کے جوابات
پورا کر لینے کے بعد راقم الحروف نے افادہ مسلمان کی خاطر اپنا ترتیب کر ڈیوٹ پفلٹ
”جماعت اسلامی کیا ہے، وہابیوں سے نکاح، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ نیران کے
جنائے کا شرعی حکم“ اور مسلمانوں وہابیوں سے بچو پوسٹر (مرتبہ آرزو برکاتی)
اور آخری گزارش نیز مدرسہ گلشن رضا کا تعارف اور اس کی اشاعتی سرگرمیاں
بھی شامل کتاب کیا جا رہا ہے اہل حق انہیں بغور مطالعہ کریں اور گہری سنیت
پر زندگی گزارنے کی ہر ممکن فکر کریں۔ اور اس عاصی پر معافی کے حق میں
غفور و عافیت کی دعا کریں۔

۹۶ جماعت اسلامی کیا ہے؟

مولوی اسماعیل دہلوی کے ماننے والوں میں ایک آزاد خیال وہابی مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی گزرا ہے جس نے ایک جتھا بنا کر اس کا نام ”جماعت اسلامی“ رکھا۔ انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں میں کوٹ پتلون والا طبقہ جو اسلامی شریعت اور دینی عقائد سے ناواقف ہے اس کی تعداد مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی کے گروہ میں زیادہ ہے یہ گروہ بھی دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی طرح وہابیت میں خوب پکاتا ہے اس کو مودودی فرقہ بھی کہتے ہیں۔ نیر ایس۔ آئی۔ ایم۔ اور ایف۔ آئی۔ او بھی اسی مودودی گروپ کے متحرک اور فعال تنظیمیں ہیں۔

لہذا سادہ لوح مسلمانوں کی آگاہی کے لیے مسٹر مودودی کے کفری اور گمراہ کن عبارتیں شامل کتاب کی جارہی ہیں قارئین اسے بغور ملاحظہ کریں اور اس نام نہاد جماعت اسلامی یعنی مودودی خارجی نیچری وہابی فرقہ کے باطلہ سے دور و نفور رہیں اور اپنا اور اپنے بال بچوں نیر دوست و احباب اور اپنے عزیز و اقارب کا دین و ایمان بچائیں۔ اور وہ عبارت یہ ہیں

۱۔ خدا بھی ایک چال چلا (تفہیمات ص ۴۴)

یعنی خدا بھی چال چلا کرتا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

۲۔ قرآن کریم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے (تفہیمات ص ۳۲)

۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محض عام انسانوں ہی کی طرح ایک انسان ہیں۔ ۱۷

۴۔ اس زمانے میں آنحضرت ص اپنی حیات جسمانی کے ساتھ موجود تھے اور اب نہیں ہیں۔ (اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و فروع)

۱۷۔ ایس۔ آئی۔ ایم، ایف۔ آئی۔ او، اور ایس۔ آئی۔ او۔ یہ تینوں گروہ بھی جماعت اسلامی ہی کے متحرک اور فعال تنظیمیں ہیں لہذا سنی مسلمانوں پر لازم و ضروری ہے کہ ان تمام بے دینوں سے دور و نفور رہیں۔ ۱۸ (تفہیمات حصہ دوم ص ۵۱)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس عام لوگوں کے جسموں کی طرح مطہر کا ہے (معاذ اللہ رب العالمین)

۵۔ خدا نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا ایلچی مقرر کیا۔ (خطبات حصہ اول ص ۴۱) یعنی حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول و نبی کے بجائے خدا کا ایلچی کہنے میں کوئی توہین نہیں ہے بلکہ ادب کا یہی طریقہ ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

۶۔ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا، دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ (تفہیمات حصہ اول ص ۲۰۸)

یعنی حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان پڑھ بادیہ نشین کہنا کوئی توہین نہیں ہے بلکہ اعلیٰ درجے کا ادب و احترام ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) کسی کو شیخ یا سفارشی سمجھنا اسے الہ بنا نا اور خدائی میں اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے (قرآن کی چار بنیادی اصلاحیں ص ۲۲)

۸۔ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں (تفہیمات حصہ اول ص ۴۱)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسرائیلی چرواہا کہنے میں کوئی بے ادبی نہیں ہے بلکہ ادب کا یہی تقاضا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

۹۔ قرآن و سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں (تفہیمات)

اے مرتد و دودی کی اصل عبارت میں ”ص“، مکتوب ہے اسے مجھے نقل کرنا پڑا۔ حالاں کہ ہمارا شریعت حصہ اول ص ۲۱ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر فرماتے ہیں اور ناک پاک لکھے تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے۔

۱۰۔ اب جس کسی کو تجدید دین کے لیے کوئی کام کرنا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ متعلقہ فن کی زبان و اصطلاحات سے، رموز و اثر لباس و اطوار سے، پیری مریدی سے اور ہر اس چیز سے جو اس طریقہ کی یاد تازہ کرنے والی ہو۔ مسلمانوں کو اس طرح پرہیز کرائے جیسے ذیابیطس کے مریض کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔
(تجدید و احیائے دین ص ۱۲)

یعنی حقیقی تصوف، حقیقی صوفیائے کرام، ان کا لباس، اگرچہ وہ سنت نبوی کے مطابق ہو۔ ان کی عادات اگرچہ عادات نبویہ کے مطابق ہوں، ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور ہر وہ چیز جو صوفیائے کرام کی طریقت کو یاد دلائے ان سب سے دو بھاگنا چاہئے۔ (یہ ہے مرتد مودودی کی تعلیم معاذ اللہ رب العالمین)
۱۱۔ میرے (یعنی مودودی) کے نزدیک صاحب علم آدمی کے لیے تقلید ناجائز اور گناہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے (رسائل مسائل ص ۲۲۳)
۱۲۔ اپنی اپنی سمجھ کے مطابق شریعت پر عمل کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہے۔
(خطبات حصہ دوم ص ۴)

یعنی ہر مسلمان کو اگرچہ اسے حضرات مجتہدین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علوم کا کرڈا حصہ بھی نصیب نہ ہو۔ اپنی سمجھ سے ایک الگ مذہب بنانے کا حق رکھتا ہے
(معاذ اللہ تعالیٰ)

۱۳۔ جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حکم جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا (تفہیمات حصہ دوم ص ۲۴۳)

یعنی انگلینڈ، امریکہ وغیرہ مغربی ممالک کے لیے موجودہ حالات میں قرآنی سزا کو جاری کرنا مفید نہیں ہے۔ اس کے جاری کرنے سے وہاں زنا وغیرہ کا سد باب نہ ہوگا بلکہ ظلم ہوگا۔ اسی طرح جس ملک میں زنا پر سنگسار کیا جاتا ہے اگر وہاں کا ماحول بدل

جائے اور زنا کو معیوب نہ جانا جائے تو وہاں بھی قرآنی سزا کا جاری کرنا ظلم ہوگا۔
(مَعَاذَ اللّٰهِ تَعَالٰی)

۱۴۔ مسلمان پیدائش سے مسلمان نہیں ہوا کرتا۔ (خطبات حصہ اول)
یعنی مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے چھوٹے بچے خود مسلمان نہیں ہیں۔
(مَعَاذَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔)

۱۵۔ مودودی نے کہا تھا ”میری والدہ کو آخری وقت تک پتہ نہ چلا کہ میں وہابی ہو گیا ہوں“ (نوائے وقت کا سنڈے میگزین، بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوہ پاکستان جلد ۲۶ شماره ۳ بابت ماہ محرم ۱۴۲۵ھ مطابق مارچ ۲۰۰۴ء)
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سٹر مودودی اقراری وہابی تھا
مودودی صاحب کے دعووں اور ان کی تعلیموں، بلند آہنگیوں کو دیکھتے ہوئے
وہ ان آیات مبارکہ اور احادیث کریمہ کے مصداق ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہوتے ہیں اور
ضرور ہوتے ہیں۔

ارشادِ رحمانی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ
اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ
وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ط

اور ارشادِ قرآنی ہے۔

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ خَلَوْنَا
بِالْكَفَرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ط

اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین
کو ہنسی پھیل بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے
کتاب دیئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا
دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔
اگر ایمان رکھتے ہو پ ط

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں
ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر
تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب

جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔ (پ۔ ۳۱)

یعنی بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ
پ ۳۱ ع

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یعنی آخری زمانے میں بہت سے دجال بڑے
دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو شش
گڑھ گڑھ کر سنائیں گے جو تم نے سنی ہوگی
اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔
تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے
دور رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں حق سے
بہکا دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں فتنے میں
ڈال دیں۔

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ
كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ
بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ
فَيَاكُمُ وَيَأْيَاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ
وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے بھرنے مجمع میں بیان فرمایا

یعنی بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے
تھے اور میری امت کے لوگ تہتر فرقوں
میں بٹ جائیں گے ان میں ایک فرقہ کو
چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری اور دونی
ہوں گے سرکار کا یہ ارشاد سن کر صحابہ

إِنَّا بَنِي إِسْرَٰئِيلَ تَفَرَّقْتُ عَلَى ثِنْتَيْنِ
وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقْتُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ
وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا
مِلَّةً وَاحِدَةً

نے پوچھا یا رسول اللہ! اس فرقہ کی
پہچان کیا ہوگی۔ سرکار نے جواب دیا۔
جس عقیدہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔
اسی عقیدہ پر وہ فرقہ رہے گا۔

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

سرکار کی اس حدیث پاک سے چار باتیں کھلے طور پر ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ
مسلمان کہلانے والوں میں کئی گروہ، بہت سے جتنے اور فرقے ہوں گے۔ دوسری
بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا صرف ایک ہی فرقہ حق پر ہوگا باقی تمام فرقے گمراہ اودوزخی
ہوں گے تیسری بات یہ ہے کہ جو فرقہ حق پر ہوگا اس کے عقیدے سنت مصطفیٰ اور
جماعت صحابہ کے مطابق ہوں گے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم)
چوتھی بات یہ ہے کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ حقانیت کی کسوٹی
ہیں کہ جو ان کی راہ پر لگ جائے وہ حق پر ہے اور ان کی راہ چھوڑ دے وہ گمراہ
ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا

أَهْلُ الْبَيْدِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ
بد مذہب دوزخ والوں کے گتے ہیں۔
(دارقطنی)

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

جس نے کسی بد مذہب کی عزت کی تو اس
نے اسلام کے ڈھانے پر قطعی مدد کی
(مشکوٰۃ شریف)

مَنْ وَقَّصَ صَاحِبَ يَدٍ حَتَّى فَقَدَ أَعَانَ
عَلَى هَذِمِ الْإِسْلَامِ

بد مذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہو جائے گی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در توقیر و استخفاف واستہانت
سنت ست وایں ہی کشد بویراں کردن
بنائے اسلام۔

بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی
حقارت اور ذلت ہے اور سنت کی حقارت
اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے
(اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

اِنْ مَرَضُوا فَلَا تُعَوِّدُوهُمْ وَاِنْ
مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَاِنْ لَقِيتُمُوهُمْ
فَلَا تَسْلَمُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ
وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تَوَاكَلُوهُمْ
وَلَا تُنَاجِحُوهُمْ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِمْ
وَلَا تَصَلُّوا مَعَهُمْ
(مسلم شریف)

بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت
نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں
شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو انہیں
سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے
ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔
ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو ان کے
جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ
نماز نہ پڑھو۔

خُلاصہ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بد مذہب سب سے
زیادہ بُرے ہیں ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا جائز نہیں کہ خدائے تعالیٰ
ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل

وہ جنہوں کے گتے ہیں ان کی عزت کرنا مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے
ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی قسم کا مذہبی تعلق
رکھنا جائز نہیں ان سے سلام کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز
نہیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے بارے
میں ہے کہ جو بد مذہب تو ہیں مگر ان کی بد مذہبی حد کفر کو نہیں پہنچی ہے لہے
وہ لوگ جو کہ مرتد ہیں تو ان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے
لہذا اسے بھی ملاحظہ فرماتے چلیں۔

وہابیوں سے نکاح ان کے ہاتھ کا ذبیحہ نیران کے جنازے کا شرعی حکم

بے ادب جو ہے رسول اللہ کا کیا تعلق ہم سے اس گمراہ کا
اپنے مذہب کو نہ ہرگز چھوڑے بد عقیدوں سے نہ رشتہ جوڑے
امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہابیوں
دیوبندیوں وغیرہ کے عقائد کفریہ طشت از بام ہو گئے اب جو ان کے اقوال پر مطلع
ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے اور جو شخص اپنی دختر یا خواہر
کو ایسے کے نکاح میں دے یقیناً دیوث ہے۔ وہ اپنی بہن بیٹی کو صریح زنا کے لیے
دینے والا ہے۔ حدیث ارشاد فرماتی ہے کہ اس پر جنت حرام ہے۔ اللہ عز و قیامت
اس پر نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹، اورہ ص ۳۱۳، ۲۹۷)
جس مسلمان عورت کا غلطی خواہ جہالت سے کسی ایسے کے ساتھ نکاح باندھا
گیا اس پر فرض فرض فرض ہے کہ فوراً فوراً اس سے جدا ہو جائے کہ زنا سے

بچے اور طلاق کی کچھ حاجت نہیں بلکہ طلاق کا کوئی محل ہی نہیں طلاق توجب ہو کہ نکاح ہوا ہو یہاں تو نکاح ہی سرے سے نہ ہوا نہ اصلاً عدت کی ضرورت کہ زنا کے لیے عدت نہیں۔ بلا طلاق بلا عدت جس مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے (مطلقاً فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۵، ص ۳۳۴)

جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہابی عقیدے والے کا نکاح باطل ہے تو شخص جائز سمجھ کر نکاح پڑھے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یوں ہی جو لوگ نکاح کی محفل میں وہابی عقیدے والے کا نکاح جائز سمجھ کر ایجاب و قبول سنیں گے ان کا نکاح بھی ٹوٹ جائے گا پس ایسے افراد پر حکم شرع یہ ہے کہ از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں بعد توبہ و تجدید ایمان اگر بیوی رکھتے ہوں تو نکاح جدید بھر جدید کریں اور اگر مرید ہوں تو تجدید بیعت بھی کریں اتنا کر لینے کے بعد نکاح خواں پر ضروری ہے کہ اس کے باطل ہونے کا اعلان کر دے اور نکاحانہ پیسہ بھی واپس کر دے۔ اسی طرح وہابیوں کا ذبح کیا ہوا جانور مردار اور سور کے مانند ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۲۲۲/۳۲۹) قربانی یا عقیقہ کا جانور ہے تو حرام بھی ہو جائے گا اور نہ قربانی ہوگی نہ عقیقہ ہوگا۔

اسی کے مانند وہابیوں دیوبندیوں وغیرہ کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا ان کے لیے ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت کرنا کفر ہے اگر ان کو مسلمان سمجھ کر کیا جب بھی کفر ہے اور کافر سمجھ کر کیا جب بھی کفر ہے۔ ان بے دینوں کو مٹی دینا بھی حرام ہے اور ان کی قبر پر کھڑا ہونا بھی ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۵ ص ۱۹۵) پس جن بد نصیبوں نے وہابیوں کی نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی ان پر لازم ہے کہ فوراً توبہ و تجدید ایمان اگر بیوی رکھتے ہوں تو تجدید نکاح بھر جدید کریں اور اگر مرید ہوں تو تجدید بیعت بھی کریں۔
دورہ حاضرہ میں کپڑے مکوڑے کی طرح ٹوپی کرتا اور کلمہ نماز کے نام پر

پہچلے ہوئے نجدی، تبلیغی، مودودی زائیس۔
 آئی۔ او اور ایف۔ آئی۔ او) گروپ ندوی غیر
 مقلد یعنی اہل حدیث اور نیچری وغیرہم یہ سب کے
 سب ایک ہی جھولی کے چٹے بٹے ہیں اور
 کفری عقیدے میں وہابی دیوبندی سے بالکل
 متفق اور متحد ہیں۔

لہذا مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے ہر بد مذہب
 کا ذبیحہ مردار و حرام ہے۔ ان کے ساتھ نکاح حرام و باطل و محض زنا، ان
 کی نماز جنازہ، ان کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا غرضیکہ کوئی برتاؤ
 مسلمان سا کرنا ہرگز ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ سرکار حضور مفتی اعظم ارشاد
 فرماتے ہیں۔ دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا!
 ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

اے ایس۔ آئی۔ ایم۔ ایف۔ آئی۔ او۔ اور ایس۔ آئی۔ او۔ یہ تینوں گروہ مودودی
 فرقہ کے متحرک اور فعال تنظیمیں ہیں لہذا مسلمانوں پر لازم و ضروری ہے کہ ان بے دینوں
 سے تشکا توڑ جدا رہیں۔

مسلمانو! وہابیوں سے بچو

اس لئے کہ ”شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔
(صدر دیوبند حسین احمد)

نقل کفر کفر نہ باشد

عقیدہ نمبر ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم غیب تو بچوں، پاگلوں،
جانوروں اور دیگر ذائل کو بھی حاصل ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو
دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے میرا بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر
بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و
بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (کتاب الایمان
ص ۸ مصنف سردار وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی)

عقیدہ نمبر ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم شیطان لعین کو ہے۔ حوالہ ملاحظہ
کیجئے

”الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا

شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (کتاب براہین قاطعہ ص ۵۵ مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ مصدقہ رشید احمد گنگوہی)

عقیدہ نمبر ۳ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

”اگر بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ کتاب تحذیر الناس ص ۲۸ (مصنف مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرّس دیوبند۔

عقیدہ نمبر ۴ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) ”لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد“ (ترجمہ) ہم نہیں مانتے کہ اللہ

کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ رسالہ یکروزہ ص ۱ مصنف امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوئے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں۔ براہین قاطعہ ص ۱ مصنف خلیل احمد انبیٹھوی

عقیدہ نمبر ۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر ہے

حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ ”ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا (نبی ہوا ولی) وہ اللہ کی شان کے آگے

چار سے بھی ذلیل ہے۔ کتاب تقویۃ الایمان ص ۱۳ مصنف امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۶ انبیاء اولیاء ذرۃ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

”اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک

ذرۃ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ کتاب تقویۃ الایمان ص ۱۴ مصنف امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی نہیں بلکہ مرکز مٹی میں مل گئے بلفظ

وخاصاً حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ کتاب تقویۃ الایمان ص ۵۳ مصنفہ امام ابوہامیہ اسماعیل دہلوی۔ عقیدہ نمبر ۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمین دار جیسے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ ”جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵۔

عقیدہ نمبر ۹ اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم نہیں البتہ وہ اگر چاہے تو دریافت کر سکتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ ”سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“ تقویۃ الایمان ص ۵۱ عقیدہ نمبر ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ ”انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“ تقویۃ الایمان ص ۵۲

عقیدہ نمبر ۱۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ماننا بھی شرک ہے۔ موصافاویٰ رشیدیہ ص ۳۱، تقویۃ الایمان ص ۵۲/۲۳

عقیدہ نمبر ۱۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور بھی کروڑوں پیدا ہونا ممکن ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ ”اس شہنشاہ کونین کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں بنی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔“ تقویۃ الایمان ص ۲۶

عقیدہ نمبر ۱۳ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں دو بنے سے بھی بدتر ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

”زنا کے وسوسے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔“ صراطِ مستقیم ص ۹ مصنفہ

امام ابوہاشمہ اسماعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۱۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے۔ مثل کنفیا کے جنم کے ہے، "مختصاً براہین قاطعہ ص ۱۵۲"

عقیدہ نمبر ۱۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام سے مدد مانگنا شرک ہے، "مختصاً" فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۰ تقویۃ الایمان ص ۳۰

عقیدہ نمبر ۱۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے "البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں" براہین قاطعہ ص ۱۵۲

عقیدہ نمبر ۱۷ اعمال میں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی

ربا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں" تحذیر الناس ص ۵ مصنف مولوی قاسم نانوتوی

عقیدہ نمبر ۱۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا رسول اللہ کہنا شرک ہے، "مختصاً" فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۶، بہشتی زیور حصہ اول ص ۳۲

عقیدہ نمبر ۱۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدرسہ دیوبند کے تعلق سے اردو بولنا آگئی۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ "ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب

میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو

یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا" براہین قاطعہ ص ۳

عقیدہ نمبر ۲۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آخرت کا حال بھی معلوم نہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ "جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں

خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ تقویۃ الایمان ص ۲۳

وہابیوں کی قسمیں!

دیوبندی، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی (یعنی مودودی جماعت) اہل حدیث (یعنی غیر مقلدین) ندوی (یعنی ابوالحسن علی ندوی کی جماعت) یہ سارے کے سارے آپس میں ایک عقائد میں متحد و متفق اور مشہور عالم گستاخ رسول شیخ نجدی ابن عبدالوہاب کی پیداوار جماعتیں ہیں۔ اس وقت سنی مسلمانوں کو سب سے زیادہ خطرہ دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعت سے ہے لہذا وہابیہ دیوبندیہ کے چند غیر اسلامی عقائد حسب ذیل ہیں۔

اکابر دیوبند کا اعتراف حقیقت

مولوی منظور نعمانی نے ایک موقع پر تبلیغی جماعت کے امام مولوی زکریا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں“

اس پر مولوی زکریا نے جواب دیا کہ: مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔“

مولانا محمد یوسف نمبر ۲۳/۲۴

ان حوالہ جات سے سورج کی طرح روشن و ثابت ہے کہ دنیا کے تمام بدمذہبوں میں سب سے بدتر اور سب سے خطرناک بدمذہب دیوبندی وہابی ہیں جب کہ عالم بدمذہبوں

کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو انھیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کی اقتدار میں نماز پڑھو (مسلم شریف) اس حدیث کو ابو داؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیل و ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ انوار الحدیث ص ۱۳۰۔ ان حقائق و مسلمات پر آگاہ ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہ مانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، غیر مقلدون اور دیگر بد مذہبوں و بد عقیدوں کے پیچھے حلال جان کر نماز پڑھے یا ان سے کسی بھی قسم کا اسلامی و دینی رشتہ و تعلق باقی رکھے تو وہ بھی ہرگز ہرگز مسلمان نہیں بلکہ وہ بھی انھیں کا ساتھی ہے بد مذہب و بد عقیدہ و ہابی ہوگا۔

مرتب: ————— آرزو برکاتی

۱۶
مالکِ مکتبہ محبوب یزدانی ۴۲ علیم الدین اسٹریٹ کلکتہ

انعامی چیلنج

۵۵ ہزار روپیہ نقد انعام اس و ہابی کو دیا جائے گا جو اپنے دیوبندیہ و ہابیہ کے مندرجہ بالا عقائد کو اسلامی عقائد ثابت کر دے گا یا اس پوسٹر میں درج کئے گئے دیوبندیہ و ہابیہ کی کتابوں کے حوالہ جات کو بھٹلانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ہذا

ابو خذیفہ مفتاحی صاحب اور ان کے ہم عقیدہ تمام وہابیہ دیوبندیہ مندوبہ بالا عقائد باطلہ کو صحیح ثابت کر کے انعام حاصل کریں۔

”مسلمانو! وہابیوں سے بچو“ نامی پوسٹر تقریباً ۱۲ سالہ ہجری سے مسلسل شائع کیا جا رہا ہے اور ملک و بیرون ملک میں تقسیم کیا جا رہا ہے مگر آج تک کسی کو ان عقائد باطلہ کے حامل کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ آگے بڑھے اور پوسٹر میں درج عقائد باطلہ کے حوالہ جات کو غلط ثابت کر کے پختہ ہزار نقد انعام حاصل کرے یا تو پھر علماء اہلسنت کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کرے۔

لہذا اس پوسٹر کو شامل کتاب کر کے اہلسنت و جماعت کو ان عقائد باطلہ سے اجتناب کی طرف رغبت دلاتے ہوئے وہابیہ دیوبندیہ پھر چیلنج ہے کہ ان عقائد باطلہ کے حوالے غلط ثابت کر کے مندرجہ بالا انعام حاصل کریں۔

نوٹ

یہ پوسٹر درحقیقت وہابیوں کے لیے موت کا پیغام ہے تقریباً ۲۰ سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے آج تک کسی وہابی کو جرأت نہ ہوئی کہ اس پوسٹر میں موجود حوالہ جات کو جھٹلا سکے اور انشاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک کوئی بھی وہابی ان حوالہ جات کو جھٹلانے کی ہمت نہ کر سکے گا۔ اس پوسٹر کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو بغور پڑھنے والے ہر ایماندار مسلمان پر یہ حقیقت دن کے اجالے سے بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ ہار گاہ الوہیت و رسالت میں گستاخی اور ضروریات دین

کا انکار کرنے کے باعث مقلد و غیر مقلد تمام وہابی بدترین قسم کے کافرو مرتد ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت کا حسب ذیل فتویٰ ہے۔ ”کبرائے وہابیہ نے تھلے تھلے ضروریات دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اس میں ان کے موافق یا کم از کم ان کے حامی یا انھیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ صریح کفر ہیں تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد“

فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۱۸۹

آخری گزارش

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں وہابی دیوبندی پیشواؤں کی گستاخیاں و بے ادبیاں انھیں کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے آپ نے پڑھ لیا اگر آپ کے سینہ میں عدل و انصاف کا جذبہ موجود ہے تو فیصلہ کیجئے کہ کیا ایسے لوگ بھی مسلمان کہے جانے کے قابل ہیں؟ کیا ایسے لوگوں کو بھی امام بنایا جاسکتا ہے؟ کیا ایسے عقیدے والوں کے یہاں شادی بیاہ کا رشتہ جائز قرار دیا جائے گا؟ ان سوالوں کا ایمانی و حقیقی جواب یہی اور صرف یہی ہے کہ ”ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں“، ایسے لوگ نہ تو مسلمان کہے جانے کے قابل ہیں نہ ایسے لوگوں کو امام بنایا جاسکتا ہے اور نہ ہی ایسے لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کا رشتہ کیا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ۔

۱۔ مضمون کا اکثر حصہ احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ ص ۶۲ تا ۶۷ سے ماخوذ ہے۔

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

عہ ایسے لوگ اللہ و رسول کے دشمن ہیں اور بلاشبہ کافر و مرتد ہیں
اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے
کی تیز دے۔ ارے کس کے دوست و دشمن؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے دوست و دشمن۔ افسوس! افسوس! ہزار افسوس کہ آدمی
اپنے دوست و دشمن کو پہچانے۔ اپنے دشمن کے سائے سے بھاگے اس
کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کے دشمنوں، ان کی توہین کرنے والوں
انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ
آئے گی؟ کیا حشر نہ ہوگا؟ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ
دیکھنا نہیں؟ کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلا سکتے ہیں؟ ...
..... مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم سے چار کرو اور بے دینوں سے دور رہو
پھر سرکار اعلیٰ حضرت اسی جلد ششم کے ص ۱۶ پر مسلمانوں کو تنبیہ کرتے
ہیں

مسلمان کہلانے والو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو۔ واحد قہار کے قہر
سے ڈرو۔ حُبِ اللہ و بغضِ اللہ کے سامان درست کرو۔ نیچری تہذیب اور
ساختہ تادیب کی خواب غفلت سے جاگو جس سے کلمہ تکذیب و توہینِ خدا

یہاں سے امام المسنن کے کلمات مبارکہ ہیں فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۶
مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی۔

رسول سنو تمہارا کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو اور دور بھاگو۔ خدا کے دشمن کو
 دشمن مانو اس سے تعاقب کو آگ جاؤ ورنہ عنقریب دیکھ لو گے تمہارے قلوب مسخ
 ہو گئے۔ تمہارے ایمان نسخ ہو گئے تمہارے نکاح نسخ ہو گئے۔ فَسَتَذْكُرُونَ
 مَا أَقُولَ لَكُمْ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَمَا لَكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ اللَّهُ يُصِيرُ بِالْعِبَادَةِ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ
 فَمَا لَهُ مِنْ مَّصْلَقٍ وَمَنْ يَضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ تَوَجَّهْ وَهَذَا وَقْتُ آتِمْ
 کہ جو میں تم سے کہتا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں
 بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے اور جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی
 بہکانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے
 والا نہیں۔

میں جانتا ہوں کہ حق کر ڈالے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکالے گا کہ
 رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سنے دیکھے حق و باطل کو میرا
 ایمان میں پرکھے اور اگر سب پر وہی عناد و تکبر کا داغ تو وَمَا عَلَيْنَا
 إِلَّا الْبَلَاغُ لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُشْكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَإِلَيْكَ
 الْمَصِيرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

سنی اور وہابی میں اختلاف کی اصل وجہ اور ایک ضروری مسئلہ

یہ بات جاننا بہت ضروری ہے کہ سنی اور وہابی میں اختلاف کی اصل
 وجہ فاتحہ، نذر و نیاز، محفل میلاد شریف، کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام، شب
 بارات کا حلوہ، گیارہویں کا مرغ، عرس، مزارات پر حاضری اور تیجہ

چالیسواں نہیں ہے۔ کوئی بھی سنی عالم ان چیزوں کو فرض یا واجب نہیں کہتا ہے۔ سنی عالم صرف یہ بتاتے ہیں کہ ان چیزوں کے کرنے سے اپنا اور اپنے دینی بھائیوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور ثواب ملتا ہے۔ بلکہ اختلاف کی اصل وجہ وہابی دیوبندی کی وہ کفری عبارتیں ہیں جنہیں وہابی دیوبندی پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں لکھ کر چھاپا اور اب تک چھاپ رہے ہیں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی غلیل احمد بیٹھوی نے براہین قاطعہ میں مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں آقا مولیٰ پیارے مصطفیٰ علیہ التجۃ والثناء کی شان میں صریح توہین کی ہے جس کی بنیاد پر عرب و عجم کے بڑے بڑے علماء کرام و مفتیان عظام نے ان وہابی دیوبندی مولویوں کو کافرو مرتد قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ جو شخص ان کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان مولویوں کو کافر نہ مانے یا ان کے کافر ہونے میں شبہ کرے وہ خود کافر ہے۔ مگر وہابی دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ یہ عبارتیں صحیح ہیں۔ کفری نہیں ہیں۔

جب سنی دیوبندی اختلاف کی اصل وجہ معلوم ہوگئی تو ایک ضروری مسئلہ بھی جان لیجئے کہ جو شخص دیوبندیوں کے کفری عقیدوں پر مطلع ہونے کے باوجود انہیں کافر نہ مانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے تو وہ شخص فاتحہ کرائے یا نہ کرائے میلاد شریف کرائے یا نہ کرائے۔ قرآن خوانی تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں کرائے یا نہ کرائے کافر ہے۔ سرکار غوث اعظم بغدادی سرکار خواجہ غریب نواز امجدی، سرکار غازی بہرائچی سرکار مخدوم ماہی بی، سرکار صابر کلیری علیہم الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ

میں جائے یا نہ جائے وہ کافر ہے۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرے یا توہین کرنے والوں کو مسلمان مانے وہ خود مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

شبہ :- جن مولویوں نے شان رسالت میں گستاخی کی تھی وہ تو مر گئے ختم ہو گئے مگر اس دور کے وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں اور صلح کلیوں وغیرہم کو کیوں کافر کہا جاتا ہے اور ان کے یہاں رشتہ کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے۔

ازالہ :- دورِ حاضرہ کے وہابی، دیوبندی، تبلیغی وہابی، مودودی وہابی، ندوی وہابی، صلح کلی وہابی وغیرہم ان گستاخان رسول کو مسلمان مانتے ہیں اور ان کو اپنا دینی پیشوا تسلیم کرتے ہیں ان کی کتابوں کو حق مانتے ہیں اس لیے ان گستاخان رسول کی طرح یہ بھی کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں حضرت حسن رضا بریلوی قبلہ فرماتے ہیں۔

اپنی بات کی اختتامی موڑ پر میں حد درجہ مطمئن ہوں کہ میں نے آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں حق و باطل کو خوب وضاحت سے پیش کر دیا اور بتا دیا کہ دورہ حاضرہ میں کیڑے مکوڑے کی طرح لڑپی کرتا اور کلمہ نماز کے نام پر پھیلے ہوئے تبلیغی، مودودی، ندوی اور غیر مقلد یعنی اہل حدیث وغیرہم یہ سب کے سب ایک ہی جھولی کے چٹے بٹے ہیں۔ کفری عقیدے میں وہابی دیوبندی سے بالکل متفق و متحد ہیں اور اس دورِ ہفتن و پر آشوب میں سنی مسلمانوں کے لیے تمام فتنوں میں زبردست فتنہ اور تمام مصیبتوں میں خطرناک مصیبت ہے۔ لہذا قرآن و حدیث اور مشائخ کرام کے کلمات مبارکہ کے معتبر اور وترجیے

اور کچھ وضاحت پیش کئے جا رہے ہیں جن میں گستاخانِ خدا اور رسول سے دور
نفور رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اہل حق انہیں بغور پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی کوشش
کریں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

۱۔ تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں
ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی چاہے ان کے
باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ ۱

۲۔ پھر فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست
نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں و تم میں سے جو ان سے رفاقت کریں تو وہی لوگ
ستم کار ہیں۔ ۲

۳۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ اے ایمان والو! میرے اور اپنے
دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا
ہوں جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی
راہ سے بہکا۔ ۳

۴۔ پھر ارشاد فرماتا ہے۔ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک
وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔ ۴

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم اور گمراہ ہی فرمایا
گیا تھا اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی کرے وہ بھی انہیں

۱۔ پ ۲۸ سورۃ المجادلہ ع۔ ۲۔ پ ۲۸ سورۃ توبہ ع ۳۔ پ ۲۸ سورۃ الممتحنہ ع
۴۔ پ ۲۸ سورۃ المائدہ ع

میں سے ہے ان ہی کی طرح کافر ہے، ان ہی کے ساتھ ایک رستی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل جول رکھتے ہو۔ اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ ۱۔

۲۔ تفسیر حقائق التنزیل میں ہے کہ جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کر لے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کر لے گا تو یقیناً وہ کسی بد مذہب بد دین سے انسیت دوستی نہیں رکھے گا اور ان کے ساتھ بیٹھے اٹھے گا اور نہ ان کے ساتھ کھائے پئے گا اور اس بد مذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کرے گا اور جو بد مذہب کے ساتھ مدافعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی چھین لے گا۔ اور جو بد مذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عز و جل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ جل و علی کے واسطے دشمنی رکھنا

پھر حضور فرماتے ہیں کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔ ف۔ یعنی حق کی محبت باطل باتوں کو دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کو دیکھنے اور سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کر دے گی اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں۔

۱۔ بحوالہ تمہید ایمان ص ۱۰۔ ۲۔ یہاں سے حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ کی کتاب اربعین شدت سے عبارتیں ماخوذ ہیں۔

حضور مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ابو زینر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کیا تجھ کو میں وہ بات نہ بتا دوں جس پر اس دین کا دامن و مدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لے گا۔ خدا و رسول کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کر لے اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہو سکے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول کا ذکر خدا ہی کا ذکر ہے بلکہ دین اسلام و شریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کا ذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے۔) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ۔ اے ابو زینر کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم و فضل کو اس سے متعلق فرما دے۔ تو اے ابو زینر تو اپنے بدن کو اس کام میں لاسکے تو یہ کام کر۔

ف۔ اہل ایمان دیکھیں کہ مسلمان کے ساتھ دوستی و اتحاد رکھنے والے اور بد مذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ حضور پر نور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں جس نے کسی بد مذہب کو اللہ کے لیے نفرت سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بد مذہب کو اللہ کے لیے بیزاری سے جھڑک دیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے شو درجے بلند کر دے گا۔ اور جو بد مذہب سے خوشی و مسرت سے ملے یقیناً اس نے ہلکا جانا اس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کی اپنی قبروں سے بندروں اور سوروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے، مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ وہ علماء اور مشائخ پیروں مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء اور مشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانی شریعت کرنے والوں کے ساتھ مخالفت و مجالست و مواکلت و مشاورت کرنے ہی کے سبب بندر اور سور بنا دیئے گئے۔ اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرش اعظم کے مسند نشین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے لیکن اس امت کے پیر مرشد اور عالم و مولوی کہلانے والے اگر اللہ و رسول کے مخالفوں پر شرعی رو و طر سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سور بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ اسی مضمون کو حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

اندریں امت نشد مسخ بدن۔ لیک مسخ دل بوداے بوالفتن
یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا لیکن احقاق حق و ابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوروں کے قلوب کے مثل بنا دیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان شرح مقاصد میں تحریر فرماتے ہیں

لے بحوالہ اربعین شدت ص ۳۸

کہ بد مذہب عقیدہ کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس سے عداوت و دشمنی رکھی جائے اس کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جائے اور اسے برا بھلا کہا جائے نیز اس پر تطہری تطہری کی جائے۔ (المعتقد المشتد ص ۶۲) ۱

اور مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ حضرت سیدی صالح کمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابیوں وغیرہ بد دینوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔ ”ہر مسلمان (با اثر و نفوذ کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بے دینوں سے ڈرائے اور ان سے لوگوں کو متنفر بنائے۔ اور ان کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی بُرائی بیان کرے ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پردہ چاک کرنا امور ثواب میں سے ہے۔ ۲ (حسام احرین ص ۴۲)

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر فرماتے ہیں کہ اللہ کے دوست حضرات ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرہ انبیاء ہو گئے یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری و بیزار تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اس فقیر (مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ) کی نظر میں اللہ عز و جل کی رضا حاصل کرنے کے لیے خدا اور رسول کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھنے کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔ ۳

صلح کلی حضرات غور کریں کہ مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں اور کیا کہہ رہے

۱۔ بحوالہ مضامین بد ملت ص ۱۲۹۔ ۲۔ بحوالہ مضامین بد ملت ص ۱۲۸۔ ۳۔ بحوالہ الغین شد

ہیں۔ مجدد صاحب توصاف صاف فرما رہے ہیں کہ بد مذہبوں بد دینوں کے ساتھ دشمنی و نفرت رکھنا اس کام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کوئی اور کام نہیں ہے۔

پھر جلد اول ص ۵۴ پر فرماتے ہیں یعنی مسلمان کہلانے والے بد مذہب کے صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو بد مذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔

پھر اسی جلد کے ص ۱۹۳ پر فرماتے ہیں اللہ و رسول کے دشمنوں کو جس قدر عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہے۔ اس سررشتے کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے۔ اکثر لوگوں نے اس سررشتے کو کم کر دیا ہے اور اسی کو کم کر دینے کی نخواست کے سبب دین کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے بنی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے (اصحاب فوج و سطوت و سلاطین اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو جہاد کرنا اور مسلمانوں کو ان پر سختی کرنا ضروریات دین سے ہے۔

پھر اسی جلد کے ص ۳۳ پر فرماتے ہیں زبان سے خالی کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تاکہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔

پھر اسی جلد کے ص ۲۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا و رسول کی محبت ان کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے۔
ع تولاے تبرانیست ممکن

یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے۔

مثنوی شریف میں حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بد مذہب و بد دین کو خوار و ذلیل جانو۔ دین کے چور کو نمبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں لیٹروں کو رکھوا لایا جا رہا ہے۔

پھر فرماتے ہیں بد مذہب دوست سے دور بھاگ اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیوں کہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے اس لیے کہ زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب سے ہمیشہ کی سلامتی ہے۔ اور اگر بد مذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین و ایمان براب ہو جائے گا۔

پھر فرماتے ہیں کہ اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عز و جل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتایا ہے۔ کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں۔ بد مذہب بد دین لا مذہب بے دین لوگ اگر تیری دل داری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دل داری اور احسان پر خاک ڈال دے۔ اور فرماتے ہیں اے مسلمان! سنا ہے دین و مذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی، مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنان دین کے سروں پر تلوار بن جا۔

اور فرماتے ہیں۔ اے مسلمان! اللہ کے لیے اللہ کے دوستوں سے دوستی کر اور اللہ کے لیے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العالمین اور اس کے محبوب رحمۃ اللعالمین کی بارگاہ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی۔ اے

اے بحوالہ اربعین شدت۔ مصنفہ حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

استاذِ زمنِ حضرت علامہ حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں

مرے پیارے مرے اپنے مرے سستی بھائی!
 تجھ سے جو کتا ہوں دل سے سُن انصاف بھی کر
 گرتے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
 گالیاں دیں انھیں شیطان لعین کے پرو
 جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا سرِ مائیں
 جو تیرے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا
 جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کامیں
 حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
 ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل ہے
 تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
 ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
 ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
 بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان ہی!

آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری!
 کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
 غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
 جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
 جن کے دل کو کئے بے چین اذیت تیری
 اپنے آرام سے پیاری جنھیں صورت تیری
 کس لیے اس لیے کٹ جائے مصیبت تیری
 اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
 شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
 جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
 وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
 دعویٰ ہے اصل ہے جھوٹی ہے محنت تیری
 ان سے عشق ان کے وعدے سے ہر وعدہ تیری

اہلسنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسین!

جب میں جانوں کہ کھکانے لگی محنت تیری

مدرسہ گلشنِ رضا کا تعارف

صوبہ مہاراشٹر کے اس جنوبی مشرقی حصے پر ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے جب یہ علاقہ دینی تعلیم، اسلامی تہذیب سے محروم اور اس کا دامن اسلام و سنیت کے حواہر پاروں سے خالی تھا لیکن اللہ کے نائبِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سرزمین پر کرم فرماتے ہوئے اپنے اسلام کے خادم مجاہد سنیت الحاج محمد توفیق صاحب قادری رضوی ابن الحاج سیٹھ عبدالواحد صنا قادری رضوی زید مجدہ مانائے گاؤں ضلع نانڈیڑ صوبہ مہاراشٹر کی توجہ اشاعت اسلام سنیت و مسلک اعلیٰ حضرت کی طرف موڑ دی چنانچہ حاجی صاحبان نے پہلے پہل قصبہ مانائے گاؤں نوری چوک میں رضا اکیڈمی بمبئی کی شاخ قائم کی نیز اپنی جدوجہد سے صوبہ مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا پردیش کے متعدد شہروں میں رضا اکیڈمی کی شاخیں قائم کروائیں اور اپنی مسلسل تبلیغی سرگرمیوں سے اس کو ردہ علاقہ کی کایا پلٹ دی۔ اور اس کی مذہبی تاریخی کو اسلام و سنیت کی روشنی میں تبدیل کر دی۔

پھر اس تبلیغی دائرہ کو وسیع کرنے کے کولمبی ضلع نانڈیڑ میں ایک دینی مدرسہ کی سنگ بنیاد ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۱۹ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۹۸ء کی مبارک ساعت میں رکھا۔

بانی مدرسہ کے خلوص اور انتھک کاوشوں کے نتیجے میں صرف پونے چار سال کی قلیل مدت میں اس کی فلک بوس عمارت کھڑی ہو گئی اور اس وقت نہ صرف مہاراشٹر بلکہ اکناف ہند کے تشنگانِ علوم دین کو سیراب کرنے کے لیے اس

دینی ادارے کو ایک دارالعلوم کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے جس میں اس وقت تقریباً ۴۴ مستند علماء، حفاظ و قراء، مولوی اور ایک ماسٹری انتھک کالگریوں سے دینی حلقہ میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں اور قرب و جوار کے کثیر طلباء پڑانوں کی طرح اس دینی شمع کے گرد جمع ہو کر اس کے اسلامی تعلیم سے اپنے ذہن و دماغ کو آراستہ کر رہے ہیں۔

اس دارالعلوم کی امتیازی شان یہ ہے کہ اس کے اساتذہ اور طلباء ایک طرف قلوب مسلمین کو اسلام و سنت کی تبلیغ سے آراستہ کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنے ایمان افروز تقریروں سے بے دینوں اور بد مذہبوں کے کلیجے بھی چھلنی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی مذہب کے بخیہ ادھیڑنے اور مہابی دھرم کے مگر و فریب کے دبیر پردوں کی تازہ کار کرنے میں یہ دارالعلوم خصوصی حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ ہذا کی جانب سے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جو ہر سال ۱۱ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتا ہے) میں امسال دارالعلوم کے طلباء نے اپنے عربی، فارسی اور اردو کے دل چسپ تقریروں اور مکالموں سے سارے مجمع کو محو حیرت بنا دیا۔ انہوں نے اپنے سادے سادے مکالموں میں سنت کی تبلیغ اور وہابیت کے رد کا وہ کام انجام دیا جس سے ایک نئی طرز تبلیغ کی داغ بیل پڑی۔ مسلمانوں کے سنجیدہ علمی حلقوں نے تبلیغ سنت کے اس انوکھے انداز کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور خوش ہو کر طلباء کو انعام و اکرام سے بھی نوازا۔

مسلمک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لیے قائم کردہ یہ ادارہ آپ تمامی اہل سنن کا اپنا ادارہ ہے۔ اس میں اپنے لڑکوں کا داخلہ ضرور کرائیں اور اس کی تعلیمی نظام کو دیکھنے کے لیے از خود تشریف لائیں۔

رضا اکیڈمی شاخ نائیگاؤں بازار اور مدرسہ گلشن رضا کو لمبی کے ذریعہ جہاں تعلیمی تربیتی اشاعتی اور تبلیغی کام اس قلیل مدت میں انجام دیئے گئے اور

دیئے جا رہے ہیں وہ اہل حق پر پوشیدہ نہیں ہے
 انہیں تبلیغی کارگردگی میں ایک نمایاں کام یہ بھی انجام دیا گیا کہ قرٹ جوار
 اور دو دروازہ مقامات پر تقریباً ۳۵ مسجدوں میں ائمہ کرام کا انتظام کیا گیا۔
 اور ان مساجد میں وہابیوں کے داخلہ کو ممنوع قرار دیتے ہوئے باضابطہ بورڈ
 بھی لگا دیئے گئے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہر ہفتے نماز جمعہ میں ادارہ ہذا
 کے اساتذہ اور طلباء کو بغرض تبلیغِ سنیتِ قصبوں اور دیہاتوں میں بھیجنے کا
 سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔

مولائے کریم لطفیل سرکار اعظم نبی اکرم پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التنا
 ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور جملہ معاونین بالخصوص بانی مدرسہ
 اور ان کے جملہ خاندان اور خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو آفاتِ سماوی وارضی
 سے محفوظ و مامون رکھ کر مع اہل و عیال شاد و آباد رکھے اور تازہ لیسیتِ خلوص
 کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب خوب ترویج و اشاعت کرتے ہوئے خاتمہ
 ایمان و سنت پر نصیب فرمائے اور تبلیغِ سنیت کا یہ نورانی سلسلہ بانی مدرسہ
 کے گھر سے رخصت نہ ہونے پائے بلکہ نَسْلًا بَعْدَ نَسْلٍ چلتا رہے آمین
 بجاہ سید المرسلین علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقط ہر سگ بارگاہِ مصطفوی و بندہ سرکارِ قادری گدلے کوئے رضوی
 فقیر عبد القہر قادری رضوی نوری اودنگ آبادی غفرلہ و لا بائہ
 و اہلہ و اخوانہ و احبابہ ربہ المولیٰ العزیز القوی خادم مدرسہ گلشنِ رضا کوٹلی
 ضلع ناندیڑ مہاراشٹر۔ تاریخ ۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ روزِ ایمان افروز شیطان سوز و شبنہ

مبارک

تبلیغی جماعت کے متعلق اہم فتویٰ

تبلیغی جماعت جو حقیقت میں ایک کفری جماعت ہے کوئی نئی جماعت ہرگز نہیں بلکہ وہابیوں، دیوبندیوں ہی کی تحریک وہابیت و دیوبندیت ہے۔ وہابیوں، دیوبندیوں نے یہ دیکھ کر کہ اب مسلمانان اہلسنت ہوشیار خبردار ہو گئے ہیں تو انہوں نے مسلمانان اہلسنت کو پھانسنے کے لیے طرح طرح کے جال بنائے ہیں کہیں شیعہ العلماء کا جال ہے تو کہیں مومن کافر نس کا فریب ہے تو کہیں اسلامی جماعت کی ٹٹی ہے۔ تو کہیں نمازی فوج کا دھوکہ ہے غرض کہ طرح طرح کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں تاکہ ہمارے سیدھے سادے بھولے بھالے سنی مسلمان دھوکے میں آجائیں۔ پیارے سنی بھائیو! میں عرصہ دراز سے تم کو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں خصوصاً وہابیوں دیوبندیوں کے بندوں سے ہوشیار خبردار کر رہا ہوں، ہوشیار خبردار ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ آنا چاہیے یہ کتنے لباسوں میں صورت دکھائیں مگر فریب میں نہ آنا ان کے جال میں نہ پھنسا۔

سنی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ اس تبلیغی جماعت میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں ان کے ساتھ جا کر پروپیگنڈہ نہ کریں ان کے جلسوں میں جانے سے قطعاً پرہیز کریں، جس طرح وہابیوں دیوبندیوں وغیرہم مرتدوں، بد مذہبوں کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب فرض ہے اسی طرح تبلیغی جماعت کے جلسوں میں شریک ہونا حرام ہے اور اس سے بچنا فرض ہے۔ دہلی میں ایک شخص مولوی الیاس تھا جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا خلیفہ اور بھانجا تھا اسی نے دیوبندیت کے جال میں سینوں کو پھانسنے کے لیے یہ تبلیغی جماعت قائم کی (ترجمان اہلسنت جلد دوم حصہ ۱۲ ص ۷۷)

مدرس گلشنِ رضا کا پیغام

علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ علمِ دین حاصل کرو اگرچہ ملکِ چین میں ہو۔ علمِ اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے۔ علمِ عبادت سے بہتر ہے۔ علمِ روشنی ہے۔ جہالت اندھیرا ہے۔ رات میں ایک گھڑی علمِ دین کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔ ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علمِ دین ہے۔ ایک ساعت علمِ حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک دن علمِ حاصل کرنا تین مہینہ کے روزے سے بہتر ہے۔ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ علمِ دین حاصل کرو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک۔ دہکھو کے سیر نہیں ہوتے ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا دوسرا دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔ اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ آدمی جس قدر علمِ زیادہ حاصل کرتا ہے اسکی پیاس اور بڑھ جاتی ہے معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علمِ دین حاصل ہی نہیں کیا۔

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ تفسیر نعیمی جلد سوم ص ۴۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ علمِ دین بڑی نعمت ہے کہ یہ باقی ہے دیگر سب فانی۔ دین کی تمام بہاریں علمِ دین سے ہیں۔ مسجد میں نمازیں، میدانِ جنگ میں جہاد، عدالتوں میں انصاف، بازار کی رونق، موت کے وقت مدد، قبر کا نور، محشر کی نجات، علمِ دین کی برکت سے ہے۔ تھوڑا علمِ دین بہت مال سے افضل ہے۔ کہ رب نے ساری دنیا کو قلیل فرمایا مگر تھوڑا علم و حکمت کو خیر کثیر فرمایا۔ مولائے کریم تمام مسلمانوں کو ان جواہرِ عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور ادارہ ہند اس کتاب کی اشاعت کر رہا ہے اس کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور مخالفین و حاسدین کی نظر بد سے بچائے اور صبحِ قیامت تک اسی طرح اپنے دین کے تحفظ و بقا اور نشر و اشاعت میں مصروف رکھے اور ادارہ ہند کے بانیان و جملہ معاونین کو اجرِ جزیل و جزائے جمیل عطا فرمائے۔ فقط عبدالصمد قادری رضوی خادِمِ مدرسہ ہند۔
۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۷ جولائی ۲۰۰۵ء بروز جمعرات۔

M A D A R S A
GULSHAN-E-RAZA

Kolambi, Distt. Nandair, Maharashtra

مدرسہ گلشن رضا کو لمبی کی اشاعتی سرگرمیاں

برادران اہلسنت! اس پرفتن و پُراشوب دور میں دین سے کیسی تعلق و لاپرواہی برتی جا رہی ہے جو اہل حق پر مخفی نہیں ہے پس اس کی اشد ضرورت ہے کہ دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی حمایت میں قدمے سنبھلے، قلمے درے ہر طرح سے دل کھول کر حصہ لیا جائے اور علمائے اہل سنت کی تحریریں بالخصوص نجدیہ و ہابیہ دیوبندیہ تبلیغیہ مودودیہ صلی کلید غیرہ کی رو میں شائع کر کے مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا جائے اور ان کا دین و ایمان بچایا جائے اور ہذا نے اس ضرورت دینی کو محسوس کرتے ہوئے ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء

میں شعبہ تعلیم تربیت کے ساتھ ہی ساتھ ”شعبہ نشر و اشاعت“ کا قیام بھی اہل میں لایا اور ۵۶ سال کی قلیل مدت میں دورہ حاضرہ کے سب سے مبہم ناک اور خطرناک فتنہ فرقہ و ہابیہ دیوبندیہ کی رو میں ہزاروں ہزار کی تعداد اشتہار کلندار پمفلٹ، اسٹیکر وغیرہ اردو اور ہندی زبان میں شائع کر کے ملک بیرون ملک میں تقسیم کیا نیز رسائل اعلیٰ حضرت اور علمائے اہلسنت کی کتابیں قیمتاً حاصل کر کے اور ادارہ ہذا نے خود اپنی جانب سے شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں ہندوپاک وغیرہ میں مفت تقسیم کی بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفیٰ علیہ الخیرہ و انشاء ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ جاری رہے گا۔ اسی میں سے ایک ایمان افروز کتاب ”وہابیت اپنے محو و فریکے آئینے میں“ دومرتبہ طبع ہو کر تقسیم ہونے کے بعد مجدد تعالیٰ اب تیسری بار چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے مسلمان اسے بغور مطالعہ کریں اور تمام قرقرائے باطلہ سے تنکا توڑ جدارہ کر کھری سُنیت پر زندگی گزاریں۔

میری دعا ہے کہ رب قدیر ادارہ ہذا کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور خالین و خاصہ کے نظر بد سے بچائے اور صحیح قیامت تک اسی طرح اپنے دین کے تحفظ و بقا اور نشر و اشاعت میں مصروف رکھے اور ادارہ ہذا کے بانیان و مجاہد اراکین اور معاونین کو بہترین صلہ عطا فرمائے آمین فقط فیقر عبد القدیر رضوی خادم مدرسہ ہذا۔ ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۳ جنوری ۲۰۰۲ء جمعہ مبارک۔

MADRASA GULSHAN -E- RAZA

RAZA, NAGAR AT/P.O.KOLAMBI
DIST NANDED (MAHARASHTRA)
PIN: 431722

غیبیہ غوث و خواجہ رضا و گل اولیاء
 مہتمم جمال الدین خان قادری رضوی
 ضلع بہاولنگر شریف ایف۔ پی۔ ایس۔ ایس۔ ایس۔
 موبائل نمبر 8 ← 7860520899

وہائیت

اپنے مکرو فریب کے آئینے میں

عالمی حضور العالی حضرت امام احمد رضا قادری رضوی مدظلہ

غیبیہ غوث و خواجہ رضا و گل اولیاء
 مہتمم جمال الدین خان قادری رضوی
 ضلع بہاولنگر شریف ایف۔ پی۔ ایس۔ ایس۔ ایس۔
 موبائل نمبر 8 ← 7860520899

مدظلہ علامہ گلشنی رضا

کولمبی ضلع ٹانڈہ، مہاراشٹر